ما شاء الله لا قوة الا بالله

امداد الآفاق برجم اہل النفاق

بجواب

پرچہ تہذیب الاخلاق

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۰

جوابات تحریرات جناب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی جج عدالت خفیفہ بنارس مندرجۂ تہذیب الاخلاق از طرف جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفیق خوب کمیاب ست چون اکسیر در عالم ✽ بدست ہر کہ افتد کیمیاگر میتوان گفتن ✽ کہ اون کی صورت مین عیبون کے ظاہر کرنے والون کو اور صفات ذمیمہ پر تحسین و آفرین کرنے والون کو خودپرست لوگ دوست سمجھتے ہین اور جوش جہل مرکب سے اپنے عیب کو ہنر جانتے ہین ✽ ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ✽ ہنر داند از جاہلی عیب خویش ✽ عکس بینی کی نوبت یہان تک پونہچی کہ دوست عیبون پر آگاہ کرنے والے دشمن ہین اور خیالات فاسدہ پر ستایش کرنے والے یار انجمن ✽

میرے بعضے قدیم دوست نئے نئے خیالات اور عجیب عجیب معاملات مختلف صورتون مین ظاہر کرتے ہین بارہا دل نے چاہا کہ اون کے خیالات کی کیفیت اور معاملات کی حقیقت سے عام انسانونکو آشنا کرون لیکن بلحاظ اسکے کہ دوستون کا دل آزردہ کرنا جہل ہی اور کفارہ یمین کا سہل اور قومی بھائیون اور ملکی دوستون کا اون کے خیالات اور معاملات کے فتور اور قصور کے بیان کی طرف متوجہ ہونا کافی ہی اونکے دنیاوی امور مین اگرچہ اونھون نے ممتنعات کو بصورت ممکنات اور غیر واقعیات کو بصورت واقعیات نمایان کیا ہو بحث کرنے سے قلم اور زبان کو ہمیشہ روکتا رہا ہون ہان مذہبی مسائل مین جو اونھون نے صریح قرآن اور حدیث اور اجماع اہل اسلام کے خلاف کیا ہی اوس مین البتہ حق کو ظاہر کرتا رہا ہون اور مسائل دینی کو جو اونھون نے ملحدانہ طور پر بیان کیا ہی مسلمانون کو بلکہ غیر مذہب والون کو بھی آگاہ کرتا رہا ہون ✽

مدرستہ العلوم کی نسبت سوال لکھے اوس خط کے جواب جو اونھون نے اس بارہ مین میرے پاس بھیجا تھا کوئی
رائے خاص ابھی تک مینے نہین دی تھی اب پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۴۲ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین جو کہ
مین بھی زمرہ مخالفین تجویز مدرستہ العلوم معدود کیا گیا ہون کچھ لکھنے اور کہنے کا مجکو موقع ملا کہ
جناب سی ایس آئی سید احمد خان صاحب بہادر نے مخالفین تجویز مدرستہ العلوم کو جو سات قسم پر بیان
فرمایا ہی کسیکو خبیث النفس اور بد باطن کہا اور کسیکو یار اپنا بنا کے حاسد اور اپنی ترقیات پر خفا ہونے والا قرار
دیا اور کسیکو متعصب وہابی یہود ہذہ الامۃ ٹھہرایا اور کسیکو خود غرض اور خود پرست فرمایا اور کسیکو لٹ پونجیا اخبار
لکھا اور کسیکو بے تمیز اور کسیکو نادان مسلمان بیان کیا سو مخالفین اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ہمکو اسکی کچھ شکایت
جناب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی سے نہین ہی کہ شاید وہ معذور ہون یا
عجب نہین کہ اونکو بسبب افراط فکر کے تجویز مدرستہ العلوم مین اور بسبب اختیار محنتون شاقہ کے علوم جدیدہ
مین اور بسبب استعمال اغذیہ ضارہ دماغ اور مولدہ سودا زائد از قدر طبعی کے مانند بعض طیور مخنقہ اور بقرہ موقوذہ
کے حاضری اور ٹیبن اور چھوٹے اور بڑے کھانون مین اور بسبب اکثر پہننے لباس گرم کے مانند لال ٹوپی وغیرہ کے
جسکے کبھی اونکو عادت نہتھی ایک مرض پیدا ہوگیا ہو کہ جسکے صفت تغیر ظنون و افکار ہی مجری طبعی سے طرف
فساد کے یہ مرض آدمی کو افکار سلیمہ اور ظنون سالمہ سے باز رکھتا ہی اور صاحب اس مرض کا ہمیشہ بدگمان رہتا ہی اپنے ناصحون کو
حاسد اور دشمن سمجھتا ہی اور نسبت اپنے احباب اور خیر خواہون کے ظنون فاسدہ مختلفہ خاطر مین لاتا ہی اطبائے معالجین
کو کہتا ہی کہ یہ سب میری ہلاکت کے درپے ہین بیچارے سید احمد خان کس گنتی اور شمار مین ہین آخر مین یہ مرض بڑے
بڑے فلاسفہ مصار افلاطون اور فارابی کو لاحق ہوگیا ہی ؛

پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ایک مورخہ یکم محرم ۱۲۹۰ ہجری مین جو موثر ہونا اس پرچہ کا اس سے سمجھتے ہین کہ کانپور
اور گورکھپور اور مراد آباد سے اوسکے مضامین کے رد ہوتے ہین اور قوم کے دلون مین ایک تحریک آگئی ہی کہ ہر ایک
کے دل مین کسی نہ کسی بات کا جوش ہی کوئی اوسکے مضامین کی تردید کی فکر مین ہی اور کوئی تکفیر کی فکر مین اور
کوئی کسی اور بات کی فکر مین اور خیال ہو جانا لوگون کو کہ بلا شبہ ہماری قوم خراب ہوتی جاتی ہین اسکے لیے
کچھ کرنا چاہیے اس پرچہ کی وجہ سے تصور فرماتے ہین اور کسی غیر مذہب اور ملت والے کی ستایش پر خوش ہوتے
ہین یا کسی سفیہ طالب علم کے اس کہنے پر کہ جو طریقہ تعلیم بالفعل مقرر ہی وہ بلا شبہہ تبدیل کے لائق ہی بہت سے
کتابین ایسی درس مین داخل ہین جنسے عمر ضائع ہوتی ہی اور بعضے علوم ایسے پڑھائے جاتے ہین جو نہ دین کے

کام کے ہین نہ دنیا کے ناز کرتے ہین اور جابجا مدارس اسلامی مقرر ہونے کو بھی اثر تجویز مدرسۃ العلوم کا جانتے ہین
سو یہ سب آثار اور خواص اوسی مرض کے ہین ؁

جب کوئی مفسد عالم مین فساد پھیلاتا ہی یا کوئی نادان بیوقوفی کا کام کرتا ہی تو اصلاح کرنے والے اوس مفسد کے فساد پر لوگون کو آگاہ کرتے ہین تاکہ بندگان خدا اوسکے شر سے محفوظ رہین اور عقلا اوس نادان کی بیوقوفی کو عام لوگون کے سامنے ظاہر کرتے ہین تاکہ لوگ اوس بیوقوفی کے کام کو نکرین اگرچہ اس مفسد کا فساد اور اس نادان کی بیوقوفی جیسی واسطے اس مفسد اور اس نادان کے خسران کا موجب ہو ویسے ہی اوسکے لیے جو اس فساد کی اصلاح کرنے والا ہی اور اس بیوقوفی پر لوگون کو متنبہ کرنے والا منفعت کا موجب
ہر خم و پیچی کہ شد از تار زلف یار شد ؁ دام شد زنجیر شد تسبیح شد زنار شد ؁ لیکن اوس مفسد اور نادان کو اسپر کہ میرے فساد اور بیوقوفی کی یہ تاثیر ہی کہ لوگون کو اوسکے آگاہ کرنے اور ظاہر کرنے پر تحریک ہوئی یا اوس سے ایک قوم کو یہ منفعت حاصل ہوئی کہ اون کو فساد کی اصلاح کرنے سے اور بیوقوفی پر آگاہ کرنے سے کچھ ثواب ملا خوش نہونا چاہیے ؁

اور پرچہ تہذیب الاخلاق کی وجہ سے لوگون کو سوا اس خیال کے کچھ اور خیال نہین ہوا ہی کہ اس سبب سے بعض سفیہون جاہلون اردو خوانون کے جنکو کچھ تمیز نہین ہی خراب ہونے کا اندیشہ ہی پس اسکے لیے کچھ کرنا چاہیے بہرحال اپنے خیال فاسد اور ناشناس اور ناواقف کی تحسین پر مغرور ہونا اور بے تمیزون کے اقوال موافق طبع پر مسرور ہونا کسی عاقل کو نچاہیے ؁ مثنوی غرہ بر حسن گفتار خویش ؁ بتحسین نادان و پندار خویش ؁

ہمیشہ اہل علم ہر وقت اور ہر شخص کے مناسب طریقۂ تعلیم مین ترمیم کرتے رہتے ہین بعض وقت بعض طالبعلمون کو ایک کتاب کا پڑھانا کچھ ضرور نہین جانتے ہین اور دوسرے وقت دوسرے طالبعلم کو اوسی کتاب کا پڑھانا مناسب سمجھتے ہین پس یہ ترمیم مدرسین کی رائے پر مدارس اسلامیۂ موجودہ مین جاری ہی اسکا باعث کچھ تجویز مدرسۃ العلوم نہین بلکہ ممبران مدرسۃ العلوم نے مدرسین مدارس اسلامیہ سے اس ترمیم کا حال سنکر اگر اپنی نئی رائے قائم کی ہو تو کچھ عجب نہین اسیطرح مدارس اسلامی کے قائم ہونے کا خیال کچھ اثر تجویز مدرسۃ العلوم نہین ہوسکتا ہی اس لیے کہ کانپور اور دیوبند اور سہارنپور اور دہلی اور علیگڑھ وغیرہا مین اس تجویز سے پہلے مدارس مقرر ہوچکے ہین ؁

مالیخولیا و الاختیال کرتا ہی کہ سارے کمالات عالم مین جو حاصل ہین وہ اثر ہی میرے خیالات کی موافقت کا

اور جتنے عیوب اور نقائص دنیا مین موجود ہین وہ نتیجہ ہین ایسے معاملات کی مخالفت کا جناب سید احمد خان صاحب
نے حال قاضی فیض علی صاحب کا جو فرید آباد کے قاضی تھے سُنا ہوگا کہ باوجود اسکے کہ اونکو شعر کے موزون
کرنے کی بھی کچھہ قدرت نہ تھی لیکن بجوش مالیخولیا ساتھہ فردوسی اور انوری اور سعدی اور خاقانی
کے دعوی ہمنفسی کا رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر چاہون مین طرفۃ العین مین تمام اہل قبور کو زندہ کر ڈالون
میری چوکھٹ کی خاکبوسی سے اقطاب و اوتاد مقرر ہوتے ہین اور میرے توجہ سے تمام حاجتمند فائض بمطالب ہوتے ہین
مین کہتا ہون کہ بہت انسان ہین کہ اپنی قوم کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے ہین اور صرف قومی فائدہ
کے لیے محنتین شاقہ اوٹھاتے ہین اور یہ کوششین اور محنتین اونکی اکثر موجب رسوخ اور تقرب کے بحضور حکام
اور باعث نام آوری کے درمیان خواص و عوام ہو جاتی ہین لیکن اونکی ان کوششون اور محنتونکو کوئی
اونکی ذاتی غرض پر محمول نہین کرتا اور نہین کہتا کہ یہ جو کام کرتے ہین نام آوری اور شہرت کے لیے اور حکام
وقت کے سامنے رسوخ پیدا کرنے کو اور اونکو دھوکا اور فریب دینے کو کرتے ہین ؛

پس وجہ مخصوص ہونے سید احمد خان صاحب کی ساتھہ ان ظنون کے اصحاب ان ظنون کی خباثت
نفس اور بدباطنی کو مین خیال نہین کر سکتا ہون ؛

بہت ہندو اور مسلمان ہندوستان مین ایسے ہین کہ اونکو بھی پنسن آئی ملے اور قاعدہ پچپن سالہ سے علیحدہ ہو گئے اور
اونکو کچھہ مہلت ملی اونکی ترقیات کو دیکھکر اونکے کسی پُورانے یار نے اونپر حسد نہ کیا اور اپنے فخر اور دل کی
ٹھنڈک کو اس مین نسمجھا کہ اون کے کامون مین جھوٹے سچے عیب نکالین جھوٹی سچی تہمتین اونکو لگائین اور
اسطرح دل کے جلے پھپھولے پھوڑین سبب خصوصیت اس حسد کا ساتھہ سید احمد خان صاحب کے
مین نہین معلوم کر سکتا ہون ؛

جو لوگ تجویز مدرسۃ العلوم سے مخالف ہین اونمین سے بعض وجاہت دنیا مین جناب سید احمد خانصاحب
سے بمراتب فائق ہین اور بعضے ایسے ہین کہ اگرچہ اونکو جاہ دنیا بھی حاصل ہے لیکن قناعت کے سبب
اونکو کسی چیز کی تمنا نہین ؛

قول سید احمد خان صاحب

اونکے ساتھہ ہمدردی کرنا کفر خیال کرتے ہین کافر سے سچی دوستی سچی محبت سچی ہمدردی اعلے
مسئلہ اسلام کا سمجھتا ہون ؛

اقول سید احمد خانصاحب بہادر اپنے آپ کو بذریعہ اپنی تحریر کے وہابی مشتہر کر چکے ہین اور وہابی
دو قسم کے ہین ایک نجدی وغیرہ دوسرے ہندوستان کے وہابی جو قیاسات کو ڈھکوسلا اور اصول فقہ
کو شکنجہ سمجھتے ہین اول قسم کے وہابیون کا سلطان روم سے لڑنا سب لوگون پر مشہور و معروف ہے اور ان
دوسرے قسم کے وہابیون کا شیوہ جھوٹ بولنے کا اور فساد کرنے کا پیش نظر عالم ہے ہمدردی کا لفظ زبان سے کہنا اور منہ سے
بک ڈالنا ایسے وقت مین کہ جو وقت امتحان کا نہین ہے جناب سید احمد خانصاحب بہادر کو آسان ہے ہمدردی کے
امتحان کا وقت گذر گیا وہ وقت غدر کا تھا سید صاحب کی ہمدردی یہ ہے کہ بجنور سے اوٹھے راجہ پرتاب سنگھ کے پاس آئے
وہان سے بھی اوٹھ ضلع مرادآباد مین آرام فرمایا دہلی وطن تھا جو باغیون اور مفسدون کا گھر تھا جب
کہ دہلی کی شکست ہوئی میرٹھ مین تشریف فرما ہو گئے یہ ہمدردی کا ہے اور افسوس کہ کسی مقام پر کسی
باغی کے مقابلے مین بھاگنے کے وقت بھی کوئی لاٹھی اپنی پشت مبارک پر کھائی زخم تلوار یا
بندوق تو دیگر چیز ہے ٭

جس خیرخواہ سرکار کی نسبت حضرت سید احمد خانصاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہمدردی کو کفر خیال کرتے ہین اس
تحریر کا محاکمہ حکام وقت اور جماعہ مسلمانان اور اہل ہنود پر چھوڑتا ہون کہ آیا جو شخص جنہون نے سینہ پر کہ نمک
حلالی اپنے آقا کے سینہ پر گولی باغیون کی کھائے اور ہزارہا روپیہ مال اون کا چھوڑا اور وہ گولی چھ مہینے
بعد ڈاکٹر مری صاحب بہادر نے نکالی جس کا خون مسٹر ... صاحب و امام نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر و کمشنر
صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ متھرا نے دیکھا ہے اور اوس گولی کا نشان ایک تمغہ ہمدردی اور نمک حلالی کا تمغہ
جس ... کے سینہ پر موجود ہو تو انصاف فرمایا جاوے کہ وہ شخص ہمدردی کو کفر سمجھنے والا ہے یا جو اوسکو کہے
ایسی لفظ وہ شخص تمام دنیا کا جھوٹا اور مفسد اور خبیث النفس ہے ٭

ہمدردی کے ثبوت مین ترجمہ چٹھی مسٹر ڈبلیو ایم منی صاحب کمشنر سپرنٹ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۶۱ انگلیسوی
کو ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون ٭

ترجمہ چٹھی مسٹر وگرم منی صاحب

مجھکو نہایت خوشی ہے اوس خیرخواہی کی تصدیق کرنے مین جو امداد العلی نے شروع سے تا نہایت ابتر
وقت اوس ایام تکلیف مین ظاہر کی مہینے جون ۱۸۵۷ء مین متھرا کے ضلع کوسی مین جہان کہ وہ تحصیلدار
تھے ایسے وقت مین گیا تھا جب کہ بغاوت روز بروز پھیلتی تھی اور نہایت خوفناک کیفیتین روز

پہونچتی تقصیر اور جب باغیون کا بہاو نہایت زور مین تھا اور بند نہین ہو سکتے تھے اور جب روز بروز ہم لوگون کے کارخانہ کی صورت کی تیرگی ہوتی جاتی تھی اس نہایت آزمایش کے تمام ایام مین امداد العلی نے نہایت مستحکم اور بے ریا خیر خواہی سرکار کی قائم رکھی اور اپنے مقام پر جب تک کہ ایک عرصہ تک حفاظت چارون طرف کی نہین ہو گئی تھی موجود رہے واقع مین نہایت متعلق خطرہ مین ایسے لوگون سے پڑے ہوئے تھے جو علانیہ اونکو مار ڈالنے کے لیے متلاشی تھے بسبب ہونے ایک دوست اور رفیق صادق سرکار کے ؛

ترجمہ فقرہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر

مین کسی شخص کو نہین جانتا جو ہم لوگون کا مستحق زیادہ ہو واسطے اپنی خیر خواہی اور ایمانداری اوس آزمایش کے ایام مین امداد علے سے ؛

انتخاب چٹھی نمبری ۱۲۳ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۵۸ء منجانب مسٹر کلیفرڈ جنٹ مجسٹریٹ بنام مجسٹریٹ متھرا

اگر غلام حسین کو تیزی اور چالاکی امداد العلی کی سی ہوتی مجکو کچھ شک نہین کہ وہ خزانہ جو باغی بعد بلوہ کے چھوڑ گئے تھے کبھی لٹ جاتا اور حصہ کثیر تمام لوگون کے مال کا فوراً شہر مین منتقل ہوتا اور بچ جاتا مین خیال کرتا ہون کہ غلام حسین چالاک اور تیز آدمی نہین ہی اوسکا مقابلہ یا اور کسی دوسرے حاکم کا مقابلہ امداد العلی کے وزن سے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ امداد العلی بالکل یکتا ہی اور مجکو شبہہ ہی کہ کسی شخص نے ان ممالک مغربی و شمالی مین ایسی خیر خواہی سرکار کی کی ہو ؛

اور یہ صاحب اب کلکٹر اور مجسٹریٹ ضلع مراد آباد کے ہین ؛

میری ہمدردی ہزارون چٹھیات خانگی و سرکار سے ایسے وقت مین کہ جس وقت مین قبل از فتح دہلی کے بہت ہی تھوڑے آدمی دوست اور ہمدردی کرنے والے برٹش گورنمنٹ کے تھے ثابت ہی اور میری ہمدردی موافق پکے مسلمانون کے ہی صرف باتون اور زبان درازی اور جھوٹے مسئلے خوشامد کے لیے چھاپ دینے اور ٹوسٹ کی مجلس جسکا منشا خاص شراب پینا اور پلانا ہی البتہ نہین ہی خدا نخواستہ ہمدردی کا وقت اگر آویگا تو مین اپنے بھائی مسلمانون اور اور لوگون کو ہمراہ لیکر اول دشمن سلطنت برٹش انڈیا کے مقابل ہونگا جیسا کہ ایام غدر مین مجسے ظہور مین آیا ہی ؛

جناب سید احمد خانصاحب کہین آپ یعنی اصلی وہابیت کے حامی بنتے ہین اور کہین دوسرون کو متعصب وہابی
قرار دیکر مانند اونکے جنکو خبیث النفس اور بدباطن فرماچکے ہین اونکے تمام افعال کو دکھاوے پر حمل کرتے ہین مین
حامی وہابیت اور متعصب وہابی دونون کی بحث کا تماشا دیکھتا ہون اور چھپی چھوٹی بات کے کھولدینے
اور سچی بات کے کہدینے سے درگذر نہین کرتا اگرچہ بعض لوگ اوسپر آزردہ ہوتے ہون اور مین کسی کے آزردہ کرنے
کا ارادہ نہین کرتا اور بالخصوص اپنے دوستون کے آزردہ کرنے پر افسوس کرتا ہون لیکن حق بات کہنے مین
مجبور ہون امید رکھتا ہون کہ معاف کیا جاؤن ۞

ــہ پیشانی عفو ترا پرچین نساز د جرم ما ۞ آئینہ کی بر ہم خورد از زشتی تمثالہا ۞ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ
وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ جسمین مسلمان کمنع کیے گئے ہین اہل کتاب سے سلام کی ابتدا کرنے سے آیا فرمودہ
آنحضرت ہی جسکو مسلم نے اپنے صحیح مین اور بخاری نے ادب مفرد مین اور ترمذی نے اپنے جامع مین بروایت ابوہریرہ
نقل کیا ہی یا کسی متعصب وہابی بیہودہ ہذہ الامۃ کا قول ہی اور لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى
اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ جس سے کفر ہونا دوستی کا ساتھ
حربی کافرون کے ثابت ہی آیا قرآن مجید کی آیتین ہین یا کسی متعصب وہابی بیہودہ ہذہ الامۃ کا قول ہی
عیسائی سے صاحب سلامت ہو جائے تو جاکر اوس سے یہ کہنا کہ میرا سلام پھیر دے آیا سرگذشت عبداللہ بن
عمر صحابی ہی جسکو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کیا ہی یا قصہ کسی متعصب وہابی بیہودہ ہذہ الامۃ کا ۞
بعض غیر مقلد بلکہ غیر مقید جنکو مین منافق ہذہ الامۃ سمجھتا ہون جنکے تمام افعال خود پسندی اور ہوائے نفسانی
اور الحاد پر منحصر ہین اور قیاسات کو ڈھکوسلا جانتے ہین اور اصول فقہ کو شکنجہ سمجھتے ہین اسلامی امور کو جنکی کنہ
اونکی عقل خام نہین پاسکتی ہی ٹھٹھے مین اوڑاتے ہین اور ان افعال اور اقوال اور عقائد پر دعوی اسلام
کا کیے جاتے ہین اور جاکٹ پتلون انگریزی جوتا پہن لینے اور چھری کانٹے سے میز و کرسی پر بیٹھکر حاضری ٹمن
کھالینے اور دو ایک کتے اور بلے پال لینے گود مین بٹھا لینے اور لوگونکی تصویرین کھینچنے اور کھچوا لینے گھر مین رکھ لینے کو
جو اونکو اپنی بیہودہ عقل کے موافق یہ باتین دکھائی دیتی ہین ٹھیٹھ اسلام سمجھتے ہین اور آپ تو جیسے ہین ویسے
ہین لیکن خدا کی ساری مخلوق کے بہکانے کا ارادہ رکھتے ہین اور حکام وقت جو دین اسلام سے واقف نہین
اونکو دھوکا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہین ــہ از مین بیرحم صیادان رہائی کی بود مار اپکہ آتش میزند از بہر

یک نخچیر صید را ؎ خداپرست حق بین صاف گو جب اپنی نیک نیتی سے ساتھہ نہایت سچائی کے اونکی غلطی کھولتے
ہین تو مضطرب ہوکر کبھی اون کو مسلمان متعصب اور کبھی متعصب وہابی کہہ بیٹھتے ہین مگر دانشمند منصف مزاج راست باز
اسکو سمجھتے ہین ؎ شگفتن غنچہ بی رنگ و بو را میکند رسوا ؎ ہمان بہتر کہ دست بی کرم در آستین باشد ؎ کسی متعصب سے
متعصب وہابی یا بدعتی کو ہمنے نہین دیکھا کہ کسی قوم کی زبان انگریزی ہو یا سنسکرت سیکھنے کو عموماً حرام کہتا ہون
غیر مذہب والون کی مذہبی علوم پڑھنے کو بہ نسبت کسی شخص خاص کے کسی وقت خاص مین یا اون کی تاریخون کے پڑھنے
کو جنمین متعصب غیر مذہب والونے پیغمبرون اور بزرگون کو برا کہا ہو گو وہ انگریزی زبان مین ہون حرام کہا ہو تو وہ
دوسری بات ہی لیکن وہ کہنے والا کسی وہابی یا بدعتی کے نزدیک اس کہنے سے متعصب وہابی نہین ہوسکتا ہی ؎
کسیکو مسلمان نا خدا ترس ہی اور کسیکو متعصب وہابی اور کسیکو خبیث النفس بد باطن اور کسیکو حاسد اور کسیکو خود غرض خود پرست
اور کسیکو بی تمیز اور کسیکو نادان مسلمان کہدینے سے کیا نیچری عقیدہ کی کچھہ رونق بڑھہ سکتی ہی یا سی ایس آئی پر کچھہ ترقی مل سکتی
ہی یا وہابی حقیقی ہونے سے جسکا اقرار ہو چکا ہی انکار کا کچھہ موقع مل سکتا ہی یا خود غرضی اور خود پرستی اور ناخدا ترسی
اور بے تمیزی اور نادانی اور خباثت نفس اور تعصب جسکا خیال آپ کی طرف سے مسلمانون کو ہی کچھہ مٹ سکتا ہی ؎
اسلام کو نور خالص جاننا اور اوسکے ظاہر و باطن کو یکسان کہنا بہت صحیح اور درست ہی پس عین اسلام یا رکن
اسلام کا ظاہر و باطن مین یکسان ہونا ضرور ہی لیکن کوئی مسلمان کافر کے ساتھہ دوستی رکھنے کو عین اسلام یا رکن
اسلام مانند خدا کے ایک ہونے پر یقین کرنے کو نہین سمجھہ سکتا ہی اور اگر عین اسلام یا رکن اسلام ہونا اوسکا خیال کیا گیا
ہی اور اسی بنا پر کافر سے سچی دوستی اور سچی محبت اعلی مسئلہ اسلام سمجھا گیا ہی تو یہ عجب اسلام اور رکن اسلام ہی کہ قرآن
مین جسپر مدار اسلام ہی حرام کیا گیا ہی سورہ ممتحنہ مین ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ
اَوْلِیَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَاءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یعنی ای ایمان والو نہ بناؤ تم میرے
دشمنون کو اور اپنے دشمنون کو دوست کہ پیغام بھیجو اونکی طرف ساتھہ دوستی کے حالانکہ کافر اور منکر ہوئے ہین وہ ساتھہ
اوس دین کے کہ آیا ہی تمہارے پاس ساتھہ حق کے اور بھی سورہ ممتحنہ مین ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ یعنی ای ایمان والو نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا ہی اللہ نے اونپر ؎
فلسفہ اور منطق اور طبعیات کے حرام بتلانے سے اگر کوئی متعصب وہابی ہوسکتا ہو تو اول ممبران تجویز مدرسۃ العلوم
کو متعصب وہابی کہنا چاہیے پھر اور کسیکو ممبران مذکورین خود فلسفہ اور منطق کے حرام بتلانے والے ہین صفحہ ۴۳ حصہ دوم
مدرسۃ العلوم مین مسطور ہی سید احمد خان نے کہا کہ اب مجکو اپنی راے ظاہر کرنیکا موقع ملا ہی مولوی اشرف علی صاحب نے

جو تقریر لکھی اوسکو کامل طور سے اس طرح پر بیان کرنا چاہیے کہ سوا علم فقہ کے تمام علوم قدیمہ جو مسلمانون کے یہان رائج تھے محض بے فائدہ اور غیر مفید تھے الخ ؎

پھر مذکور ہی اور فلسفہ یونانی کا بہت حصہ جسکے سبب ہمارے یہان کے علما فخر کیا کرتے تھے اور مثل اوسکے اور بہت سے علوم جنکی تعداد ہمارے بعض مصنفین رسالہ نے ۲۶۷ لکھی ہی انسانون کے لیے کچھ بھی مفید نہ تھے ؎

پھر صفحہ ۳۷ حصۂ دوم اسی کتاب مین مرقوم ہی ؎

مولوی سمیع اللہ خان صاحب نے اس باب مین اتفاق نہین کیا اور بیان کیا کہ میرے نزدیک مسلمانون نے یہ پابندی قول درمختار ہرگز علوم کو نہین چھوڑا نہ اون مین تنزل کیا بلکہ بعد تصنیف اور اوسکی شہرت کے بھی ان تمام علوم مین ترقی ہوتی رہی کہ سلسلۂ نظامیہ اوسپر گواہ ہی باقی اور سب ممبران کمیٹی نے اس رائے کو صحیح تسلیم کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ اکثر کتب معتبرہ فقہ مین ان علوم کے پڑھنے کو حرام لکھا ہی اوسی سبب سے علمائے معقول عام لوگون کے نزدیک مولوی نہین گنے جاتے ہین اور مقدس دیندار علما ان علوم کو نہین پڑھتے تھے یہان تک کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور خاندان مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اور حضرات اہل خانقاہ دہلی ان علوم کی تعلیم و تعلم مین مصروف نہ تھے انتہی ؎

سائل بنارسی نے سوال مین حال اون بعض مسلمانون کا جنھون نے مدرسہ قائم کرنا تجویز کیا ہی نہین کھولا کہ وہ بعض مسلمان آیا مسلمان صرف اپنی زبان سے ہین اور اونکے بہت قول اور فعل اور عقائد مسلمانون سے مخالف اور مسلمان اونکے ٹھیک مسلمان ہونے مین شک رکھتے ہین اور مذہبی کامون مین اونکے قول اور فعل کا اعتبار نہین کرتے یا درحقیقت مسلمان ہین کہ اونکے اقوال اور افعال اور عقائد مسلمانون سے مخالف نہین اور مسلمان اونکو ٹھیک مسلمان جانتے ہین اور مذہبی کامون مین اونکے قول اور فعل کو صحیح سمجھتے ہین ؎

اگر اوس عالم کو جسکے سامنے سوال ہمارے سائل بنارسی کا بمراد حصول جواب پیش ہونے والا ہی معلوم ہو جاتا کہ یہ بعض مسلمان قسم اول کے مسلمان ہین نہ قسم دوم کے تو ہم یقین کرتے ہین کہ اوس عالم کو اس لکھنے مین کہ مسلمانونکو اوس مدرسے کیلیے چندہ دینا شرعا درست ہی ضرور تردد ہو جاتا اور اسکے لکھنے کو کبھی قلم نہ اوٹھاتا ؎

اسلیے کہ مسلمان سمجھتے ہین کہ ہرگاہ چندہ لینے والا بہت مسائل مین ساتھ مسلمانون کے مخالف ہی تفاسیر مین لکھا علمائے اسلام کا اقوال علمی بیہودہ کو اور احادیث مین باطل ہونا اون احادیث کا جو نیچر کے مطابق نہین اور ڈھکوسلا ہونا قیاسات کا اور شکنجہ ہونا اصول فقہ کا جسپر مدار فقہ ہی بیان کرتا ہی تو اس سے کیونکر امید ہو سکتی ہی کہ اس مدرسۂ مجوزہ مین انتظام تعلیم اوس تفسیر اور حدیث اور فقہ کا جسکو مسلمان لوگ مذہبی طور پر صحیح اور درست سمجھتے ہیں

بدون تبدیل و تغیر کے اس مدرسہ مین گوارا کرے بلکہ گمان قوی اسکا ہے کہ یہ چندہ لینے والا اس مدرسے کے ذریعے سے اپنے الحاد کی باتون کا رواج دینا چاہتا ہوگا پس ایسے چندہ دینے مین اندیشہ ہے امداد کا اوپر الحاد کے پس کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجود ہین جنکو مسلمان دینی مدارس سمجھتے ہین اور یہ چندہ لینے والا نام کا مسلمان اونکو لغو اور برا جانتا ہے مسلمان چندہ نہ دین اور اس مدرسہ مجوزہ مین جسمین یہ خدشات پیدا ہین چندہ دینے کا قصد رکھین اور دین ؛

ہرچند پڑھانے والا اور سبق دینے والا چندہ لینے والا نہو لیکن پڑھانے اور سبق دینے والے کا چندہ لینے والے کے مذہب پر ہونا بہت ضروری ہے تاکہ تعلیم اور تربیت اوسی طریقے پر ہو سکے جس سے آزادگی حاصل ہو اور طالب العلم اس مدرسہ کا انگریزی جوتا الپکہ کا جبہ لال ٹوپی پہن کر میز و کرسی پر بیٹھکر چھری کانٹے سے طیور منخنقہ اور بقرہ موقوذہ کھا کر بہرے ہو کر پیشاب کرکے مہذب بن سکے اور اوس صورت مین کہ چندہ لینے والا بھوت بنکے مدرس صاحب بے چارے کے سر کھیلنے والا ہو تو مدرس اگرچہ بظاہر چندہ لینے والا نہو مگر درحقیقت چندہ لینے ہی والا ہے ؛

اگر سید احمد خانصاحب مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب اور مولوی بشیر الدین صاحب کا مدرسہ مجوزہ مین مدرس مقرر کرنا خیال کرتے ہون تو خواجہ ضیاء الدین صاحب کے ساتھ احسان کرنے کے سبب سے صلہ رحم کے ثواب ملنے کی توقع ہے اور مولوی بشیر الدین بیچارہ کہ انھین احادیث کی کتابون کو جنکی کوئی حدیث بقول سید احمد خانصاحب یقین کے لائق نہیں اور انھین تفاسیر کو جو یہودیون کے قصے سے بھری ہین اور انھین فقہ کی کتابون کو جو بقول سید احمد خانصاحب قیاسات کے ڈھکوسلون اور غلط خیال اجماع سے ماخوذ ہین جانتے ہین اور وہی اصول فقہ مخترعہ جو شکنجہ ہے اور وہی علوم قدیمیہ جنمین پیچیدہ بات کہی جاتی ہے اور اونسے ہر بات مین نخ مرچ لگا دینا آتا ہے پڑھے ہین اور مدرسہ مجوزہ مین ان سب علوم کا بحیثیت موجودہ متروک ہونا اور علوم جدیدہ کی نئے طریقے سے تعلیم ہونا ضروری ہے اس مدرسے کے لائق کیونکر ہو سکتے ہین گو سید احمد خانصاحب اپنے اخلاص باطنی سے اونکا مدرس اعلی ہونا چاہتے ہون ؎ ہمرہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست ٭ دل در کسی مبند کہ دل بستہ تو نیست ٭ ہان مولوی عماد الدین صاحب اور مولوی صفدر علی صاحب اس مدرسے کی مدرسی کے قابل ہین اور اگر یہ نہون تو مولوی محمد ہاشم صاحب اور مولوی مشتاق حسین صاحب اسکے لائق ہین ؛

اب دونو استفتا یعنی استفتاے سائل بنارسی اور استفتاے مطبوعہ اخبار کانپور بجنسہا اس مقام پر ہم نقل کرتے ہین پھر ہم ممبران کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم پر جو ذرا بھی سمجھ رکھتے ہین اس بات کا تصفیہ چھوڑتے ہین کہ آیا بنارسی کا

استفتا نیک نیتی اور ایمانداری سے لکھا گیا ہی یا بالکل واسطے فریب دینے مسلمانون کے اور مغالطہ دہی علما کے تحریر ہوا ہی اور کانپور کا استفتا صحیح اور واقعی طور پر لکھا گیا ہی یا کذب و اتہام سے بھر گیا ہی سید احمد خانصاحب بانی اسکول موجودہ اسلامیہ کو کیا لغو اور بیفائدہ اور ہمیشہ غلامی کی حالت مین رکھنے والا اور تکبر اور اسباب بے تہذیبی کے پیدا ہونیکا باعث نہین جانتے ہین اور مدارس موجودہ مین کچھہ فایدہ کے حاصل ہونے کی توقع نرکھکے مخالف مدارس موجودہ کے ایک نیا مدرسہ کہ جسکی تعلیم سے آزادگی اور تہذیب جو سید احمد خانصاحب کو پسند ہی حاصل ہو کیا تجویز کرنا نہین چاہتے ہین اور صدہا امور کو جو بموجب آیات اور احادیث اور روایات فقہیہ کے باتفاق اہل اسلام ناجائز ہین کیا اونکے پیرایہ مین رواج نہین دیتے ہین اور انکے افعال اور اعتقادات پر کیا مسلمان اعتماد رکھتے ہین اور مدرسہ مجوزہ مین علوم دنیاویہ اور کچھہ علوم مذہبی کا تعلیم کرانا اپنے طریقے پر نہ اور ون کے طریقہ پر کیا منظور نہین رکھتے ہین ؟

نقل استفتاے بنارس

کیا فرماتے ہین علماے شرع شریف کے کہ ان دنون مین بعض مسلمانون نے واسطے تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی مسلمانونکے ایک مدرسہ قائم کرنا تجویز کیا ہی اور جو جو علوم اسمین پڑھائے جاوینگے اور جسطرح کہ مدرسون اور طالبعلمونکو تنخواہ ملیگی اوسکی تجویز اونھون نے چھاپی ہی جو بجنسہ اس سوال کے ساتھہ مرسل ہی پس پہلا سوال یہ ہی کہ ایسے مدرسے کے قائم و جاری ہونیکے لیئے عموماً چندہ دینا یا اسطرح پر خاص کر کے چندہ دینا کہ ہمارا روپیہ خاص فلان علم کی تعلیم مین صرف ہو اور فلان علم کی تعلیم مین صرف نکیا جاوے شرعاً درست ہی یا نہین دوسرا سوال یہ ہی کہ اوس تجویز مین جو علوم پڑھانے مندرج ہین اون مین سے کون سے علوم ایسے ہین جنکے پڑھانے کے لیئے مسلمانون کو چندہ دینا جائز ہی اور کون سے ایسے ہین جنکے لیے جائز نہین ہی بینوا توجروا ؟

نقل استفتاے کانپور

کیا فرماتے ہین علماے دین اسمین کہ ان دنون ایک شخص اون مدارس کو جن مین علوم دینی اور اون علوم کی جو علوم دینی کی تائید مین ہین تعلیم ہوتی ہی جیسے مدرسہ اسلامیہ دیوبند اور مدرسہ اسلامیہ علیگڑھ اور مدرسہ اسلامیہ کانپور لغو اور برا کہتا ہی اور ان مدارس کی ضد مین ایک مدرسہ اپنے طور پر تجویز کرنا چاہتا ہی اور اوس شخص کا حال یہ ہی کہ صدہا امور کو جو بموجب آیات اور احادیث اور روایات فقہیہ باتفاق اہل اسلام ناجائز ہین دین کے پیرایہ مین رواج دیتا ہی اس لیے مسلمانون کو اس شخص کے افعال اور اعتقادات پر اعتماد نہین ہی پس اس مدرسہ کے لیے جو ایسا شخص کہ اہل اسلام سلف اور حال کے امور مذہبی مین مخالف ہی اپنے طور پر ایک مدرسہ ضد مین مدارس اسلامیہ قدیم اور حال کے تجویز کرنا چاہتا ہی اور اون مین کچھہ

علوم دنیاویہ اور کچھ علوم مذہبی اپنے طور پر تعلیم کرانا اوسکو منظور ہے مسلمانون کو ایسے مدرسے مین چندہ دینا
درست ہے یا نہیں بینوا توجروا ٭

سید احمد خانصاحب بلکہ اکثر ممبر کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم کے نہ علوم قدیمہ سے واقف ہین نہ علوم جدیدہ سے ماہر نہ اونھون نے کسی مدرسے مین کبھی
پڑھا اور نہ کسی اہل علم کے سامنے کسی علم کی کتاب کو دیکھا مفید یا غیر مفید ہونا کسی علم یا کسی کتاب کا اونکو کیونکر معلوم
ہو سکتا ہے طریقہ تعلیم کا حسن و قبح اونکو کس طرح دریافت ہو سکتا ہے طریقہ تعلیم مین تغیر و تبدیل کرنا اہل علم کا منصب
ہے نہ کسی جاہل صدر الصدور لا مذہب کا جاہل جب علم کی بات نہیں سمجھتے اوسکو بیہودہ بات کہتے ہین سیدھی سادھی باتین
جاہلانہ جس سے آزادی کی راہ ملتی ہو ڈھونڈھتے ہین اور اسکی تلاش مین رہتے ہین کہ کوئی ایسی تدبیر نکلے کہ ہم جاہلون
مین نہ شمار کیے جائین سارا جہان ہم سے بدتر جہالت مین ہو جاوے تاکہ ہم اندھون مین کانے راجہ ہو کر عالم شمار کیے جاوین
سو یہ تدبیر سوا اسکے اور نہیں کہ ایک مدرسہ ایسا مقرر ہو جسمین کسی علم کی اسطرح تعلیم نہو جس سے طالبعلمون کو کچھ استعداد
علمی حاصل ہونے کی توقع ہو اوسوقت ہم اون طالبعلمون کی نظر مین عالم معلوم ہون گے ٭ بیگمان از پی صحبت جو
خودی میخواہد ٭ چون زن زشت کہ در ہمدمی کور خوش است ٭ مدرسہ مجوزہ کا ڈھنگ ایسا ہی نظر آتا ہے چھوٹے چھوٹے
مدارس اسلامیہ مانند مدرسہ خورجہ اور امروہہ اور سہسوان وغیرہم مین اور چھوٹے چھوٹے اسکولون مانند اسکول مرادآباد
اور فرخ آباد اور علیگڈھ مین جسقدر علوم مذہبی اور غیر مذہبی کے حاصل ہونے کی امید ہے اوسقدر بھی اس مدرسہ مین توقع نہیں
اس مدرسہ کی تعلیم کا خیالی نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ خیال مین نہیں آتا ہے کہ اسکے طالبعلم ایک کتاب انگریزی چھٹی
پڑھے اپنی بغل مین دابے ہوے خیراتی فنڈون مین ٹکٹ مانگتے پھرین یا تصویر ممبر علی کی گلے مین ڈالے ہوے کتے پلے کو گود مین
لیے منہ اوسکا چومتے جاتے ہوے مسلمانون کی پھٹکار اور دُتکار سنتے ہوے علیگڈھ کی گلی کوچے مین جوتیان چٹخاتے
پھرین اور سکھائی ہوئی بات کہتے پھرین کہ مدرسۃ العلوم کی تعلیم گورنمنٹ کالجون سے بہتر ہے مسلمانون کچھ دو اگر ندوگے
تو سید احمد خانصاحب تمسے سمجھ لینگے اور بقول خود وہ بھوت بن گئے ہین سر پر آ کے کھیلینگے اور دکھ دینگے ٭

نئے دار العلوم خیالی کے لیے جس فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ کا تعلیم ہونا تجویز
کیا ہے آیا وہ ہی فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ ہے جسکی تعلیم قدیمی اور مروجی
ہے اور جن کتابونکا منتخب ہونا پسند کیا گیا ہے آیا وہی کتابین ہین جسکے اختیار پر مسلمانونکی سعی مقصور رہی ہے تو بالفعل
یہ نیا دار العلوم بھی مانند مدارس موجودہ جونپور علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور کے محض
بیفائدہ اور لغو ہوگا کچھ بھی قومی فائدہ ہونے کی اس سے توقع نہیں اور اگر وہ اور ہی فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر

اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ ہی کہ نئے مدرسۃ العلوم کی تعلیم کے لیے تجویز ہوا ہی جو سید احمد خانصاحب کی راے
کے موافق مدون ہونگے اور وہ اور ہی کتابین ہین کہ اس مدرسہ کے لیے انتخاب ہونا خیال مین ہی جنکا نیا تصنیف
ہونا سید احمد خانصاحب چاہتے ہین تو عام مسلمان سید احمد خانصاحب کو ایک شخص ناخواندہ و ناکارآزمودہ حقائق
علوم اور دقائق فنون سے جانتے ہین جسکو کسی علم مین کسی مسئلے کے صحیح طور پر سمجھنے کی بھی کچھہ قدرت نہین امور دینی مین اونکی
راے ملحدانہ ہی غیر امور دینی مین اونکی تقریر اور تحریر جاہلانہ کسی علم کے صحیح طور پر مدون ہو سکنے کی اور کسی کتاب کے
درست اسلوبی کے ساتھہ تصنیف ہو سکنے کی سید احمد خانصاحب کی راے کے موافق ہرگز کچھہ توقع نہین ہی پس کوئی
مسلمان اس نئے مدرسے کی تعلیم اور طریقہ تعلیم سے امید نہین رکھہ سکتا ہی کہ مدرسۃ العلوم مجوزہ مین کسیکو علوم مذہبی
مین کچھہ لیاقت حاصل ہونے کا امکان ہو بلکہ سب مسلمان اہل علم یقین کرتے ہین کہ طالب العلم اس مدرسۂ خیالی کے
سواے عمر ضائع کرنیکے ہرگز کچھہ کامیاب نہو سکینگے میانجیون کی طرح کہ عمر بھر کی پڑھائی مین کچھہ عبارتین غلط کچھہ ترجمے
خانہ ساز یاد کر رکھتے ہین اور ڈھپالیون کے مانند کہ عمر بھر کے گانے بجانے مین دو ایک سوہیلی خواجہ صاحب کی چھٹی
کھرکھری آواز سے بے سُر تال اور بے آہنگ بجا لیتے ہین دو چار چھوٹے مسئلے دو ایک تہذیب الاخلاق کی ملحدانہ باتین یاد
کر لینا سکینگے کیونکہ اس مدرسہ مین علوم قدیمہ جنکو سید احمد خانصاحب اس زمانہ مین کچھہ مفید نہین سمجھتے ہین پڑھائے
نجائینگے اور علوم جدیدہ جنکو سید احمد خانصاحب اس زمانہ مین مفید سمجھتے ہین سکھائے جائینگے حالانکہ علوم قدیمہ کو جو
مدارس اسلامیہ موجودہ مین پڑھے جاتے ہین اونکا پڑھنا انسان کو دنیا مین انسان بننے کے لیے بہت ضرور ہی اور ہر زمانے
مین یہ علوم نہایت مفید ہین جو تیزی ذہن اور سرعت فہم اور ہر بات کی کنہ کو پہونچ جانا اور ہر قسم کے علوم کے
دقائق کو باسانی معلوم کر لینا اور مشکل سے مشکل بات کو دریافت کر لینا اور افکار کا سلیم اور آرا کا صائب ہو جانا اور گمراہی
اور بیہودہ پن عقل کا جاتا رہنا اور حق و باطل مین جلد امتیاز کر لینا ان علوم سے حاصل ہی وہ اور کسی علم سے حاصل ہونا ممکن نہین اور سوا اسکے
بہت نتائج ان علوم کے ہین جنکو اہل علم خوب جانتے ہین اور جسنے کچھہ بھی وقت اپنا اکتساب علوم مین صرف کیا ہی
وہ اچھی طرح سمجھتا ہی کہ جو طریقہ تعلیم کا فی الحال مدارس اسلامیہ موجودہ مین جاری ہی اسوقت کے مناسب
ہی اس زمانہ مین استعداد اور لیاقت کسی علم مین بدون اس طریقہ کے عادۃً ممکن نہین اگرچہ کسی کتاب کا متروک کر دینا
اور کسی دوسری کتاب کا داخل درس کر دینا بنظر حال بعض طلبہ کے کچھہ مناسب سمجھا جاتا ہو سید احمد خانصاحب
اس کوچہ مین کبھی آئے نہین ہین کچھہ سنی سنائی جھوٹ سچ باتین غلط و صحیح حکایتین شاید جانتے ہون لیکن حقیقۃ الامر
کو نہین سمجھتے ہین ؎ بی غنچہ دلی لائحہ دردمندانی ٭ بی سیلی غم حال رخ زرد ندانی ٭ عام مسلمان ہندوستان

کے علوم انگریزی کا تعلیم ہونا کسی ہندوستانی کے مدرسہ مین گورنمنٹ کالجون سے بہتر نہین خیال کرتے ہین اسلیے کہ ہندوستانی کامل طور پر لیاقت علوم انگریزی مین نہین رکھتے ہین جو اونکی سمجھ اور لیاقت پر انتظام طریقہ تعلیم کے مستحکم اور عمدہ طور پر انجام پا سکنے کی توقع ہو سکے اور نہ اونکو اسقدر دست قدرت ہی کہ سب اسباب اور وسائل علوم جنکے ذریعے سے ترقی تعلیم اور کامیابی کا بھروسا ہوتا ہی مہیا ہو سکین بخلاف گورنمنٹ کے کہ اوسکو اور اوسکے بلاد مین کو دنیوی علوم مین وہ قوت اور لیاقت اور استعداد اور دست قدرت حاصل ہی کہ دوسرے انکو نہین پہونچ سکتے دوسرا اوسکی ہمسری کا چہ جائیکہ اوسپر فائق ہو جانیکا کسطرح دعوی کر سکتا ہی ع خشک زاہد بینی خیزد ز مست شیر جنگ ۔ تیغ چوبین کی تواند کرد با شمشیر جنگ ۔ اور جبکہ ترقی تعلیم علوم انگریزی کی جسقدر توقع گورنمنٹ کالجون سے ہی مدرسہ خیالی سے نہو گی بحالت موجودگی گورنمنٹ کالجون کے مدرسہ خیالی کو تعلیم علوم انگریزی کے لیے وجود مین لانا اور اپنے اس فعل پر خوش ہونا ایسا ہی کہ جیسے نادان لڑکے لوگون کو گھوڑے پر سوار دیکھکر لاٹھی کو گھوڑا بنا کے اوسپر سوار ہو کے دل اپنا بہلاتے ہین ع زندگی چہ بہ گرگس رسد بجز مردار ۔ چہ لذت ست ز عمر دراز نادان را ۔ ای ممبر کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم کی صفائی اور سچائی اور ایمانداری سے کہو کہ مدرسۃ العلوم کا تجویز کرنا آیا قوم کی بھلائی اور بہتری اور علم کی روشنی پھیلانے اور روشن ضمیر بنانے اور اعلی درجہ کی لیاقت اور تہذیب اور شایستگی بخشنے کے لیے ہی یا واسطے نام آوری اور فخر اور خواہش ہمسری گورنمنٹ اور قضاے ہواے نفس اور مسلمانون کو سیدھی راہ بھلانے اور قوم کو جہالت مین ڈالنے اور دنیوی اور اخروی منافع سے محروم رکھنے کے لیے ہی ۔

ای حامیو مدرسۃ العلوم کے وقت اور زمانہ کو دیکھو اور قوم کی حالت موجودہ پر لحاظ رکھو اور سید احمد خانصاحب کی چکنی چپڑی باتون مین نہ آؤ کہ مسلمان بیچارون کا روپیہ لیکر ایک فضول کام مین خرچ کرو اور مدارس اسلامیہ موجودہ کو جن مین فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور ریاضی اور منطق اور طبعی اور الہی اور صرف اور نحو اور بلاغت پڑھایا جاتا ہی جیندہ دینا بند کر کے منہدم کرو اور دنیاوی علوم سیکھنے والونکو گورنمنٹ ہی کالجون مین علم پڑھنے دو کہ جو دنیا کی عزت اور بہبودگی اور آسودگی اور تمول کے گورنمنٹ کالجون کی کامیابی سے توقع ہی وہ کسی اور ہندوستانی کے مدرسہ کی کامیابی سے نہین ۔

اور سید احمد خانصاحب ہم فرض کرتے ہین کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مین پورا نا موروثی طریقہ تعلیم اور درس کتب سلسلہ اسلامیہ کا لغو اور غیر مفید اور برا ہی سہی اور گورنمنٹ کالجون کے تعلیم ناقص ہی سہی مگر یہ بتاؤ کہ لغو اور غیر مفید کو فائدہ بخش اور برے کو اچھا اور ناقص کو کامل بنانا کیا اسی مین منحصر ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مٹا دیئے جائین اور گورنمنٹ

کالج چھوڑ دیے جائین جو عرق ریزی مدرسۃ العلوم کے لیے چندہ حاصل کرنے مین ہو رہی ہے وہ اگر اسمین ہوئی ہوتی کہ بزرگ
علمائے زمان اور مدرسین اور مہتممین مدارس اسلامیہ موجودہ بلدان کی بحث ناقص اور غیر مفید ہونے طریقہ تعلیم قدیم کے اور کامل اور
مفید ہونے طریقہ تعلیم جدید کے پیش کی جاتی تو ہم یقین کرتے ہین کہ علما اور مدرسین اور مہتممین بآن حسن اسلوبی تعلیم قدیم اور فائدہ بخش
ہونا اوسکا ذہن نشین حامیان مدرسۃ العلوم کرتے یا اپنے مدارس کی اصلاح کر دیتے مہر لقدیر مسلمانون کے مذہبی اور غیر مذہبی علوم
کی تعلیم کے لیے کوئی مدرسہ مقرر رکہنیکی مدرسۃ العلوم مجوزہ مین کچھہ ضرورت تھی اور گورنمنٹ کو ہم نا سمجھ اور نا مہربان اور خود پسند اور ہوا پرست اور نقصان
دوست اور نا کمال شناس اور غلط بات پر اڑ جانے والا اور صحیح بات کو قبول نکرنے والا نہین سمجھتے ہین کہ جب اونکے کالجون اور
اسکولون کا نقصان تعلیم سید احمد خانصاحب ثابت کر دیتے اور درخواست اصلاح گذرانتے تو یہ درخواست اسا تھہ تسلیم نقصان کے وہان منظور
نہوتی اور اس نقصان کے رفع کی کچھہ تدبیر نکی جاتی ہان اگر سید احمد خانصاحب کا خیال واقع اور نفس الامر کے مطابق نہوتا تو گورنمنٹ
کا اوسپر التفات ہرگز نہوتا بہر حال تکمیل علوم دنیاوی کے لیے بھی مدرسۃ العلوم قائم کرنیکی کچھہ حاجت نتھی بس مدارس اسلامیہ اور گورنمنٹ
کالجون سے سارے مقاصد تعلیم کے حاصل ہونیکی توقع ہے اور سید احمد خان صاحب جب تمام مقاصد تعلیم کا گورنمنٹ سے حاصل ہونا غیر ممکن اور ایسا ہی
ممتنع بالذات یقین کرتے ہین تو اسصورت مین تمام مقاصد تعلیم کے انجام کو صرف گورنمنٹ ہی پر منحصر نہین رکھا گیا ہے ۔
بلکہ حاصل ہونے مقاصد تعلیم علوم دنیاوی کا گورنمنٹ کالجون سے اور مقاصد علوم مذہبی اور دانشمندی اور زبان دانی کا
مدارس اسلامیہ موجودہ سے تجویز کیا گیا ہے اگرچہ سید احمد خانصاحب کے نام کا مدرسۃ العلوم جدا قائم ہونیکا مقصد اور کالے الکینے کا جتھہ
اور لال ٹوپی اور انگریزی جوتا اور موزہ پہننے اور میز و کرسی پر بیٹھکر چھری کانٹے سے کھانیکا مطلب جس سے ہمسری گورنمنٹ کی اور
فوقیت اوسپر پیدا ہو سکے اور مدرسہ کے حامیون کی روغنی تصویرین سنہرے چوکھٹون مین رکھے جانیکی آرزو اس مین حاصل ہو

ع مجو رفعت اگر چون مو منیجو اہی سر خود را ۔ مکن متعرض عمر خویشتن بال و پر خود را ۔

اگرچہ مجکو یقین ہے کہ میرے دوست سید احمد خانصاحب اس میری رائے سے جس سے اونکی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علحدہ بن نہین سکتی
اور اونکے خیالات ہمسری حکام وقت عالم واقع مین صورت پذیر نہین ہو سکتی بہت ناخوش ہونگے ع از لکد و کو شتر آبد بدشواری
بدون ۔ از ہمہ پیغمبر ستوان بیر و حسب جاہ را ۔ لیکن مین سیدھی سچی رائے دینے مین کسی شخص کی خوشی ناخوشی کی کچھہ پروا نہین
کرتا اور مقصود میرا خدانخواستہ اونکا ناخوش کرنا نہین بلکہ مین بہت افسوس کرتا ہون ایسی سچی رائے پر
اونکے ناخوش ہونے سے ۔

کانپور سے مہیب آواز آنے اور عجیب عجیب رسالہ نکلنے کا سبب تقصیر کا ہو جانا جناب کانپور کے پرائیوٹ سکرٹری کی خدمت مین
اور ذاتی رنجشون کا ظاہر ہونا ان صورتون مین جو سید احمد خانصاحب کا خیال ہے سو کوئی اوسکو داستان فارابی اور قصہ

قاضی فیض علی فرنگی باوی پر قیاس کرتا ہی اور کوئی کچھ وہ کہتا ہی مین کہتا ہون جو تقصیر اونھون نے پرویٹ سکرٹری کی خدمت مین کی ہوگی اونکو معلوم ہوگی اوسکے کسی پرویٹ سکرٹری کو خبر نہین جس سے کسی ذاتی رنجش پیدا ہو سکنے کا خیال ہو اور کوئی ایماندار سچا مسلمان کسی مسلمان کو ایسا خیال نہین کر سکتا ہی کہ ذاتی رنجش کے سبب سے دینی باتون مین کوئی جھوٹی بات زبان سے نکال سکے اور مذہبی مسائل مین کوئی غلط مسئلہ کسی رسالہ یا کتاب مین لکھ سکے ہان جنکو اسلام کا کچھ پاس نہین ہی ایسے کام اونکے حب جاہ پر مقصور ہین جو کام وقت کی راہبری کرنے پر تحریر انبیا کی آداب اور اخلاق کے مسائل کو پھیرتے ہین آیات کی تحریف اور احادیث کے انکار مین کچھ مبالات نہین رکھتے اونسے اگر یہ ہو تو کچھ عجب نہین جامع ان اوصاف کا سوائے ذات شریف کے کوئی دوسرا میرے خیال مین نہین ہی ؎ در دو سر کیفیت پیمانہ فرنگیست گر
نشہ آلودگی در بادہ دیوانگیست گر

جب یہ سچ ہوا کہ سید احمد خانصاحب کو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی تو سید احمد خانصاحب کے کسی کام مین نفسا اتفاق کرنا مسلمانونکا ممکن نہین مسلمان جبتک یقین کرلین کہ اس کام کے ذریعے سے سید احمد خانصاحب اپنے معتقدات خلافیہ کو رونق ندے سکینگے اونکے ساتھ اتفاق ہرگز نہین کرسکتے ہین تجویز مدرسۃ العلوم مین جس تمہید و عنوان سے کہ جو یقین کے حاصل ہونے کا تو کیا ذکر ہی برخلاف اوسکے مسلمانون کو گمان قوی ہی کہ وہ اسکے ذریعے سے اپنی الحادی باتونکو قوت دینا چاہتے ہین اسلیئے کہ مدرسۃ العلوم ساختہ و پرداختہ اونکا ہوگا ممبر اوسکے اونکے پیرو ہین جو تہذیب کے کام اونکی رائے مین ہین اور جو مسائل اونکے نزدیک ٹھینٹ اسلام قرار دیئے ہین اونہین کی تربیت اور تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری رکھینگے نہ تربیت و تعلیم مذہب تو ہان اور چھوٹی مسئلون کی جو اونکی دانست مین ہین سید احمد خانصاحب نے جو ارشاد کیا کہ ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیداً قبول کرنے سے تحقیقاً اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین سو ہم نہین سمجھتے کہ مراد اونکی تقلید سے کیا ہی اگر مراد تقلید سے عمل ہی کسیکے قول پر جسکا قول حجج شرعیہ مین سے نہین ہی بدون دلیل شرعی کے جیسا کہ تحریر ابن ہمام مین ہی اَلتَّقْلِيدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ إِحْدَى الْحُجَجِ بِلَا حُجَّةٍ مِنْهَا تو کوئی مسلمان اس قسم کی تقلید نہین کرتا ہی یہان تک کہ عامی جو قول مفتی کو اخذ کرتا ہی وہ بھی اس قسم کا مقلد نہین بلکہ شرع مین اس قسم کی تقلید متصور نہین جیسا کہ تقریر شرح تحریر مین مذکور ہی بَلْ عَلَى هٰذَا لَا يُتَصَوَّرُ تَقْلِيدٌ فِي الشَّرْعِ لَا فِي الْأُصُولِ وَلَا فِي الْفُرُوعِ پس تسلیم کرنا اس تقلید کا مسلمانون سے اختلاف کا موجب نہین ہو سکتا ہی اور اگر مراد تقلید سے عمل ہی ساتھ قول غیر کے مطلقاً تو جیسے عامی جو تمسک کرتا ہی ساتھ فتوی مفتی کے ویسے ہی عمل کرنے والا ساتھ قول اللہ تعالی اور قول رسول اللہ صلعم اور قول اہل اجماع کے بھی مقلد ہی پس تسلیم نکرنے مطلق تقلید سے جو شامل ہی عمل کو ساتھ قول خدا اور رسول خدا صلعم کے تسلیم نکرنا

عمل کو ساتھ قول خدا اور رسول خدا کے لازم آنا ظاہر ہے پھر سید احمد خانصاحب اگر عمل کرنا ساتھ قول خدا و رسول خدا صلعم کے بھی تسلیم نہیں کرتے ہین تو ہم ممبران کمیٹی تجویز مدرستہ العلوم پوچھتے ہین اونکے بہت حواری بھی داخل ہین تصفیہ اس بات کا چھوڑتے ہین کہ آیا سید احمد خانصاحب بر تقدیر تسلیم نکرنے اس تقلید کے بھی معتقد مسلمان بنے ہوئے ہین یا اسلام کی تقلید سے باہر آکر کچھ اور ہو گئے ہین ؟

سید احمد خانصاحب جو کہتے ہین کہ ہم مذہب کو تقلیداً قبول کرنے سے تحقیقاً اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین سو کیا تحقیق کو منافی تقلید سمجھتے ہین تحقیق کے مراتب ہین جو مقلد کو لایق ہے وہ مقلد اور جو مجتہد کو سزاوار ہے وہ مجتہد تحقیق کرتا ہے پس مذہب کو تقلیداً قبول کرنا تحقیقاً اوسپر ایمان لانے کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے ؟

ہم یقین کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب کا مجتہد ہونا بلکہ عالم غیر مجتہد ہونا شاید کوئی مسلمان بلکہ کوئی شخص اور کوئی ممبر ممبران کمیٹی تجویز مدرستہ العلوم سے خیال نکرتا ہو گا اور مسلمان جانتے ہین عالم غیر مجتہد چہ جاے عامی صرف کو تقلید مجتہدین سے چارہ نہین اور عامی تسلیم نکرنیوالا تقلید مجتہدین کا منکر ہے آیہ کریمہ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون کا فروع شرعیہ اجتہادیہ مین عامی صرف پر تقلید مجتہدین باتفاق اہل اسلام واجب ہے اور جو عالم رتبہ اجتہاد کو نہین پوہنچا وہ بھی جمہور اہل اسلام کے نزدیک حکم عامی صرف مین ہے ؟

سید احمد خانصاحب صفحہ ۱ تہذیب الاخلاق نمبر ۹ مورخہ ۱۰ محرم ۱۲۸۹ سنہ ہجری مین گرچہ لکھتے ہین کہ مذہب شیعہ امامیہ کا نہایت صحیح اور سچا مسئلہ ہے کہ ہر زمانہ مین مجتہد کا ہونا ضرور ہے سو صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا اگر اس وجہ سے ہے کہ مذہب شیعہ ہے اور جمہور اہل سنت اسکے مخالف گو حنابلہ یا بعض علما اور مذہب کے بھی بطریق شذوذ اسطرف گئے ہون اور مخالف ہے حدیث صحیح ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء کی جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ ایک زمانہ خالی ہونیوالا ہے علما سے اور علما عام اور شامل ہے مجتہدین کو اور نفی عام مستلزم ہوتی ہے نفی خاص کو تو ہو جہ سے صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا سواے حواریین سید احمد خانصاحب کے کوئی مسلمان قبول نہین کر سکتا ہے ورنہ کوئی دلیل صحت اور سچائی اس مسئلہ کی مستقیم نہین ؟

سید احمد خانصاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱ محرم ۱۲۸۶ سنہ ہجری مین لکھتے ہین کہ ہمکو بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ زمانہ مین مجتہد کا ہونا ضرور نہین سو غلط ہے تقریر شرح تحریر ابن ہمام مین مرقوم ہے یجوز خلو الزمان عن مجتهد كما هو المختار عند الاكثر منهم الآمدي وابن الحاجب

بیان ہر زمانہ مین مجتہد ہونے کا ۱۲

اور حدیث لایزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق حتی یاتی امر الله کا مدلول وجود مجتهدین بھی نہین ہو جائیکہ ضرورت اور وجوب وجود مجتہد ہو اسلیئے کہ ظہور علی الحق جو حدیث مین ہی دلالت اوسکی صرف اعتقاد حق پر ہوسکتی ہی نہ علم اور اجتہاد پر اور بھی ظہور علی الحق عام ہی اجتہاد سے یا اجتہاد ہو یا تقلید کسی مجتہد کی گو وہ مجتہد کسی زمانے مین ہو عقد دین مرقوم ہی والوسلم الله لا دلالة علی نفی الجواز فالظهور علی الحق یدل علی اعتقاد الحق لا علی العلم والاجتهاد ؎

اور تقریر شرح تحریر مین مسطور ہی بخلاف الظهور علی الحق فانه لا یستلزم وجود المجتهد لان الظهور علی الحق اعم من الاعتقاد او الاجتهاد کا فرض کفایہ ہونا اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر زمانہ مین فرض کفایہ ہونا اوسکا ہرگز لائق تسلیم نہین ہوسکتا ہی اس لیے کہ جب ثبت علما فرض کی ہجاوے تو اجتہاد کا مقدور ہونا باقی نہین رہ سکتا ہی اس لیے کہ مبادی علمیہ واسطے اجتہاد کے بالاتفاق شرط ہین اور جو چیز مقدور نہو وہ فرض نہین ہوسکتی ہی اور نہ ترک اوسکا باطل اور ضلالت قرار پاسکتا ہی کیونکہ لا یکلف الله نفسا الا وسعها علاوہ اسکے عدم اجتماع امت سے ضلالت پر مراد عدم اجتماع ہی ضلالت پر باعتبار اعتقاد کے نہ باعتبار عمل کے پس ممکن ہی عملاً متروک ہو جاتا ایک فرض کا کسی زمانے مین اور بھی اجتہاد کے فرض کفایہ ہونے سے ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا ہر ناحیہ مین لازم نہین آتا ہی بلکہ ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا تمام عالم مین اسقاط فرض کے لیے کافی سمجھا جاتا ہی اور ہمارے تمہارے نجاننے سے کسی چیز کو نفی وجود اوس چیز کی لازم نہین آتی ہی کہ محکی عنہ تابع حکایت کا نہین ہی زمین خدا تعالے کی وسیع ہی ہر شہر کو ہر جگہہ کا ہر حال معلوم ہونا دشوار ہی اور ہم نہین سمجھے کہ زمانے کے حادث یا قدم ہونیکو سکے ثبوت مین کہ ہر زمانہ مین ایک مجتہد کا ہونا ضرور ہی کیا دخل ہی اور نئے نئے امور اور نئی نئی حاجتین جو پیش آتی ہین ضرور نہین کہ اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکو مجتہدین گذشتہ نے اجمالاً بھی بیان نکیا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکا حکم اون امور اور حاجتون سے جو مجتہدون نے بیان کی ہین بسبب اشتراک کے کسی صنف مین مستفاد نہو سکتا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون کہ جنکا حکم نہ معلوم ہونے سے کچھہ دین مین حرج واقع ہوسکتا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکی نسبت کچھہ حکم صریح نہ معلوم ہونیکی صورت مین شارع اور مجتہدون سے کوئی کلیہ جسکی افراد موضوع مین یہ امور اور حاجتین داخل ہون قرار دیا نہو ہوسکتا ہی کہ بعد انقضا اجتہاد کے وقوع مین نہ آنا کسی ایسے حادثہ کا دین مین جو قبیل اون حوادث سے ہو جسکے لیئے نئے مجتہد کا موجود ہونا ضرور سمجھا جاتا ہو خدا تعالی کے علم مین قرار پا چکا ہو بہرحال ہم فرض کرتے ہین کہ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہ ہی اور اکثر عالمون کا بھی یہی مذہب

سہی لیکن کسی عالم کے نزدیک بدھا جما مجتہد نہین ہو سکتا ہی بالاتفاق ارکان اور شرائط اجتہاد کا جو کچھ
کہ ہون مجتہد مین پایا جانا ضروری ہی سو جناب سید احمد خانصاحب کہ قطع نظر استجماع ارکان اور شرائط اجتہاد سے علم
ضروری سے بھی بے نصیب ہین اور حکم مین عامی صرف کے بحالت موجودہ کس طرح کسیکے نزدیک مجتہد بن سکتے ہین
مضامین متعلقہ حدیث مین تشبہ بقوم فہو منہم کو جنکو سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۵
ربیع الاول ۱۲۹۰ ہجری مین درج کرایا ہی جو دیکھتا ہون اور اونکے دعوی اجتہاد کو اوسکے ساتھ خیال کرتا ہون تو نہایت
متحیر ہوتا ہون اور بکمال تعجب سے کہتا ہون کہ کیا ایسا بیعلم بھی مجتہد ہو سکتا ہی اور کیا کوئی مجتہد بھی ایسی جاہلانہ باتین بنا سکتا
ہی سبحان اللہ یہ علم و فضل اور دعوی اجتہاد و نازم برین اجتہاد و زشت باشد دیبقی رو دیبا کہ بود بر عروس زیبا
کیا وجوہ ملحدانہ سے کسی حدیث کا غیر معتبر ہونا ثابت ہو سکتا ہی یا کوئی وہم فاسد مورد حدیث ہو سکتا ہی یا جن امور کے
کفر ہونے پر سلف اور خلف کا اتفاق ہی انکار اونکے کفر ہونے سے کچھ مفید ہو سکتا ہی یا اسلام کو مثل اژدہا سمجھ لینا
کسی مسلمان سے ہو سکتا ہی کہ کسی فعل سے اوسمین کچھ خلل نہین آسکتا جب اسلام اژدہا ہو گیا ہو تو بکری کی مان کو خیر منانے
کی کیا ضرورت رہی ذبح ہونا اوسکا کسی طور نہین ہو سکتا سید احمد خانصاحب کا اسلام گویا بی بی تمیز کا وضو ہی کہ
کسی حدث سے نہین جاتا اور کوئی ناقض اور مفسد اوسکو توڑ نہین سکتا شاید سید احمد خانصاحب کو موافق اعتقاد
نصاری کے روح القدس نے سارے گناہون سے پاک کر دیا ہوگا ع کفر در کعبہ و اسلام بہ یورپ گویند این سخنہاست
کہ از کر کس بطامی شنوم یا مرجیہ کا مذہب جو ایک فرقہ ہی اہل بدعت مین سے اگر چہ یہ ہی کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ کچھ ضرر نہین
کرتا لیکن اون گناہون سے جو امارات تکذیب ہین اسلام کے جاتے رہنے کا کوئی اون مین سے بھی انکار نہین کرتا ٭
پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذیحجہ ۱۲۸۸ ہجری مین جو سید احمد خانصاحب نے لکھا ہی کہ یازدہم معنعن یعنے وہ حدیث
جسکو راوی نے عن فلان عن فلان کر کر بیان کیا ہو یہ ایک ایسی قسم کی حدیث ہی جس سے تمام حدیث کی کتابین بھری
پڑی ہین اور اس قسم کی حدیثین بہت زیادہ غور کرنے کے لائق ہین ٭
واضح ہو کہ علماے حدیث مین حدیث کی روایت مین چار لفظ مستعمل ہین حدثنا اخبرنا انبأنا ۔ ان تینون لفظ جب بولے
جاتے ہین تو سمجھا جاتا ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی یا سیکھی ہی مگر چوتھا لفظ عن کا مشتبہ لفظ
ہی اس لفظ سے دو احتمال ہین کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ اوس سے نہ سنی
ہو بلکہ جس سے سنی ہو اوسکا نام چھوڑ کر اوس سے اوپر کے راوی کا نام لے دیا ہو ٭
پس اس بات کے قرار دینے مین کہ ایسی حدیث کا کیا حال ہی اختلاف ہی شاید اس بات پر سب متفق ہین کہ اگر اوس

مین کوئی راوی کا نام چھپایا کرتا ہو جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی تب یہ حدیث معتبر نہوگی اور اگر ایسا نہین
ہی تو معتبر ہوگی اوسکے بعد علما مین اختلاف ہی بعض عالمون کا یہ قول ہی کہ ایسی حدیث کے معتبر ہونیکے لیے یہ بھی
ضرور ہی کہ جس شخص نے بلفظ عن کسی سے روایت کی ہی اون دونون کا آپسمین ملاقات ہونا اور حدیث سیکھنے کا اونکو موقع
بھی ہونا ثابت ہو چنانچہ بخاری کا مذہب یہی ہی مگر مسلم ان باتون کو قبول نہین کرتا اور کسی شرط کو ضرور نہین سمجھتا
بہرحال ہمکو ان مذہبون مین بحث نہین ہی ہمکو صرف یہ بات دکھانی ہی کہ جس حدیث مین بلفظ عن روایت ہوئی ہی اوسمین
برابر رسول مقبول صلعم تک راویون کے نہونیکا احتمال ہی اور اسی سبب سے یہ بھی احتمال ہی کہ وہ حدیث رسول خدا صلعم
کی حدیث نہو جن لوگون نے کہ مختلف شرطون سے اوسکو حدیث نبوی سمجھا ہی صرف قیاس و تخمین و حسن ظن کے سبب
سمجھا ہی کوئی ثبوت یا کوئی نص اوسپر اونکے پاس نہین ہی پس ایسی حدیث پر جزم و یقین اس بات کا کہ بلاشبہہ وہ حدیث پیغمبر
خدا صلعم کی ہی نہین ہو سکتا انتہی بلفظہ (حدیث معنعن مین جو سید احمد خانصاحب نے لکھا کسی قدر صحیح ہی اور کسی قدر غلط
اوس سب کو غلط کرنا میرا مقصد نہین مین اس بات کو دکھانا چاہتا ہون کہ اس تحریر مین بہت باتین جھوٹی اور غلط
اور باطل ہین جنکا رد کرنا واجب ہی ۱۲)

اگرچہ مین تسلیم کرتا ہون کہ لفظ عن مین دونون احتمال ہین یہ بھی احتمال ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے
یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث نہ سنی ہو لیکن پایا جانا اون دونون
احتمالون کا اسکے منافی نہین کہ ساتھ کسی شرط کے بسبب کسی وجہ کے احتمال اول کو ترجیح ہو اور حدیث معنعن
اسی احتمال اول پر محمول ہو اور احتمال ثانی پر کچھ خیال نہو سو وہ وجہ ہم یہ سمجھتے ہین کہ حدثنا اور اخبرنا اور انبانا
اور عن یہ سب الفاظ حدیث کے راویون کے ہین کہ اونکو حدیث کی اسنادون مین استعمال کرتے ہین سو جس لفظ مین دو
احتمال پیدا ہون اور ایک احتمال کے معین کرنے مین خلاف ہو تو تصفیہ اسکا اونھین پر چھوڑنا چاہیے جو ان لفظونکو
استعمال کرتے ہین سو بہت تلاش سے یہ بات ثابت ہی کہ باستثناء مدلسین حدیث کے راویون کی عادت اسطرح
ہی کہ لفظ عن کو اوسی حدیث کی اسناد مین اطلاق کرتے ہین جنکو نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے
خود سنا ہوگا پس جسمین یہ لفظ ہو اوسکو احتمال اول ہی پر حمل کرنا ضرور ہی بشرطیکہ کوئی مانع نہو جسکے سبب سے
اسکی صحت مین کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے خود سنا ہی کچھ خلل آسکتا ہو پس اس مانع کے رفع کرنیکے
لیے کچھ شرطونکا معتبر ہونا مناسب ہی سو اول لفظ عن کے ساتھ روایت کرنے والے کا مدلس نہونا یعنی ایسا
راوی نہونا جو چھپاتا ہو نام اوس راوی کا جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہو اور دوم ممکن ہونا ملاقات

کا درمیان مین نیچے والے اور اوپر والے راویون کے اوس صورت مین کہ عدم ملاقات اور عدم سماع معلوم نہو بالاتفاق
شرط ہی اور سبات کا حکم کرنے کے لیے کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے اس حدیث کو جو عن کے ساتھ نقل ہوئی ہی
سنکر روایت کیا ہی اسقدر شرط ہونے پر مسلم نے اکتفا کیا ہی بلکہ محدثین متقدمین او متاخرین کے اتفاق کا اسپر دعوی کیا ہی اور اتفاقا
ذکر نہکو اسپر اور ثبوت ملاقات گو کہ عمر بھر مین ایک ہی بار ہو شرط کرنیکو قول مخترع اور مستحدث یعنی باعث باطل
اور ساقط الاعتبار سے ٹھہرایا ہی چنانچہ مسلم نے مقدمہ صحیح مین بعد بیان کرنے اوسکے قول کے جسنے اس شرط کو کہ نیچے والے
اور اوپر والے راوی کے درمیان مین ملاقات کا ثابت ہو زائد کیا ہی لکھا وہذا القول یرحمک اللہ فی الطعن فی الاسانید قول
مخترع مستحدث غیر مسبوق صاحبہ الیہ ولا مساعد لہ من اہل العلم علیہ وذلک ان القول الشائع المتفق علیہ بین اہل
العلم بالاخبار والروایات قدیما وحدیثا ان کل رجل ثقۃ روی عن مثلہ حدیثا وجائز وممکن لقاءہ والسماع منہ لکونہما جمیعا فی عصر
واحد وان لم یات فی خبر قط انہما اجتمعا ولا تشافہا بکلام فالروایۃ ثابتۃ والحجۃ بہا لازمۃ الا ان تکون ہناک دلالۃ بینۃ علی
ان ہذا الراوی لم یلق من روی عنہ او لم یسمع منہ شیئا اور اور شرطون مین اختلاف ہی بخاری اور ابن مدینی نے کہا کہ ملاقات
کا ثابت ہونا بھی شرط ہی صرف امکان ملاقات کافی نہین ہوسکتا اور یہی قول ہی جماہیر محدثین اور فقہا اور اصولیین
کا اور یہی صحیح اور مختار اور معمول بہ کہا جاسکتا ہی ؏

تقریب نووی مین مرقوم ہی الاسناد المعنعن وہو قول الراوی فلان عن فلان قیل انہ مرسل حتی یتبین اتصالہ والصحیح الذی علیہ
العمل وقالہ الجماہیر من اصحاب الحدیث والفقہ والاصول انہ متصل بشرط ان لا یکون المعنعن بکسر العین مدلسا وبشرط امکان
لقاء بعضہم بعضا وفی اشتراط ثبوت اللقاء وطول الصحبۃ ومعرفتہ بالروایۃ عنہ خلاف منہم من لم یشترط شیئا من ذلک
وہو مذہب مسلم بن الحجاج وادعی الاجماع فیہ فی خطبۃ صحیحہ ومنہم من شرط اللقاء وحدہ وہو قول البخاری وابن المدینی والمحققین
ومنہم من شرط طول الصحبۃ ومنہم من شرط معرفتہ بالروایۃ عنہ اور ابراہیم بن محمد ابو بزید نے تنقیح مین ذکر کیا ہی وحکی ابن
عبد البر فی التمہید عن الجمہور انہ لا اعتبار بالحروف والالفاظ وانما ہو باللقاء والمجالسۃ والمشاہدۃ قال الذین مع السلامۃ
من التدلیس اور بھی ذکر کیا ہی وحکی ابن عبد البر عن بعضہم ان حرف عن محمول علی الانقطاع حتی یتبین السماع من
جہۃ اخری وضعفہ ابن عبد البر محتجا بالاجماع علی ان مثل ذلک یفید الاتصال اور ابن الصلاح نے علوم حدیث مین حدیث
معنعن کے باب مین ذکر کیا ہی عدہ بعض الناس من قبیل المرسل والمنقطع حتی یتبین اتصالہ بغیرہ والصحیح والذی علیہ العمل
انہ من قبیل الاسناد المتصل والی ہذا ذہب الجماہیر من ائمۃ الحدیث وغیرہم واودعہ المشترطون للصحیح فی تصانیفہم فیہ و
قبلوہ وکاد ابو عمرو بن عبد البر الحافظ یدعی اجماع ائمۃ الحدیث علی ذلک وادعی ابو عمرو الدانی المقری الحافظ

اجماع اہل النقل علی ذلک وہذا بشرط ان یکون الذین عنعنت العنعنة الیہم قد ثبت ملاقاة بعضہم بعضا مع
برائتہم من وصمة التدلیس فحینئذ یحمل علی ظاہر الاتصال الا ان یظہر فیہ خلاف ذلک اور سیوطی نے تدریب الراوی
مین ذکر کیا ہی قال شیخ الاسلام من حکم بالانقطاع مطلقا شدد ویلیہ من شرط طول الصحبة ومن اکتفی بالمعاصرة
سہل والوسط الذی لیس بعدہ الا التعنت مذہب البخاری ومن وافقہ کوئی شخص کمیٹی تجویز مدرسة العلوم مسلمانان کا ممبر بنجانے سے اور اردو فارسی فتوے اور رسالہ دیکھا متعلقہ مسائل مین بے سمجھے بوجھے دخل دینے سے اور اِدھر اُدھر کے مطلب کچھ سنکر یا غتربود کے طور پر کسی کتاب سے چورا کر اوسکے ساتھہ ایک دو اپنی شامل کرکے پرچہ خانہ ساز تہذیب الاخلاق مین چھپوا دینے سے عالم اور مجتہد نہین بن سکتا ہی اور ان وجوہ سے اپنے جہل جبلی پر کسیطرح پردہ نہین ڈال سکتا ہی بلکہ سوا رسوائی کے کچھ اور نتیجہ اسکا سمجھہ مین نہین آسکتا ہی ؎ نہ ہر کہ چہرہ بر افروخت دلبری داند ٭ نہ ہر کہ آئنہ سازد سکندری داند ٭ نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست ٭ کلاہ داری و آئین سروری داند ٭

سید احمد خانصاحب سے جسقدر ان سطور مین بے اعتدالی کہ ہوئی ہی اونکی جہلی کے بے پردہ کرنے کے لیے کافی ہی اور اونکے الحاد کے ظاہر کرنیکو جسکو وہ اجتہاد کے صورت مین چھپانا چاہتے ہین نہایت وافی ہی چند اغلاط اونکے متعلق اس تحریر سے ہم یہان ظاہر کرنا چاہتے ہین پہلے یہ کہ سید احمد خانصاحب نے لکھا کہ شاید اس بات پر سب متفق ہین کہ اگر اوس مین کوئی راوی کا نام چھپایا کرتا ہو جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی تب تو یہ حدیث معتبر ہوگی اور اگر ایسا نہین ہی تو معتبر ہوگی مین کہتا ہون کہ ان دونون شقون پر سب کا اتفاق نہین اس لیے کہ بقول جماہیر علما جس حدیث معنعن مین کوئی راوی ایسا ہو کہ وہ نام اوسکا جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی چھپایا کرتا ہو وہ حدیث مرسل ہی اور مرسل کے معتبر ہونے مین اگرچہ محدثین کو کلام ہی لیکن فقہا کے نزدیک معتبر ہونا اوسکا ثابت ہی نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی قال فریق من العلماء من عرف منہ ہذا التدلیس صار مجروحا لا تقبل لہ روایة فی شیء ابدا وان
بین السماع والصحیح ما قالہ الجماہیر من الطوائف ان ما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع فہو مرسل اور یہبھی ذکر کیا ہی
وذہب مالک وابو حنیفة واحمد واکثر الفقہاء الی جواز الاحتجاج بالمرسل اوسیطرح حدیث معنعن راوی غیر مدلس کا عموما بدون اعتبار بعض اور شروط کے سب کے نزدیک معتبر ہونا ثابت نہین ہان جنکے نزدیک مرسل معتبر ہی اونکے نزدیک حدیث معنعن بھی معتبر ہی اور جنکے نزدیک حدیث مرسل معتبر نہین اونکے نزدیک حدیث معنعن بھی معتبر نہین دوسرے سید احمد خانصاحب نے بخاری کے مذہب مین حدیث معنعن کے معتبر ہونے مین ثابت ہونا اوسکا کہ نیچے والے راوی کو اوپر والے راوی کے حدیث سیکھنے کا موقع ہوا ہو ضروری قرار دیا ہی حالانکہ بخاری کے مذہب مین حدیث معنعن کے متصل قرار پانیمین ثابت ہونا ملاقات کا نیچے والے راوی اور

اوپر والے راوی مین اگرچہ ضرور ہی لیکن ثابت ہونا اسکا کہ نیچے والے راوی سے سیکھنا حدیث کا اوپر
والے راوی سے واقع ہوا ہو ضرور نہین ہی نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی ومنہم من شرط

اللقاء وحدہ وہو مذہب علی بن المدینی والبخاری وابی بکر بن الصیرفی وغیرہم من المحققین وہو الصحیح تیسرے
سید احمد خانصاحب نے لکھا کہ مسلم کسی شرط کو ضرور نہین سمجھتا سو یہ غلط ہی اس لیے کہ مسلم اگرچہ ثبوت ملاقات
کی شرط کو قبول نہین کرتا ہی لیکن عدم تدلیس او معاصرت یعنی امکان ملاقات کی شرط کو ضرور سمجھتا ہی جیسا
کہ عبارت مقدمہ مسلم سے اوپر معلوم ہو چکا چوتھے سید احمد خانصاحب نے لکھا کہ ہمکو ان مذہبون مین بحث
نہین ہمکو صرف یہ بات دکھانی ہی کہ جس حدیث مین بلفظ عن روایت ہوئی ہی اوس مین برابر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک راویون کے نہونے کا احتمال ہی اور اسی سبب سے یہ بھی احتمال ہی کہ وہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی حدیث نہو
ہم پوچھتے ہین کہ مراد احتمال سے کیا ہی احتمال مقبول جسکے سبب سے حدیث معتبر نہین ٹھہرتی یا احتمال مردود
جسکی تاثیر حدیث کی بے اعتباری ہو اگر مراد احتمال مقبول ہی تو یہ قول کہ ہمکو ان مذہبون مین بحث نہین
سچائی سے نہین ہی اسلیے کہ اس قسم کا احتمال ہونا حدیث معنعن مین عموماً بدون تقلید مذہب مردود
کے جس مین مطلقاً حجت نہین کوئی نہین سمجھ سکتا ہی نووی نے شرح مقدمہ صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی

وذہب بعض اہل العلم الی انہ لا یحتج بالمعنعن مطلقاً لاحتمال الانقطاع وہذا المذہب مردود باجماع السلف
اور جمہور نے جو حدیث معنعن کو مختلف شرطون کے ساتھ متصل سمجھا ہی تو صرف قیاس او تخمین اور مجرد
ظن کے سبب نہین سمجھا ہی بلکہ حدیث معنعن کے راویون کی عادات کو محل استعمال عنعنہ مین معلوم کرکے اسکو
سمجھا ہی اور اسقدر ثبوت ملاقات کے ثابت ہونیکے وقت ظن غالب اتصال کا حاصل ہونے کے لیے کافی
سمجھا جاتا ہی اور ظن غالب ہی پر اخبار احاد کے معتبر ہونیکا مدار ہی نہ جزم اور یقین پر جس مین کوئی احتمال
خلاف پیدا نہو سکے آمد اگر مراد احتمال مردود ہی تو اس احتمال کا ہونا کیا مضر ہی کس حدیث مین جو متواتر نہین
یہ احتمال کہ شاید رسول خدا صلعم کی حدیث نہو پیدا نہین بہرحال حدیث معنعن کو کوئی شخص اہل اسلام
مین سے یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ بالیقین یہ حدیث رسول خدا صلعم کی نہین ہی بحث اس مین ہی کہ یہ حدیث متصل
ہی یا منقطع سو جمہور کے نزدیک مختلف شرطون سے متصل ہی گو بقول مردود مطلقاً منقطع ہی ہم فرض کرتے ہین
کہ یہ حدیث متصل نہ سہی منقطع سہی لیکن منقطع شامل ہی مرسل کو پس معتبر ہونا اس حدیث کا حسب تقدیر

مرسل ہو انکے نزدیک جنکے نزدیک مرسل حجت ہی یقینی ہی سو جسکا مذہب حجت ہونا مرسل کا ہی وہ غیر معتبر ہونا اس حدیث کا کیونکر تسلیم کر سکے گا مرسل حدیث مرسل کا اگر صحابی ہی تو سوا ابی اسحق اسفرائنی کے سب متفق ہین حدیث مرسل کے مقبول ہونے پر مگر جبکہ انقطاع کا یقین اور جزم ہوجاے تو شافعی کے نزدیک غیر مقبول ہی اور اگر غیر صحابی ہی تو اکثر کے نزدیک کہ اونھین مین سے امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل ہین مقبول ہی اور نزدیک ظاہریہ اور اکثر اہل حدیث کے شروع زمانہ امام شافعی سے نامقبول ہی اور نزدیک امام شافعی کے حدیث مرسل اگر قوی ہوگئی ہو باسناد یا بارسال ساتھ اختلاف شیوخ کے دوسرے طریق سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علما یا معلوم ہوگیا ہو کہ مرسل اسکا وہ شخص ہی جو غیر ثقہ سے ارسال نہین کرتا ہی مقبول ہی اور درصورت منتفی ہونے ان پانچ باتون کے مقبول ہی اور بھی شافعی نے حدیث مرسل کے مقبول ہونے مین یہ بھی قید لگائی ہی کہ مرسل اوسکا کبار تابعین مین سے ہو اور حفاظ کی مخالفت نکرتا ہو اور جیسے بن ابان کے نزدیک حدیث مرسل قرون ثلثہ کی مقبول ہی اور غیر قرون ثلثہ کی اوسوقت کہ مرسل اوسکا ائمہ نقل مین سے ہو تحریر ابن ہمام مین مذکور ہی مسئلہ المرسل قول الامام الثقہ قال علیہ السلام مع حذف السند وتقییدہ بالتابعی او الکبیر منھم اصطلاح فدخل المنقطع والمعضل وتسمیتہ قول التابعی منقطعاً خلاف الاصطلاح المشہور وہو المقطوع فان کان صحابیاً فحکی الاتفاق علی قبولہ لعدم الاعتداد بقول الاسفرائني وما عن الشافعی من نفیہ ان علم ارسالہ او کان غیرہ فالاکثر منھم الائمۃ الثلثۃ اطلاق القبول والظاہریۃ واکثر اہل الحدیث من عہد الشافعی اطلاق المنع والشافعی ان عضد باسناد او ارسال مع اختلاف الشیوخ او قول صحابی او اکثر العلماء او عرف انہ لا یرسل الا عن ثقۃ قبل والا لا وقیدہ ایضاً بکونہ من کبار التابعین ولو خالف الحفاظ فبالنقص وابن ابان فی القرون الثلثۃ وفیما بعدہا اذا کان من ائمۃ النقل مطلقاً اور ابن حاجب نے مختصر الاصول مین لکھا ہی مسئلہ المرسل قول غیر الصحابی قال صلی اللہ علیہ وسلم ثالثہا قول الشافعی لا الا ان اسندہ غیرہ او ارسلہ وشیوخہما مختلفۃ او عضد قول صحابی او اکثر العلماء او عرف انہ لا یرسل الا عن عدل قبل ورابعہا ان کان من ائمۃ النقل قبل والا فلا وہو المختار اور قاضی عضد نے شرح مختصر مین ذکر کیا ہی ورابعہا انہ ان کان الراوی من ائمۃ نقل الحدیث قبل والا لم یقبل وہذا ہو المختار ؎

اور سید احمد خانصاحب نے جنکا منتہا ے علم اصول حدیث مین مقدمہ فارسی ترجمہ مشکوۃ اور عجالہ نافعہ

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی ہی جو جمہور علما کا مذہب حدیث مرسل مین توقف کرنا لکھا ہی حالانکہ اکثر
فقہا کے نزدیک حدیث مرسل مقبول ہی اور یہی مختار ہی آمدی اور ابن حاجب اور قاضی عضد وغیرہم کا
سو بنشا اس تحریر کا سوا تقلید شیخ عبد الحق دہلوی کے اور کچھہ مین نہین سمجھتا ہون کہ اونھون نے
بجاے جمہور محدثین کے جمہور علما لکھدیا ہی جیسا کہ بتقلید شیخ صاحب کے لکھدیا کہ حضرت امام احمد حنبل کی
رای اس باب مین یکسو نہین حالانکہ عدم قبول مرسل قول غیر مشہور ہی اور قول مشہور جسکو علمانے مذہب
امام احمد بن حنبل قرار دیا ہی وہ قبول کرنا حدیث مرسل کا ہی وجیہ الدین علوی نے شرح نخبۃ الفکر کی شرح
مین لکھا ہی قال مالک فی المشہور عنہ انہ ای المرسل صحیح وابو حنیفہ وطائفۃ من اصحابہما وغیرہم من ائمۃ
العلماء کاحمد فی المشہور عنہ انہ صحیح محتج بہ بل حکی ابن جریر اجماع التابعین باسرہم علی قبولہ وانہ لم یات عنہم
انکارہ ولا عن احد من الائمۃ بعدہم الی راس المائتین الذین ہم من القرون الفاضلۃ المشہود لہا
من الشارع صلی اللہ علیہ وسلم بالخیریۃ وبالغ بعض القائلین بقبولہ فقواہ علی المسند اور اسنوی نے
شرح منہاج مین ذکر کیا ہی وقد اختلفوا فی قبولہ فذہب الشافعی الی المنع منہ الا فی مسایل ستعرفہا واختار
الامام والمصنف ونقلہ ابن الصلاح عن جمہور المحدثین وذہب الجمہور من المعتزلۃ کما قالہ فی المحصول الی
قبولہ ونقلہ الآمدی عن الائمۃ الثلثۃ واختارہ حتی بالغ بعضہم فجعلہ اقوی من المسند لانہ اذا اسند فقد
وکل امرہ الی الناظر ثم یلتزم صحتہ وذہب ابن الحاجب الی قبولہ من ائمۃ النقل ومن غیرہم وذہب
عیسی بن ابان الی قبول مراسیل الصحابۃ والتابعین وتابعی التابعین وائمۃ النقل مطلقاً اور سبکی نے
جمع الجوامع مین لکھا ہی واحتج بالمرسل ابو حنیفۃ ومالک واحمد والآمدی مطلقاً۔
اب مین کہتا ہون کہ حدیث مرسل کا قبول کرنا صحیح اور درست معلوم ہوتا ہی اس لیے کہ وجہ قوی
نہ قبول کرنے حدیث مرسل کی سید احمد خانصاحب کی راے مین یہ ہی کہ اوسکے حدیث نبوی ہونے
پر یقین نہین جس سے کہ حدیث نبوی نہونے کا احتمال بالکل رفع ہوتا ہو سو اوسکے حدیث نبوی ہونے
پر اسطرح یقین نہونے سے قبول نکرنا اوسکا لازم نہین آتا ہی ورنہ سب حدیثون کا جو بخبر احاد منقول
ہین قبول نکرنا لازم ہوگا اس لیے کہ اون سب احادیث کے حدیث نبوی ہونے پر یقین نہین
ہی باقی یہ شک کہ جو راوی چھوٹ گیا ہی ثقہ ہی یا نہین اسطرح رفع ہو سکتا ہی کہ بحث اوس شخص
کی ارسال مین ہی جسکے اسناد کو اگرچہ کسی راوی کی طرف ہو ہم جھوٹ نہین کہہ سکتے ہین بلکہ

اوسکو سچ اور صحیح سمجھتے ہین پس اسناد اوس شخص کیطرف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوس شخص
کے راوی چھوڑ کر کے ہی جھوٹ اور غیر صحیح کسطرح کہہ سکتے ہین لیکن سچ اور صحیح نہونا اسناد کا طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے بدون ثقہ ہونے اون راویون کے جو درمیان سے چھوڑ دیئے گئے ہم نہین معلوم
کر سکتے ہین لہذا اون راویون کو کہ جنکو اس شخص نے چھوڑ دیا ہے ثقہ خیال کرنا ضرور ہوگا اور ظن غالب
ہمارا یہ ہوگا کہ اگر ہم ان راویون کو اس شخص سے پوچھتے تو سوائے ثقہ کہنے کے اونکو کچھ نہ کہتا غایۃ ما فی
الباب سید احمد خانصاحب بنا اسکے حسن ظن پر قرار دینگے سو ہم اس مین کچھ مضائقہ نہین جانتے ہین اسلیے کہ
دیکھتے ہین کہ مدار ساری حدیثون کا جو بجز احاد منقول ہین حسن ظن ہی پر ہے ورنہ ممکن ہے جھوٹ بولنا ثقہ
کا پس سچا سمجھنا ثقہ کو بدون حسن ظن کے نہین ہو سکتا علاوہ اسکے مشہور ہونا ارسال ائمہ تابعین مانند سعید
بن المسیب اور شعبی اور ابراہیم نخعی اور حسن بصری وغیرہم کا اور مقبول ہونا اوسکا اونکے آپس مین بدون
انکار کے معلوم ہے پس اجماع ائمہ تابعین ہوا حدیث مرسل کے قبول کرنے پر پس کسی احتمال سے کہ جسکی
صحت کی ہمکو ہنوز تصدیق نہین خرق اس اجماع کا ہم جائز نہین رکھہ سکتے ہین ۱۲

سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۰ ہجری مین حدیث
من تشبہ بقوم فہو منہم سے متعلق جو لکھا ہے ہم اس وقت اوسکی حقیقت ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہون
اور سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذی حجہ ۱۲۸۹ ہجری مین نقل بالمعنی اور مرفوع حکمی
ہونے احادیث مین جو رائین دی ہین یا کسی قسم حدیث کی شرح مین کچھ لغزش کی ہے یا اون اصول مین جو ان
احادیث کے حدیث نبوی ہونے کے لیے ٹھہرائے ہین کوئی غلط اصل قرار دیا ہے ان سب مین دوسرے
موقع پر بحث کرنا چاہتا ہون ۱۲

جواب روایۃً نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا بسبب عدم ثبوت اتصال کے

سید احمد خانصاحب حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کا روایۃً نہ ثابت ہونا جو اسطرح فرماتے ہین کہ
جو سند اس حدیث کی بیان ہوئی ہے اوس سے اتصال سند کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک ثبوت
نہین ہے کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہین اونسے یہ بات لازم نہین ہے کہ حسان اور ابی منیب اور
ابن عمر کے درمیان مین اور کوئی راوی نہو انتہی سو اس سے ہمکو بوجوہ خلاف ہے اول یہ کہ حسان اور
ابی منیب دونون ایک طبقہ کے راوی ثقات تابعین مین سے ہین اور باہم اونکے ملاقات بلکہ سماع بھی
ثابت ہے اسیطرح ملاقات ابی منیب کی ابن عمر سے اور سماع اونسے ثابت ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے

صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی واما ابو منیب الحرشی فقال فیہ احمد بن عبد اللہ العجلی ہو ثقۃ وما علمت احد
ذکرہ بسوء وقد سمع منہ حسان بن عطیۃ اور عبد الغنی مقدسی نے کمال مین لکھا ہی ابو المنیب الحرشی
الدمشقی من ثقات التابعین سمع من ابن عمر وارسل عن معاذ وسمع منہ مسلم بن زیاد وحسان بن عطیۃ

وثور بن یزید ومینہ وبین عاصم الاحول انقطاع اور کسی کا حسان اور ابی منیب مین سے مدلس ہونا کہین
ثابت نہین ہی اور اوپر ہم ثابت کر چکے ہین کہ جو حدیث بلفظ عن روایت ہو اور روایت کرنے والے
مین اور اوس مین کہ جس سے روایت کرتا ہی ملاقات ثابت ہو اس شرط سے کہ روایت کرنے والا
چھپاتا نہو اوسکو جس سے درحقیقت حدیث سنی ہو بقول جمہور اہل حدیث اور فقہ او اصول کے متصل
ہی اور یہی قول صحیح اور معمول بہ محدثین کا ہی اور استقراء سے بھی ایسا ہی ثابت ہی پس متصل کہنا اس
حدیث کا سوائے تقلید مذہب مردود کے جس سے اکثر احادیث مثبتہ احکام کا انقطاع ثابت ہوتا ہی
اور درصورت عدم قبول انقطاع کے مطلقا یہ سب حدیثین قابل اعتبار نہین قرار پا سکتی ہین اس
حالت مین الحاد کا دروازہ کھلنے کا خوب موقع ملتا ہی۔

دوم حدیث معنعن کا مرسل ہونا جسکے نزدیک ہی اوسکے نزدیک اوس وقت تک ہی کہ اتصال اوسکا کسی
اور طریق سے ظاہر نہوا ہو اور جب اتصال اوسکا اور طریق سے ظاہر ہو تو حدیث معنعن بالاتفاق متصل
ہی نخبۃ الفکر کی شرح مین مرقوم ہی وذہب بعضہم الی ان الاسناد المعنعن من قبیل المنقطع والمرسل
حتی یتبین اتصالہ اور حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کو سوائے ابی داود کے امام احمد اور ابو یعلی نے اپنے
مسانید مین ابن عمر رض سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور بزار نے اپنے مسند مین حذیفہ بن الیمان سے
اور ابو نعیم نے تاریخ اصفہان مین حضرت انس رض سے بطرق متعددہ روایت کیا ہی اور بعض طرق مین لفظ عن نہین ہی

سوم ہم فرض کرتے ہین متصل نہونا اس حدیث کا اور کہتے ہین کہ اس تقدیر پر مرسل ہوگی اور حدیث
مرسل نزدیک امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے مقبول ہی اگرچہ شافعی اوسکو مقبول
نرکھتے ہون پس عموما اس حدیث کو غیر مقبول کہدینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہی گو سید احمد خانصاحب
مقلد اوسی کے ہون جو مرسل کو قبول نہین کرتا لیکن یہ تقلید تمام مسلمانون پر حجت نہین ہو سکتی ہی

چہارم ہم فرض کرتے ہین کہ حدیث مرسل ضعیف ہی صحیح لیکن جو حدیث کہ ضعیف بسبب ارسال
کے ہو ضعف اوسکا تعدد طرق سے رفع ہو سکتا ہی اور یہ حدیث متعدد طرق سے روایت ہوئی

ہی جیسا کہ وجہ دوم مین ابھی ہم بیان کر چکے ہین ابن الصلاح نے علوم حدیث مین ذکر کیا ہی لیس کل ضعیف فی الحدیث یزول بمجیئہ من وجوہ بل ذلک یتفاوت فمنہ ضعف یزیلہ ذلک بان یکون ضعفہ ناشیا من ضعف حفظ راویہ مع کونہ من اہل الصدق والدیانۃ فاذا رأینا مارواہ قد جاء من وجہ اخر عرفنا انہ مما قد حفظہ ولم یختل فیہ ضبطہ لہ وکذلک اذا کان ضعفہ من حیث الارسال زال بنحو ذلک اور نووی نے تقریب مین لکھا ہی اذا روی الحدیث من وجوہ ضعیفۃ لا یلزم ان یحصل من مجموعہا انہ حسن بل ما کان ضعفہ لضعف راویہ الصدوق الامین زال بمجیئہ من وجہ اخر وکذا اذا کان ضعفہ لارسال زال بمجیئہ من وجہ اخر ہو

پنجم ہم فرض کرتے ہین کہ اسناد اس حدیث کی بروایت ابی داؤد ضعیف ہی صحیح لیکن صرف اس اسناد کے ضعیف ہونے سے حکم کرنا اس حدیث کے ضعیف اور غیر مقبول ہونے پر صحیح نہین ہو سکتا ہی تقریب نووی مین مذکور ہی اذا رأیت حدیثا باسناد ضعیف فلک ان تقول ہو ضعیف بہذا ولا تقل ضعیف المتن بمجرد ضعف ذلک الاسناد اور تنقیح ابراہیم بن محمد الوزیر مین مسطور ہی اذا وقف احد علی اسناد ضعیف لم یکن لہ ان یحکم بضعف الحدیث بل یحکم بضعف الاسناد و یقف فی تضعیف الحدیث علی نص امام علی انہ ضعیف لا یصح لہ اسناد و یبین سبب التضعیف۔

جواب پہلی دلیل نا ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی درایۃ نا ثابت ہونے پر پانچ دلیلین قائم کی ہین سو پہلی دلیل مین جو لکھا کہ راوی نے مورد حدیث بیان نہین کیا اور لفظ تشبہ کا جو حدیث مین واقع ہی مورد حدیث کے نہ معلوم ہونے سے کسی حکم مدلولی یا استنباطی یا قیاسی کا فائدہ نہین دیتا پس مورد اس حدیث کا تحقیقا معلوم نہین ہی اور نہ معلوم ہو سکتا ہی ہان اگر اس حدیث کو ثابت تسلیم کیا جاوے تو قیاسا اوسکا مورد قرار پا سکتا ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا انتہی۔

سو اسمین مجکو تین وجہ سے اعتراض ہی اول یہ کہ مورد نہ بیان ہونے سے کوئی حدیث ثابت غیر ثابت نہین قرار پا سکتی ہی ورنہ ہزار ہا حدیثین ہین اون مین مورد کا کچھ بیان نہین اور بہت آیتین قران کی ہین اون مین محل نزول کا کچھ ذکر نہین بقول سید احمد خانصاحب چاہیے کہ یہ سب حدیثین اور آیتین ثابت نہون اور مورد اس حدیث کا متعین نہونے سے لازم نہین آتا ہی کہ لفظ تشبہ کا کسی حکم کا مفید نہو من صیغۂ عموم ہی اور تشبہ کے معنی معلوم ہین اور وہ شامل ہی جمیع اقسام تشبہ کو غایۃ الامر وہ قسم جسکا

جواز یا کفر ہونا کسی اور دلیل سے ثابت ہوا ہو مخصوص اور مستثنیٰ اس حدیث سے بہ دلالت اوس دلیل کے ہو اور اس مین کچھہ مضائقہ نہین کہ غیر مفید ہونا اس سے ثابت نہین ہو سکتا ہی ورنہ لازم ہی کہ عمومات مخصوصہ مفید نہون ؛

دوم یہ قول سید احمد خانصاحب کا کہ راوی نے مورد اس حدیث کا بیان نہین کیا اور مورد اس حدیث کا تحقیقاً معلوم نہین ہی اور نہ معلوم ہو سکتا ہی بالکل غلط ہی کسی حدیث مین بذریعہ ایک اسناد کے مورد بیان نہونے سے لازم نہین ہی کہ دوسری اسناد کے ذریعہ سے مورد اس حدیث کا بیان نہوا ور معلوم نہو سکے ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی عن التشبہ بالاعاجم وقال من تشبہ بقوم فہو منہم اور ابو بکر خلال نے اپنی صحیح مین محمد بن سیرین سے روایت کیا ہی کہ ان حذیفۃ بن الیمان اتی بیتا فرای فی مارسان وفیہ اباریق الصفر والرصاص فلم یدخلہ وقال من تشبہ بقوم فہو منہم وفی لفظ اخر فرای شیئا من زی العجم فخرج وقال من تشبہ بقوم فہو منہم ان روایات سے ظاہر ہی کہ مورد حدیث تشبہ ہی ساتھہ زی عجم کے اور زی شامل ہی پوشش اور ہیئت کو ؛

سوم مورد کسی کلام کا بدون ذریعہ خبر کے نہین معلوم ہو سکتا ہی پس قیاساً مورد قرار پاسکنے کے کچھہ معنی نہین ہو سکتے اگر ایک احتمال کو بدون منشا صحیح کے اختراع کر دینے کو سید احمد خانصاحب مورد کہتے ہین جسکو آیندہ بیان فرمائینگے تو وہ درحقیقت مورد نہین ہو سکتا ہی اور نہ اوسکے مورد ہونے پر کوئی یقین کر سکتا ہی بلکہ ہر شخص اپنی راے کے موافق اوسکے مورد مین اسطرح اور احتمال بھی بیان کر سکتا ہی

سید احمد خانصاحب نے درایۃً نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی دوسری دلیل مین جو لکھا کہ لفظ قوم کا جو اس حدیث مین ہی وہ بھی کسی نتیجہ کا فائدہ نہین دیتا کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم کے مشابہ بننا کسی نتیجہ شرعی کو مفید نہین ہی ؛

ف جواب تیسری دلیل نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا

ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے تئین قوم ایران اور قوم پٹھان کے مشابہ کر لیا اور نتیجہ بھی تسلیم کیا کہ لوگون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان سمجھا مگر پھر اوس سے نتیجہ کیا علی ہذا القیاس ایک ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پٹھانی یا روسی یا انگریزی پوشاک پہنکر اپنے تئین مشابہ اون قومون کے بنایا اور لوگون نے بھی اوسکو اوسی قوم کا سمجھا تو پھر اوس سے نتیجہ شرعی کیا نکلا ؛

اس دلیل پر ہمکو یہ اعتراض ہی کہ اگرچہ اوسوقت کہ کسی ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پٹھانی
لباس پہنکر آپ کو مشابہ عربی یا ایرانی یا پٹھان کے بنایا ہو اور لوگون نے بھی اوسکو انھین قومون مین
سے سمجھا ہو حاصل نہونا نتیجہ شرعی کا ہم فرض کرلین مستلزم اسکو نہین کہ کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم
کے مشابہ بنانا عموماً کسی نتیجہ شرعی کا مفید نہین جب ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے
آپ کو قوم ایرانی اور قوم پٹھان کے مشابہ کرلیا اور لوگون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان سمجھ لیا تو اس سے
یہ نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہوگا کہ ان لوگون کو جنھون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان کہ منجملہ اقوام مسلمانان
ہین سمجھا ہی اوسکے ساتھ حقوق اسلامی کا برتاؤ کرنا ہوگا اور اسیطرح جب ایک ہندوستانی نے اگرچہ وہ
دل مین مسلمان ہی ہو روسی یا انگریزی پوشاک پہنکر آپکو مشابہ قوم روس یا قوم انگریز کے بنایا ہو
اور لوگون نے اوسکو روسی یا انگریز سمجھ لیا ہو تو اس سے نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہوگا کہ ان لوگون کو جنھون
نے اوس ہندوستانی کو روسی یا انگریز سمجھا ہی اوسکے ساتھ کافرون کے احکام کا برتاؤ کرنا ہوگا جیسے
بدون اقرار ضروریات دین کے کسی پر مسلمان ہونیکا ہم حکم نہین کرسکتے ہین ویسے ہی ساتھ التزام
شعار کفار کے باختیار بدون اکراہ واجبار کے کسیکو ہم مسلمان نہین کہہ سکتے ہین ؎

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کے درایۃً ثابت نہونیکی تیسری دلیل مین جو
لکھا کہ تشابہ ایک قوم کا دوسری قوم سے بلاشبہہ زیادہ تر لباس پر منحصر ہوتا ہی مگر جو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے یورپ کی قوم کا اور خاص رومن کیتھلک مین جو مروج تھا وہ لباس پہنا ہی مشکوٰۃ مین
بخاری و مسلم سے یہ حدیث موجود ہی کہ اَنَّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ جُبَّۃً رُومِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الکُمَّیْنِ جبہ رومیہ
بطور عبا یا چغہ کے ایک قسم کا لباس ہی تنگ آستینون کا جو اب بھی رومن کیتھلک کے پادری پہنتے ہین
اور خاص پادریون کی پوشاک ہی ؎

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تمام یورپ اور شام مین رومی عیسائیون کی سلطنت تھی
جو یورپ کے تابع تھی اسلیے تمام یورپ کی قومون کو زبان عرب مین رومی کہتے ہین جیسا کہ قران مجید
مین بھی ہی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ اور وہ سب رومن کیتھلک تھے اور جبہ رومیہ خاص اونکی پوشاک تھی ؎
بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کی پوشاک بھی پہنی
ہی جیسا کہ حدیث وغیرہ مین ہی فتوضأ وعلیہ جُبّۃ شامیۃ (صفحہ ۴۶۳) اور جبہ شامیہ خاص یہود کا

ف جواب تیسری دلیل نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا

لباس تھا جو اب تک اونکی رہبون کا لباس ہی مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلعم نے
خاص آتش پرستونکا بھی لباس پہنا ہی جیسا کہ حدیث عبد اللہ مولی اسما بنت ابی بکر مین ہی فاخرجت
الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ (ص ۱۹۰ جلد ۲) اور یہ وہ جبہ کسروانی ہی جو بروقت وفات آپ پہنے ہوئے تھے
ہم اس دلیل مین آٹھ وجہ سے بحث کر سکتے ہین ؀

اول ہم تسلیم نہین کر سکتے ہین کہ جبہ رومیہ یا شامیہ جو آنحضرت نے پہنا وہ لباس اور پوشاک روم
یا شام والون کا تھا بلکہ اوسکو روم یا شام والے بنا کر دوسرے ملکون مین بطور تجارت لیجاتے تھے جیسے
فردین مشابہ فردون لکھنؤ کے ولایت سے چھپکر اس ملک مین آتے ہین حالانکہ وہ پوشاک اہل ولایت نہین ہین
اور اگر فرض کیا جاے کہ روم یا شام والون کا بھی یہ جبہ لباس اور پوشاک ہو لیکن اس سے یہ لازم نہین
ہی کہ خاص اونھین کا لباس اور پوشاک ہو بلکہ ہم خیال کرتے ہین کہ اصل مین یہ لباس اور پوشاک
مسلمانون ہی کا ہی گو کافر بھی کسی زمانہ مین اوسکو پہننے لگے ہون بہر حال مستلزم تشبہ ممنوع خاص
کفار کا لباس ہی نہ لباس مشترک پس رومی یا شامی کہنا اوس جبہ کو اس وجہ سے ہی کہ روم یا شام
والے اوسکو بناتے تھے یا بُنتے تھے یا سیتے تھے نہ اسوجہ سے کہ یہ جبہ خاص فرنگ کا لباس اور پوشاک تھا

دوم جبہ کو رومی یا شامی کہنا اسوجہ سے بھی ہو سکتا ہی کہ وہ جبہ اوس کپڑے کا ہو جو روم یا شام
مین بنایا جاتا تھا جیسے جبہ کو کسروانی اسوجہ سے کہا گیا ہی کہ اوس مین دیبائے کسروانی کے ٹکڑے جیب و
گریبان مین ٹکے ہوئے تھے چنانچہ حدیث مسند امام احمد اسکی مفسر ہی عن اسماء اخرجت جبۃ طیالسۃ علیہا
لبنۃ شبر من دیباج کسروانی و فرجیہا مکفوفین بہ فقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبسہا
کانت عند عائشۃ فلما قبضت عائشۃ قبضتہا الی ونحن نغسلہا للمریض نستشفی بہا۔

سوم ہم فرض کرتے ہین کہ یہ جبہ لباس اور پوشاک کفار ہی سہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لباس اور پوشاک کفار پہنا ہی سہی لیکن اس سے نہ ثابت ہونا حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم
کا لازم نہین آتا ممکن ہی کہ یہ پہننا قبل تحریم تشبہ بالکفار ہو جیسے قبای حریر کا پہننا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی لیکن پہننا اوسکا قبل تحریم حریر کے خیال کیا جاتا ہی ؀

چہارم اوس تقدیر پہ کہ پہننا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس اور پوشاک کفار کو ہم تسلیم
کر لین اسقدر لازم ہی کہ یہ فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہو حدیث من تشبہ بقوم

فہو منہم کی سو یہ ظاہر ہین مخالفت فعل کی ہی ساتھہ قول کے اور مخالفت فعل سے ساتھہ قول کے باطل ہونا قول کا اور نہ ثابت ہونا اوسکا لازم نہین آتا ہی جمع اس فعل اور قول مین اسطرح ہوسکتا ہی کہ فعل کو خصوصیات آنحضرتؐ سے قرار دین اور حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کو اس فعل سے مخصوص کہین اور اس مین کچھہ مضائقہ نہین ہی عضدی شرح مختصر مین مرقوم ہی فعل الرسول صلے اللہ علیہ وسلم بخلاف العموم مثل ان یقول الوصال فی الصوم و استقبال القبلة عند قضاء الحاجة و کشف الفخذ حرام علی کل مسلم ثم یفعل ذلک فانہ یخصص العموم بناء علی کونہ حجة فیعلم انہ لم یدخل فی حکم العموم فان لم یثبت وجوب اتباع الامة فہو تخصیص لہ فقط

پنجم اگر ہم فرض کر لین کہ جمع درمیان اس فعل اور قول کے ساتھہ تخصیص وغیرہ کی بھی ممکن نہین جب بھی جمہور کے نزدیک ترجیح قول ہی کو ہی اسنوی نے شرح منہاج بیضاوی مین پہلے ذکر کیا ہی الثالث وہو ان یکون المتاخر من القول والفعل مجہولا فان امکن الجمع بینہما بالتخصیص او غیرہ فلا کلام وان لم یمکن الجمع ففیہ ثلثة مذاہب پھر لکھا احدہا وہو المختار فی الاحکام والمحصول ومختصراتہ یقدم القول لکونہ مستقلا بالدلالة موضوعا لہ بخلاف الفعل فانہ لم یوضع للدلالة وان دل فانما یدل بواسطة القول اور بعد ذکر تیسرے مذہب کے کہا واختارہ ابن الحاجب الوقف بالنسبة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخذ بالقول بالنسبة الی الامة اور ابن ہمام نے تحریر مین ذکر کیا ہی وان جہل فالثلثة والمختار القول ؎

ششم حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم قول محرم لباس کفار ہی اور فعل مبیح اوسکا اور جب قول محرم معارض فعل ہوا اوسوقت ترجیح قول کو ہونا چاہیے پس اس فعل سے حدیث مذکور باطل نہین قرار پاسکتی ہی تقریر شرح تحریر مین مرقوم ہی وکذا القول حال کونہ محرما مع الفعل مطلقا یقدم علی الفعل مطلقا و قول کراہتہ مع فعل اباحتہ یقدم الاول علی الثانی وقس علی ہذا امثالہا —

ہفتم ہم کہہ سکتے ہین کہ حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم مین مراد تشبہ سے فرد کامل تشبہ کا ہو اور فرد کامل تشبہ کا تشبہ تام ہی خواہ لباس مین ہو یا کسی اور چیز مین جسکی سبب سے متشبہ متشبہ بہ بظاہر متمائز نہوتا ہو اور صرف جبہ پہننے سے گو وہ ہیئت جبہ کفار ہی سہی تشبہ تام ساتہ کافرون کے حاصل نہین ہوسکتا ہی پس حدیث مذکور اس فعل کی وجہ سے باطل نہین قرار پاسکتی ہی ؎

ہشتم حدیث صحیح مسلم کی جو بروایت عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان ہوئی اسناد

اوسکی یہ ہی حدثنا یحیی بن یحیی قال انا خالد بن عبد اللہ عن عبد الملک عن عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر
اور مطابق قول سید احمد خانصاحب کے اس اسناد سے اتصال سند کا عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر تک
ثبوت نہین ہی کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہین اون سے یہ بات لازم نہین ہی کہ خالد بن عبد اللہ اور عبد الملک
اور عبد اللہ مولی اسماء کے درمیان ہین اور کوئی راوی نہو پس جب سلسلہ رُواۃ غیر ثابت ہی تو یہ حدیث
فی نفسہ ثابت نہین ہی —

سید احمد خانصاحب نے تیسری دلیل کے تتمہ مین جو لکھا ہی جب بخاری کھُولتے ہین تو بسم اللہ کے بعد
یہ عبارت پڑھتے ہین کتاب اللباس باب قول اللہ قُل مَن حَرَّمَ زِینَةَ اللّٰہِ الَّتِی اَخرَجَ لِعِبَادِہٖ قال النبی
صلے اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا والبسوا (ای ما طاب لکم) وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ وقال ابن عباس
کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاءتک اثنتان سرف او مخیلۃ پس ہم ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک
پہننے سے ممنوع نہین معلوم ہوتے تو لفظ تشابہ کو مشابہت زی و لباس پر بھی حمل نہین کر سکتے (انتہی)
اسمین ہمکو یہ کلام ہی کہ اس بات سے کہ ہم ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک پہننے سے ممنوع نہین معلوم
ہوتے) کیا مراد ہی آیا یہ مراد ہی کہ ان روایتون سے ہر قسم کے لباس پہننے کو ہم جائز سمجھتے ہین گو اوسکی حرمت
کسی دوسری دلیل سے ثابت ہو اوس دلیل کو ہم قبول نہین کرتے یا یہ مراد ہی کہ ان روایتون سے ہر قسم کا لباس
پہننا جسکی حرمت کسی دوسری دلیل سے ثابت نہو ہم جائز سمجھتے ہین شق اول پر حریر وغیرہ کا پہننا جسکی
حرمت اور حدیثون سے ثابت ہی بھی جائز سمجھا ہوگا اور جس طرح ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک
پہننے سے ہم ممنوع نہین معلوم ہوتے ہین ویسے ہی ہم انھین روایتون سے کسی قسم کا کھانا کھانے اور کسی قسم
کی چیز پینے کی پینے سے ممنوع نہیں معلوم ہوتے ہین پس مطابق شق اول گوشت خنزیر کھانیکو اور شراب
پینے کو بھی جائز سمجھا ہوگا —

اور شق ثانی پر اوس قسم کی پوشاک پہننے کو جس مین کافرون سے تشبہ ہو جائز سمجھ نہ سکینگے جیسے حریر و دیبا
پہننے کو اوس حدیث سے جس مین اوسکی حرمت ہی ناجائز سمجھتے ہین ویسے ہی اوس پوشاک کے پہننے کو
جس مین کافرون کے ساتھ تشبہ ہو حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم سے ناجائز سمجھ لینگے اور لفظ تشبہ کی مشابہت
زی اور لباس پر حمل نہ کر سکنے کی کوئی وجہ خیال نکر سکینگے —

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم کے درایۃً نہ ثابت ہونیکی چوتھی دلیل مین

جواب تیسری دلیل کے تتمہ کا

جواب چوتھی دلیل کا جو حدیث من تشبہ سے ہے

جو لکھا کہ تمام مسلمان اور صحابہ اور خود جناب رسول خدا صلعم اور کفار عرب ایک ہی سی زی و لباس رکھتے تھے اور دونون قومین جو باعتبار مذہب کے دو تھین بالکل ایک دوسرے کے مشابہ تھین اور کوئی تفرقہ کفار اور اہل اسلام مین تمیز کا قائم نہین کیا گیا تھا تو پھر من تشبہ بقوم فہو منہم کے کیا معنی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہین کرتی کہ اگر جناب رسول خدا صلعم لندن مین یا جرمن یا ایشیا مین پیدا ہوے ہوتے تو اونکا لباس ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہی پس تشابہ قومی سے کیا نتیجہ شرعی پیدا ہو سکتا ہی۔

او سمین تین وجہ سے ہمکو بحث ہی اول ہم کہہ سکتے ہین کہ کفار عرب کا وہی لباس تھا جو قدیم سے ان کا لباس تھا نہ خاص کافرون کا اور موجب تشبہ کا ساتھ کسی قوم کے وہی لباس ہو سکتا ہی جو لباس مخصوص اوس قوم کا ہو۔

دوم ہم فرض کرتے ہین کہ لباس جناب رسول خدا صلعم کا لباس کفار ہی سہی لیکن ہم کہہ سکتے ہین کہ تشبہ اوس لباس مین جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے مخصوص ہی اگر جناب رسول خدا صلعم لندن یا جرمن و ایشیا مین پیدا ہو گئے ہوتے اور لباس آپکا ویسا ہی ہوتا جیسا اون ملکون کے لوگون کا ہی تو تشبہ اوس لباس مین بھی حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے مخصوص ہوتا یا وقت ارشاد اس حدیث کے درمیان مین اپنے لباس اور کافرون کے لباس مین کچھ تفرقہ واسطے تمیز کے قائم فرما دیتے۔

سوم اہل اسلام اور کفار عرب کا بالکل مشابہ ہونا اور کوئی تفرقہ واسطے تمیز کے اون مین قائم نکیا جانا اوس وقت سے کہ من تشبہ بقوم فہو منہم کا حکم ہوا ہم تسلیم نہین کر سکتے ہین بلکہ حدیثون کو جو دیکھتے ہین تو اون مین حکم مخالفت کا ساتھ مشرکین کے اونکے زی اور لباس مین نہایت زور و شور سے پاتے ہین

صحیحین مین روایت ہی ابن عمرؓ سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین و اوفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مخالفت کرو تم مشرکون کی اور بڑھاؤ تم داڑھیون کو اور پست کرو تم لبونکو یعنی مشرک داڑھیون کو نہین بڑھاتے ہین اور لبونکو پست نہین کرتے ہین تم اونکی اسمین مخالفت کرو پس اس حدیث مین مشرکین کے زی مین مخالفت رکھنے کا اور اونکے زی مین تشبہ نکرنے کا صریح حکم ہی۔

اور سنن ابی داؤد مین رکانہ بن عبد یزید سے روایت ہی کہ قال سمعتُ رسول اللہ صلعم یقول فرق

بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس یعنے کہا رکانہ نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے فرق
درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے عمامے ہین ٹوپیون پر کہ مشرکین ٹوپیون پر عمامہ نہین باندھتے
ہین اس حدیث مین بیان ہے تفرقہ قائم ہونے کا درمیان لباس اہل اسلام اور لباس کفار کے جیسے
عقل سلیم کا اس بات کو قبول کرنا کہ اگر جناب رسول خدا صلعم لندن مین یا جرمن یا ایشیا مین پیدا ہوے
ہوتے تو اونکا لباس ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہے سید احمد خانصاحب سمجھتے ہین
ایسی ہی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہین کرتی کہ رسول خدا صلعم بعد پہننے اوس لباس کے جو ان
ملکون کے لوگون کا ہے وقت منع ہوجانے تشبہ سے اوسکو ترک کر دیتے یا دونون لباسون مین واسطے
تمیز کے اہل اسلام اور کفار مین کچھہ تفرقہ قائم کر دیتے بالجملہ تشابہ قومی سے نتیجہ شرعی احکام ظاہری کفر
اور اسلام کا پیدا ہوتا ہے —

جواب پانچوین دلیل نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم درایتہ نہ ثابت ہونے کی پانچوین دلیل مین جو لکھا کہ
لفظ تشبہ اور منہم سے خواہ اونکے کامل معنی مراد لو یا ناقص اور قوم کے معنی حقیقی بھی چھوڑ کر اوسکے فرضی
معنی یعنی ایک مذہب کے لوگ تو بھی حدیث کے معنی درست نہین ہو سکتے کیا ادنی مشابہت سے مثلاً
دھوتی یا لنگی وغیرہ پہننے سے یا بالکل پوری ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار توحید
و رسالت کے آدمی کافر ہو جاتا ہے حاشا و کلا پس اصل یہ ہے کہ یہ حدیث روایتہ اور درایتہ دونون طرح سے
مردود ہے — ہمکو اس مین دو وجہ سے بحث ہے —

اول اوس تقدیر پر کہ قوم کے معنی ایک مذہب کے لوگ لیے گئے ہون یہ سمجھنا کہ حقیقی معنی اوسکے
چھوڑ دیے گئے ہین غلط ہے اس لیے کہ قوم جماعت نسا اور رجال کو کہتے ہین یا جماعت خاص
رجال کو اور عورتین اوسمین بالتبع داخل ہین یا رجال یہ جماعت عام ہے کہ ایک مذہب کی وجہ سے ہو یا ایک
جد اور قبیلہ کی وجہ سے قاموس مین مرقوم ہے القوم الجماعة من الرجال و النساء معًا او الرجال خاصة و تدخلها
النساء علی التبعیة —

دوم ہر قسم کی مشابہت سے ساتھہ کافرون کے اگرچہ آدمی کا کافر ہونا لازم نہین ہے لیکن مشابہت
ساتھہ کافرون کے اس طرح کہ امتیاز مسلمان کی کافر سے ظاہر مین نہو سکے ضرور کفر ہے ظاہری احکام
شرع مین اور یہ مشابہت عام ہے کہ زی اور لباس مخصوص مین ہو یا کسی اور چیز مین پس اس قسم کے

ظاہری مشابہت کے لینے سے باوجود اقرار توحید و رسالت کے آدمی کا کافر احکام ظاہری شرع مین ہو جانا کچھہ بعید نہین جس سے حاشا و کلا کہنے کا موقع مل سکے اور اسی قسم کی مشابہت پر حدیث محمول ہی بدلالت اور ادلہ شرعیہ کے اونکے نزدیک جو عام مشابہت کو ساتھہ کافرون کے جو اس حدیث مین مراد ہی کفر سمجھتے ہین اس حدیث سے ؟

کیا سید احمد خانصاحب کے نزدیک بت کو یا آفتاب کو سجدہ کرنیوالا اور بدون اعتقاد الوہیت کے سجدہ کرنیوالا باوجود اقرار توحید و رسالت کے کافر نہین ہو سکتا اور مسلمان رہ سکتا ہی اقرار رسالت مین پرہیز کرنا اون چیزون سے جنکا کفر ہونا شریعت رسول خدا صلعم مین ثابت ہی داخل ہی بدون اجتناب کے اون چیزون سے فی الحقیقت اقرار رسالت نہین ہی اسی لیے قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب شفا مین ذکر کیا ہی وکذالک نکفر بکل فعل اجمع المسلمون علی انہ لا یصدر الا من کافر وان کان صاحبہ مصرحا بالاسلام مع فعلہ ذلک الفعل کالسجود للصنم او للشمس والقمر والصلیب والنار والسعی الی الکنائس والبیع مع اہلہا والتزیی بزیہم من شد الزنانیر وفحص رؤسہم فقد اجمع المسلمون علی ان ہذا الفعل لا یوجد الا من کافر وان ہذہ الافعال علامۃ علی الکفر وان صرح فاعلہا بالاسلام (یعنی ہم مانند اسیکے تکفیر کرتے ہین ہم ساتھہ ہر فعل کے کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اسپر کہ یہ فعل نہین صادر ہوتا ہی مگر کافر سے اگرچہ ہو صاحب اس فعل کا تصریح کرنیوالا ساتھہ اسلام کے باوصف کرنے اس فعل کے مانند سجدہ کرنیکے واسطے بت کے یا واسطے آفتاب کے اور ماہتاب کے اور صلیب کے اور آتش کے اور جانیکی طرف گرجاؤن نصارا کے اور یہود کے اور مانند اختیار کرنے زی کافرون کے جیسے باندہ لینا زنارون کا اور ننگا کر لینا سرون کا عبادت خانون مین پس تحقیق اجماع کیا ہی مسلمانون نے اس امر پر کہ یہ فعل نہین پایا جاتا ہی مگر کافر سے اور تحقیق یہ افعال علامت اور نشان ہین کفر پر اگرچہ تصریح کرتا ہو کرنے والا ان فعلون کا ساتھہ اسلام کے یعنے کہتا ہو کہ مین مسلمان ہون) —

بالجملہ اصل یہ ہی کہ اس حدیث کو روایۃً یا درایۃً مردود کہنا مردود ہی اور باعث القول بہ جہالت اور گمراہی اور الحاد ہی —

پھر سید احمد خانصاحب نے بعد تمام ہو جانے اون پانچ دلیلون کے کہ درایۃً نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم پر قائم کی ہین جو لکھا با این ہمہ اگر ہم اسکو صحیح مان لین تو ہمکو ضرور اسکا مودلازم

کرنا ہوگا کیونکہ بغیر مورد تحقیق کیے اور مابہ التشبہ قرار دیے اسکے معنی قائم نہین ہوسکتے مگر جو کہ خود حدیث مین ان دونون مین سے کوئی بھی مذکور نہین ہی تو جو کچھ قرار دیا جائیگا وہ صرف قیاسی ہوگا جو ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق اوسکا مورد یا مابہ التشبہ جو درحقیقت دونون ایک ہین قرار دیگا اس مین تین وجہ سے مجکو بحث ہی ڈ

اول یہ حدیث عام ظاہر المعنی ہی اور کسی عام ظاہر المعنی کے معنی قائم ہو سکنے کے لیئے مورد تلاش کرنیکی کچھ ضرورت نہین معلوم ہوتی ہی اور مابہ التشبہ معین کو جو اس حدیث مین کسی نے علما مین سے سمجھا ہی تو قیاس اور تخمین مانند قیاس اور تخمین سید احمد خانصاحب سے نہین سمجھا ہی بلکہ بدلالت اور ادلہ شرعیہ کے سمجھا ہی +

دوم مذکور ہونا مورد اور مابہ التشبہ کا خود حدیث مین بالکل غلط ہی چنانچہ وجہ دوم اعتراض مین جو دلیل اول پر بیان ہوچکا مذکور ہونا مورد کا خود اس حدیث مین کئی طرق سے ہم ثابت کرچکے ہین الفاظ حدیث سے ساتھہ اون طرق کے جو وہان بیان ہین ظاہر کہ مورد اسکا تشبہ ہی ساتھہ زی عجم کے اور مابہ التشبہ زی یعنی لباس اور ہیئت ہی ڈ

سوم مورد اور مابہ التشبہ دونون کا درحقیقت ایک ہونا قابل تسلیم نہین ہی ممکن ہی کہ مورد خاص ہو اور مابہ التشبہ عام باعتبار عموم مفہوم لفظ کے خود سید احمد خانصاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۲۸۷ ہجری مین تسلیم کرچکے ہین کہ خصوص محل عموم مفہوم لفظ کو قدح نہین کرسکتا ہی ڈ پھر اسکے بعد سید احمد خانصاحب بہادر نے جو لکھا کہ (بعض عالمون نے مشابہت سے مشابہت فی خصوصیات الدین مراد لی ہی مثلاً زنار پہننا یا صلیب رکھنا یا ٹیکہ لگانا یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنا یا اوس مین شریک ہونا اگرچہ یہ رائین کسیقدر عمدہ معلوم ہوتی ہین مگر مین اونکو پسند نہین کرتا اور نہ حدیث کی یہ مراد قرار دیتا ہون اسلیے کہ میرے نزدیک قطعیات سے یہ بات ثابت ہی کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کرسکتا اگر اوس قول پر جسپر ابوجہل کی نجات منحصر تھی اوسکو یقین ہی تو گو وہ کسی قوم کے ساتھہ تشابہ کرے ولو فی خصوصیات الدین وشعائر الکفر کالزنار والصلیب والاعیاد وہ کافر نہین ہوسکتا کیا ہم دیوالی دسہرہ مین اپنے ہندو دوستون سے اور نوروز مین اپنے پارسی دوستون سے اور بڑے دن مین اپنے عیسائی دوستون سے ملکر اور معاشرت و تمدن کے خوشی حاصل کرکے کافر ہوجاوینگے

ف ذکر مورد اور مابہ التشبہ حدیث میں نہیں ہے بغور سمجھو

نعوذ باللہ منہا اگر درحقیقت ہمارا مذہب اسلام ایسا ہی بودا ہی تو بکری کی مان کب تک خیر منائیگی آخر
نہ ایک دن اوسکو ذبح ہونا ہی ہی

اس مین مکو دو وجہ سے بحث ہی اول قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی کوئی فعل اگرچہ امارت تکذیب مین سے ہو مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین
کر سکتا مین تسلیم نہین کرتا بلکہ میرے نزدیک قطعیات سے ثابت ہی کہ بہت افعال اس قسم کے ہین کہ اونکی
وجہ سے آدمی باوجود یقین مذکور کے کافر ہوجاتا ہی منجملہ اون افعال کے ایک فعل انکار زبانی ہی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ سے ساتھ دل سے یقین رکھنے کے اسپر کہ صحیح کافر کرتا ہی آدمی کو مع یقین مذکور کے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر آج تک کافرونکو کافر اس انکار زبانی یا اور افعال امارات تکذیب یا مثل
بت پرستی وغیرہ ہی کی وجہ سے کہا گیا ہی ورنہ دل سے یقین نہ رکھنے کا بدون خدا تعالی کے جتلائے کسکو علم
ہوسکتا ہی اگر ابوجہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین ہی رکھکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے زبانی
انکار کرتا یا بتون کی پوجا کرنا نچھوڑتا کافر ہی رہتا اور کفر سے نجات نہ پاتا فی الظہیریۃ من وضع قلنسوۃ المجوس
علی راسہ فقیل لہ ای انکر علیہ فقال ینبغی ان یکون القلب سویا او مستقیما کفر لانہ ابطل حکم ظواہر الشریعۃ

دوم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھنے سے سید احمد خانصاحب کی کیا مراد ہی آیا دل سے
صرف یقین کر لینا اسپر کہ مستحق عبادت سوا خدا تعالی کے کوئی نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے
رسول ہین گو ساتھ عدم تصدیق شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے جو قرآن اور حدیث یا
اون دلیلون سے جنکا دلیل ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہوا ہی ثابت ہی یا ساتھ اون افعال کے
جو امارات تکذیب ہین مانند بت پرستی اور زنار بندی وغیرہما کے ہو —

یا دل سے یقین کرنا اسپر کہ مستحق عبادت سوا خدا تعالے کے کوئی نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے
رسول ہین ساتھ تصدیق شریعت محمدیہ کے جو قرآن اور حدیث سے یا اون دلائل سے جنکا دلیل
ہونا قرآن اور حدیث سے معلوم ہوا ہو ثابت ہی اور ساتھ اجتناب کے اون افعال سے جو امارات تکذیب
ہین (یعنی اس دعوی کے کہ مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہون جھوٹلانے کے
نشان ہین) شق اول پر کسی شخص کو اگرچہ وہ دین اور شریعت محمدیہ علے صاحبہا الصلوۃ والسلام
کو سچ سجانتا ہو اور قرآن وحدیث سے انکار رکھتا ہو یا شراب وخنزیر کو حلال کہتا ہو یا حضرت نوح اور حضرت

ف
کفر لازم آنیکا بعض
افعال سے

ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسے بلکہ سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے پیغبرون کی پیغمبری سے منکر ہو
یا سارے پیغبرون کی اہانت کرتا ہو اور اونکو گالیان دیتا ہو اور برا کہتا ہو یا قرآن مجید کو
گھورون مین اور نجاستون مین پھینکتا ہو یا بتون کی پوجا کرتا ہو بلکہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بھی
انکار کرتا ہو سید احمد خانصاحب ان افعال کی وجہ سے کافر نہین کہہ سکتے ہین اسلیئے کہ کسطرح
معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر وہ دل سے یقین نہین رکھتا ممکن ہی کہ وہ سچے دل سے یقین
رکھتا ہو اور زبان سے اوسکا انکار کرتا ہو اور بقول سید احمد خانصاحب کوئی شخص مع یقین مذکور کافر
نہین ہوسکتا اور جو کافر نہو اوسکو کافر کہنا روا نہین ہوسکتا مسلمان لوگ سید احمد خانصاحب کی
اس بات کو تسلیم نہین کرتے ہین بلکہ اسکو الحاد اور باطل سمجھتے ہین سید احمد خانصاحب اسلام کو اگرچہ
ایک لوہے کا قلعہ یا اژدہاد کا پہاڑ فرض کرین لیکن افعال مذکورہ کے ایسے صدمات نہین جنسے یہ لوہے
کا قلعہ ٹوٹ نسکے یا یہ اژدہاد کا پہاڑ ہل نسکے بکری کی خیر جبھی تک ہی کہ چھری اوسکے گلے پر نہ پھری
ہو اور جب چھری گلے پر پھر گئی بکری کی مان کی خیر منائے سے کیا ہوتا ہی بکرا ذبح ہو چکا ؎
سید احمد خانصاحب کے نزدیک یہ بات اونکی جو مسلمانون کے نزدیک قطعیات سے باطل ہی اگر قطعیات
سے ثابت ہی تو اون پر فرض ہی کہ اس بات کو مسلمانونکے نزدیک قطعیات سے ثابت کرین صرف اونکا یہ قول کہ میرے نزدیک قطعیات
سے ثابت ہی در حقیقت قطعیات سے ثابت ہونے کے لیئے کچھہ کافی نہین ہوسکتا۔

اس حدیث کو جو سنن ابی داؤد مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی ہی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد
ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر ہذہ الامۃ الدجال لا یبطلہ جور جائر و عدل عادل والایمان بالاقدار
یعنی تین چیز اصول ایمان سے ہین ایک چیز رک جانا ہی اوس سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ کافر نہ کہہ اسکو
بسبب کسی گناہ کے اور نہ خارج کر تو اوسکو اسلام سے بسبب کسی عمل کے ؎
اور دوسری چیز جہاد ہی وہ ہمیشہ رہنے والا ہی اوس وقت سے کہ مبعوث کیا ہی مجکو اللہ تعالی نے
ساتھہ جہاد کے یہان تک کہ لڑیگا آخر اس امت کا یعنی حضرت مہدی دجال سے اور نہین باطل کرتا
ہی جہاد کو جور امام جائر کا اور نہ عدل امام عادل کا۔
اور تیسری چیز ایمان لانا ہی ساتھہ تقدیرات الہیہ کے (اگر سید احمد خانصاحب دیکھتے ضرور کہتے کہ

ساتھ کہنے لا آلہ الا اللہ کے اگرچہ بدون دل سے یقین کرنے کے ہو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر اور بدون اقرار کے ہو ساتھہ محمد رسول اللہ کے کوئی فعل کسیکو کافر نہین کر سکتا)
حالانکہ حدیث مین لا آلہ الا اللہ کہنا کنایہ ہی مسلمان ہونیسے جن ارکان اور شرائط سے کہ حاصل ہو
اور مراد ذنب سے وہ گناہ ہی اور مراد فعل سے وہ فعل ہی جو کفر نہ ٹھہرایا گیا ہو پس مجرد کلمہ لینا لا آلہ الا اللہ
کا مدار اسلام نہین ہو سکتا - اور شق ثانی کی تقدیر پر اس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ جو شخص لا آلہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل بشرطیکہ وہ فعل کفر اور نشان
دل سے سچ نجاننے لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نہو مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا
لیکن سید احمد خانصاحب کا دعوی اس بات سے ثابت نہین ہو سکتا اور اوس رائے کا جو عمدہ معلوم
ہوتی ہی اس سے ناپسند ہونا نہین ہو سکتا جن افعال کی وجہ سے جو کسیکو کافر کہا جاتا ہی اونکا کفر ہونا
یا حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے ثابت ہی یا اس سے کہ یہ افعال نشان ہین دل سے سچ نجاننے
لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور اس قسم کے افعال بالاجماع کفر ہین اگر سید احمد خانصاحب دیوالی
دسہرہ مین اپنے ہندو دوستون سے اور نوروز مین اپنے پارسی دوستون سے اور بڑے دن مین اپنے
عیسائی دوستون سے ملکر اور معاشرت اور تمدن کے خوشی حاصل کر کے اسلام سے ہاتھہ دھو بیٹھین
اور آپ کو مسلمان اوس قوم کی طرح جسکے خبر اس آیت مین ہی - و من الناس من یقول امنا باللہ
و بالیوم الآخر و ما ہم بمؤمنین یعنی بعضے آدمیون مین سے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم ساتھہ
اللہ کے اور ساتھہ دن آخرت کے حال یہ ہی کہ نہین ہین وہ ایمان والے - کہے جائین تو ہمکو اس سے
کچھہ کام نہین اور اونکے حال سے ہمکو کچھہ بحث نہین وہ جانین اسکا وبال ہمپر نہین ہمارا فرض مقصود
ہی کہ اس ملحدانہ بات جسکے قائل سید احمد خانصاحب ہین حقیقت عام مسلمانون پر جو مخفی ہی کھولدین
اور کیفیت اوسکی بیان کر دین سو ہم اوس سے کچھہ ادا ہو چکے اور انشاءاللہ تعالے
آیندہ کچھہ ادا ہونے والے ہین +

واضح ہو کہ جن عالمون نے مشابہت سے مشابہت فی خصوصیات الدین مراد لی ہی خصوصیات الدین سے
اونکی کیا مراد ہی آیا عبادات مخصوصہ اونکے دین کی یا امارات ممیزہ اونکے دین کی جسسے دیکھنے والا
اوسکو جسمین یہ امارت پائی جاتی ہو اوس دین کا آدمی جسکے دین کی وہ امارت ہی خیال کرتا ہو - یا عام

دونون قسم سے - مین سمجھتا ہون کہ مراد اونکی عام ہی دونون قسم سے اس لیے کہ عالمون نے جیسے صلیب رکھنے کو یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنے کو کہ قسم اول کی جنس سے ہین کفر کہا ہی ویسے ہی مجوس کی ٹوپی اور غیار پہننے کو جو قسم ثانی کی جنس سے ہی بھی کفر کہا ہی تمہید مین مرقوم ہی وکذالک المسلم لو سجد للصنم او تابع الکفار بفعل من افعالهم التی تکون دینا عندهم فانه یصیر کافرا وکذالک لو ظهر من نفسه علامة الکفار کلبس القلنسوة المجوسیة او شد الزنار او نحو ذالک فانه یصیر کافرا سواء فعل من غیر اعتقاد او سخریة او من اعتقاد اور ایسے ہی مسلمان اگر سجدہ کرے بت کو یا متابعت کرے کافرون کے ساتھ کسی فعل کی اونکے افعال مین سے کہ دین ہون اونکے نزدیک تو وہ مسلمان ہوجاتا ہی کافر اور مانند اسی کے اگر ظاہر ہو اوسکے نفس سے علامت کافرون کی مانند پہننے ٹوپی مجوس کے یا باندہنے زنار کو یا مانند اسکے پس تحقیق وہی مسلمان ہوجاتا ہی کافر برابر ہی کہ کیا ہو اوسنے اسکو بدون اعتقاد کے یا مسخراپن سے یا اعتقاد سے ؛

اعیاد کفار مین شامل ہوکر خوشی حاصل کرنے سے کافر ہوجانا آثار صحابہ اور جمہور علما کے قول سے پایا جاتا ہی بیہقی نے سنن کبری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ کہا عبداللہ بن عمر نے (من بنی ببلاد الاعاجم وصنع نیروزهم ومهرجانهم وتشبه بهم حتی یموت حشر معهم یوم القیامة) جسنے مکان بنایا عجمیون یعنے پارسیون کے شہرون مین اور کیا نیروز اور مہرجان اونکا اور مشابہت کی اونکی ساتھ حشر کیا جاویگا اور اوٹھایا جائیگا ساتھ عجمیون یعنے پارسیون کے دن قیامت کے - اور بھی بیہقی نے سنن کبری مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اجتنبوا اعداء اللہ فی عیدهم یعنی پرہیز کرو تم دشمنان خدا سے اونکی عید مین شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین مرقوم ہی من خرج الی السدة ای مجتمع اهل الکفر فی یوم النیروز کفر لان فیه اعلان الکفر وکانه اعانة علیه وعلی قیاس مسئلة السدة الخروج الی النیروز المجوسی والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذالک الیوم یوجب الکفر یعنی جو نکلا طرف سدہ کے یعنی میلہ کافرونکے نوروز کے دن کافر ہوا اسلیئے کہ اسمین ظاہر کرنا کفر کا ہی اور گویا کہ یہ اعانت ہی کفر پر اور اوپر قیاس میلہ کے جانا ہی طرف نیروز مجوس کے اور موافقت ہی ساتھ کافرونکے اونکے افعال مین اس دن مین کہ موجب کفر ہی اور ایسا ہی ہی فتاوے عالمگیریہ اور یتیمیہ وغیرہا مین خزانة الروایات مین مرقوم ہی ؛

قال الشیخ الامام ابوبکر بن طرحان من خرج الی السدة فقد کفر لان فیه اعلان الکفر فکانه اعانة علیه

ف ذکر کافرون کے میلہ مین جانیکا اور اونکے تیوہارون مین شامل ہونیکا

وعلی قیاس مسئلة الہندة الخروج الی نیروز المجوس والموافقة معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم وبوافقہم
فیصیر بہ کافرا ولا یشعر بذلک وفی دستور القضاة قال العبد الفقیر غفر اللہ تعالی وعلی ہذا الخروج
الی اللعب یدعی بجبتیرا والموافقة معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم یلزم ان یکون کفرا لان فیہ اعلان الکفر
فانہ اعانة علیہ وکذا الخروج فی اللیلة التی یلعب کفرة الہند فیما بینہم بالنیران الی لعبہم والموافقة معہم
فیما یفعلون فی تلک اللیلة یلزم ان یکون کفرا وکذا الخروج الی لعب کفرة الہند فی الیوم الذی یدعوہ
اہل الکفر بدسہرہ والموافقة معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم من تزیین البقور والافراس والذہاب
الی دور الاغنیاء یلزم ان یکون کفرا وفی عمدة الاسلام اگر مسلمانی در عید کافران چون پہاگ
ودوالی وجاترا حاضر شود اگر بہ نیت سودا یا برائے تماشا حاضر شود کہ در حضور مسلمانان قوت درجہان عید
ایشان میشود کافر گردد یعنی کہا شیخ امام ابو بکر بن طرحان نے جو گیا طرف کافرون کے میلے کے پس
تحقیق کافر ہوا اسلیے کہ اس جانے مین اعلان اور ظاہر کرنا کفر کا ہی پس یہ اعانت ہی کفر پر اور اوپر
قیاس مسئلہ میلہ کے جانا ہی طرف نیروز مجوس کے اور موافقت ساتھ مجوس کے اون افعال مین جو کرتے
ہین نیروز مین کفر ہی اور اکثر جو کرتے ہین سو وہ ہین جو اسلام لائے ہین مجوس مین سے پس جاتے ہین طرف
مجوس کے اوسدن مین اور موافقت کرتے ہین اونکی پس ہو جاتے ہین کافر اور نہین شعور رکھتے ہین ساتھ
اسکے اور دستور القضاة مین ہی کہا بندہ فقیر نے مغفرت کرے اوسکی اللہ تعالی اور اسی قیاس پر ہی
جانا طرف اوس کھیل کے کہ نام رکھا جاتا ہی اوسکا جتبیرا اور موافقت ہی ساتھ اونکے اون فعلون مین
جو کرتے ہین اسدن مین لازم ہی یہ کہ ہو کفر اسلیے کہ اس مین اعلان ہی کفر کا پس تحقیق یہ اعانت ہی
کفر پر اور ایسا ہی جانا ہی اوس رات مین کہ کھیلتے ہین کافر ہند کے آپسمین ساتھ آگون کے اونکے کھیل
کیطرف اور موافقت کرنا ساتھ اونکے اونکے افعال مین جو وہ کرتے ہین اس رات مین لازم ہی
کہ ہو کفر اور ایسا ہی جانا طرف کافرون ہند کے کھیل کیطرف اوسدن مین کہ نام رکھتے ہین اوسکا
کافر دسہرہ اور موافقت اونکی ساتھ اون فعلون مین جو کرتے ہین دسہرہ مین جیسے آراستہ کرنا بیلون
کا اور گھوڑون کا اور لیجانا اوسکا طرف تونگرون کے گھر کے لازم ہی یہ کہ ہو کفر اور عمدة الاسلام
مین ہی اگر ایک مسلمان عید کافرون مین مانند پہاگ اور دیوالی اور ہولی اور جاترا کے حاضر ہو اگر
بہ نیت سودے کے یا واسطے تماشے کے حاضر ہو کہ بیچ حاضر ہونے مسلمانون کے قوت اور

رجحان عید کافرون کا ہوتا ہی کافر ہوا اور محیط مین مرقوم ہی ولو شد المسلم الزنار و دخل دار الحرب

للتجارۃ کفر لانہ تلبس بلباس کفر من غیر ضرورۃ ملجئۃ ولا فائدۃ مترتبۃ یعنی اگر باندھا مسلمان نے

زنار کو اور داخل ہوا دار الحرب مین واسطے تجارت کے کافر ہوا اسلیے کہ اوس مسلمان نے پہنا ہی

کفر کا لباس بدون ضرورت کے کہ ناچار کرنے والی ہو اور بدون فائدہ مرتبہ کے اور فتاوای صغری مین

مسطور ہی ولو شبہ نفسہ بالیہود والنصاری علی طریق المزاح والہزل کفر یعنی اگر مشابہ کیا اپنے

کو ساتھ یہود اور نصاری کے اوپر طریقہ مزاح اور ہزل کے کافر ہوا شرح عقائد نسفی مین مرقوم ہی

ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعلہ الشارع امارۃ للتکذیب علم کونہ کذلک بالادلۃ الشرعیۃ کسجود الصنم

والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر ونحو ذلک مما ثبت بالادلۃ انہ کفر یعنی نہین نزاع اور خلاف

ہی اس مین کہ گناہون مین سے وہ گناہ ہین کہ گردانا ہی اونکو شارع نے نشان واسطے تکذیب کے اور جانا گیا ہی

ہونا اونکا ایسا ساتھ ادلہ شرعیہ کے مانند سجدہ کرنے کے بت کو اور ڈالنے کے قرآن مجید کو نجاستون

مین اور تلفظ کے ساتھ کلمات کفر کے اور مانند اسکے جسکا کفر ہونا دلیلون سے ثابت ہی اور شرح مواقف مین مرقوم

ہی المقصد الثالث فی الکفر وہو خلاف الایمان فہو عندنا عدم التصدیق فی بعض ما علم مجیئہ ضرورۃ فان

قیل فشاد الزنار و لابس الغیار بالاختیار لا یکون کافرا اذا کان مصدقا لہ فی الکل وہو باطل اجماعا قلنا جعلنا

الشیء الصادر عنہ باختیارہ علامۃ التکذیب فحکمنا علیہ بذلک ای بکونہ کافرا غیر مصدق یعنی مقصد تیسرا کفر

کے بیان مین ہی اور کفر ضد ایمان کا ہی پس کفر نزدیک ہمارے یعنی نزدیک اشاعرہ کے یقین نکرنا ہی بعض

اون چیزون کے جنکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورۃ پھر اگر کہا جاوے پس زنار باندھنے والا اور غیار پہننے

والا ساتھ اختیار کے نہوگا کافر جبکہ ہو تصدیق کرنیوالا اوسکو جسکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورۃً کل باتون

مین اور نہ کافر ہونا زنار باندھنے والے کا اور غیار پہننے والے کا ساتھ اختیار کے باطل ہی بالاجماع کہینگے

ہم اسکے جواب مین گردانا ہی ہمنے شی صادر کو اوس سے ساتھ اوسکے اختیار کے علامت تکذیب کی یعنی

نشان عدم تصدیق کی پس حکم کیا ہمنے اوسپر ساتھ اسکے یعنی ساتھ کافر غیر مصدق ہونے اوسکے کے اور

شرح مقاصد مین مسطور ہی السادس لو کان الایمان نفس التصدیق لزم ان لا یکون بغض النبی و القاء

المصحف فی القاذورات وسجدۃ الصنم ونحو ذلک کفرا ما دام تصدیق القلب بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ

علیہ وسلم باقیا واللازم منتف قطعا والجواب ان فی المعاصی ما جعلہ الشارع امارۃ عدم التصدیق

تفصیلًا علیہ اور علے دلیلہ والامور المذکورۃ من ہذا القبیل) یعنے اگر ہوتا ایمان
نفس تصدیق کا لازم ہوتا یہ کہ نہو بغض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور ڈال
دینا قران مجید کو نجاستون مین اور سجدہ کرنا بت کو اور مانند اسکے کفر جب تک کہ باقی ہو سچ جاننا
دل سے سب دین کی باتون کو جنکو لائے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لازم یعنی کفر نہونا ان افعال
کا بالیقین منتفی ہی اسلیے کہ بالاجماع یہ افعال کفر ہین اور جواب دیا گیا ہی ساتھہ اسطرح کے کہ یہ
گنا ہون کے وہ گناہ ہین جنکو گردانا ہی شارع نے نشان عدم تصدیق کا ساتھہ تصریح کے اوپر یا
اونکی دلیل پر اور امور مذکورہ اسی قبیل سے ہین اور بھی شرح مقاصد مین مذکور ہی (والمصر علی عدم الاقرار
مع المطالبۃ یہ کافر وفاقًا لکون ذلک من امارات عدم التصدیق ولہذا اطبقوا علی کفر ابی طالب) یعنی اصرار
کرنے والا عدم اقرار پر باوجود مطالبہ اقرار کے کافر ہی اتفاقًا بسبب ہونے اس اصرار کے نشانیون عدم
تصدیق مین سے اور اسی لیے اتفاق کیا ہی اہل سنت نے کافر ہونے ابی طالب پر

مقصد ہمارا ان اقوال کے ذکر کرنے سے اسیقدر ہی کہ قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا بالکل
غلط ہی اگر قطعیات سے یہ ثابت ہوتا تو یہ علما جنکے اقوال ابھی مذکور ہوے کسی فعل پر اوسکے
جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی حکم کفر کا نکر سکتے حال آنکہ علمای مذکورین نے اون افعال
کو جو امارت تکذیب ہین باوجود یقین مذکور کے کفر قرار دیا ہی لطف یہ ہی کہ یہ علما ایمان مجرد تصدیق کو
کہتے ہین اور جو علما ایمان کو عبارت مجرد تصدیق سے نہین سمجھتے اونکے نزدیک نہونے یقین مذکور مین کفر
منحصر بدرجۂ اولی نہین ہو سکتا ایمان کا مجرد تصدیق ہونا ہی ہنوز قطعیات سے ثابت نہین بہت محققین
اہل سنت اور اکثر فرق اسلامیہ غیر اہل سنت مین سے اسکے منکر ہین ہان اہل سنت ہر فعل معصیت سے
کفر لازم نہین کرتے ہین اگرچہ معتزلہ ہر کبیرہ سے اور خوارج ہر کبیرہ اور صغیرہ سے کفر لازم کرتے ہین اور یہ دونون
فریق اسکو اپنے نزدیک قطعیات سے ثابت کہتے ہین (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون)
مین بیان ہی اوسکے کافر ہونے کا جو حکم نہین کرتا بموجب حکم خدا تعالے کے اور آیہ کریمہ (ومن کفر فان
اللہ غنی عن العالمین) مین حج کے ترک کرنے والے کو کافر کہا گیا ہی اور آیہ کریمہ (ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ
جہنم خالدا فیہا) مین مسلمان کے قاتل کے لیے خلود جہنم کا جزا جو کافر کے لیے مقرر ہی ثابت کیا گیا ہی

ف گرادن آیات کا جن سے معتزلہ اور خوارج گنہگار کے کافر ہونے پر دلیل لاتے ہین

اور آیہ کریمہ (وَمَن یَّعصِ اللہَ وَرَسُولَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدِینَ فِیھَا اَبَدًا) مین گنہگار کے لیے خلود نار جہنم ارشاد ہوا ہی اوسی طرح آیت کریمہ (وَمَن یَّعصِ اللہَ وَرَسُولَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُودَہٗ یُدخِلہُ نَارًا خَالِدًا فِیھَا) مین اور آیت کریمہ (بَلٰی مَن کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّاَحَاطَت بِہٖ خَطِیئَتُہٗ فَاُولٰئِکَ اَصحَابُ النَّارِ ھُم فِیھَا خَالِدُونَ) مین اور آیت کریمہ (وَاِنَّ الفُجَّارَ لَفِی جَحِیمٍ یَّصلَونَھَا یَومَ الدِّینِ وَمَا ھُم عَنھَا بِغَائِبِینَ) یمین اور آیت کریمہ (وَاَمَّا الَّذِینَ فَسَقُوا فَمَاوٰھُمُ النَّارُ کُلَّمَا اَرَادُوا اَن یَّخرُجُوا مِنھَا اُعِیدُوا فِیھَا) مین اور یہ دونون فریق کسی تاویل کو جو علماے اہل سنت نے ان آیات مین بیان کین قبول نہین کرتے ہین لیکن تمام فرقے اہل بدعت کے اپنے دعاوی باطلہ پر قرآن اور حدیث سے دلائل لاتے ہین سید احمد خانصاحب کے مانند احادیث صحیحہ کو اوہام فاسدہ سے مردود نہین کہتے ہین۔

پھر سید احمد خانصاحب نے لکھا (حقیقت یہ ہی کہ اس حدیث کا جسکو مین آیندہ سے قول کہونگا کیونکہ میرے نزدیک اسکا حدیث ہونا ثابت نہین ہی کوئی صحیح مورد بجز ایک کے وہ بھی قیاسًا قرار نہین پا سکتا اور وہ مورد موت ازدہام ہی یعنے جس حالت مین موت ازدہام واقع ہو اور مختلف قومون کے مردے گڈ بڈ ہو جاوین تو حکم من تشبہ بقوم فھو منھم کا جاری ہوگا یعنی لاشون مین جو لاش جس قوم کے مشابہ ہوگی وہ اوسی قوم کی شمار ہوگی اور اوسکی تجہیز و تکفین اوسی طرح کیجاویگی در مختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ مین سمجھتا ہون کہ موت ازدہام کے جسقدر احکام ہمارے یہان کے کتب فقہ مین مندرج ہین وہ اسی قول کی بنا پر ہین پس میری دانست مین یہی مورد اس قول کا اور یہی مراد اس قول کی ہی وہٰذا اعتقادی وعلی ہٰذا اعلیٰ والسلام) اسمین مجکو چند وجہ سے کلام ہی اول جب روایۃً اور درایۃً اس حدیث کے نہ ثابت ہونے کی دلیلین جو بزعم سید احمد خانصاحب تھین قائم نہین جیسا کہ اوپر مین بیان کر چکا ہون پھر اسکا حدیث نہونا سید احمد خانصاحب کے نزدیک اور آیندہ سے اوسکو قول کہنا نہ حدیث کہنا بجز اتباع ہوا اور گمراہی کے اور کچھ نہین ہی۔

دوم قطع نظر اس سے کہ مورد کسی حدیث کا قیاسًا قرار پا سکنا جائز ہو یا جائز نہو کوئی وجہ حصر مورد صحیح کی اس مورد مخترع یعنی موت ازدحام مین قیاسًا ابھی مین خیال نہین کر سکتا ہون۔

سوم ایک مورد خاص اس حدیث کا کہ وہ تشبہ ہی زی عجم یعنی لباس اور ہیئت عجم مین اس احادیث

کے الفاظ ہی سے جو بعض طرق روایت اس حدیث مین پائی جاتی ہین مین اوپر بیان کر چکا ہون باوجود معلوم ہونے مورد مذکور کے عموم حدیث ہی سے کوئی اور مورد موت ازدحام ہیضا غیرہ سکا قیاسا کیونکر قرار پاسکتا ہی

چہارم اگر ہم فرض کرین کہ مورد اسکا موت ازدحام ہی سہی لیکن جب کہ عموم الفاظ حدیث عام ہی تو خصوص اس مورد کا عموم مفہوم لفظ کو مخصوص نہین کر سکتا تہذیب الاخلاق مین سید احمد خانصاحب خود اسکو تسلیم کر چکے ہین ؎

پنجم اس حدیث کے لیے یہ مورد تجویز کیا ہوا سید احمد خانصاحب کا بدون کسی دلیل کے ہی اور تخصیص کسی عام نص کی بدون دلیل کے درست نہین ہو سکتی ہی بہر حال یہ حدیث اس مورد تجویزی کی وجہ سے مخصوص بموت ازدحام نہین ہو سکتی ؎

ششم یہ جو ارشاد ہوا کہ در مختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ سو در مختار مین اسکو مین نہین پاتا ہون ہان بدائع اور نہر الفائق وغیرہما مین یہ مرقوم ہی لیکن سیاہ لباس کے مسلمانون کی علامت ہونے مین حموی اور طحطاوی اور شامی نے بحث کی ہی کہ سیاہ لباس پہننا مسلمانون کی علامت نہین ہو سکتا ہی اسلیے کہ یہ لباس خاص مسلمانون کا نہین ہی عبارت حموی کی یہ ہی فی کون لبس السواد من العلامات نظر اذ لبسه لا یختص المسلمین حتے یکون علامته یعنی پہننے سیاہ لباس کے علامت ہونے مین نظر ہی اسلیے کہ سیاہ لباس پہننا خاص نہین ہی ساتھ مسلمانون کے یہان تک کہ ہو سیاہ لباس پہننا علامت مسلمانون کی اور طحطاوی نے کہا قلت بل الغالب الآن لبسه لغیر المسلمین یعنے مین کہتا ہون بلکہ غالب اسوقت مین پہننا سیاہ لباس کا کافرون مین ہی اور شامی نے کہا قلت فی زماننا لبس السواد لم یبق علامت المسلمین یعنے مین کہتا ہون کہ ہمارے زمانے مین سیاہ لباس پہننا نہین رہا ہی علامت مسلمانون کی ؎

اب ہم چند حدیثین اسبات کی تائید مین کہ مشابہت کرنا ساتھہ کافرون کے عموما اون کامون مین جنکا ترک ممکن ہی اور بالخصوص اونکے شعار سے اجازت نہین ممنوع ہی ذکر کرتے ہین اور اس حالت مین اگرچہ ہم فرض کرین کہ حدیث من تشبه بقوم فهو منهم ثابت نہ سہی اور مشابہت ساتھہ کافرون کے کفر نہ سہی لیکن احادیث ذیل کی رو سے ممنوع سمجھنا مشابہت کا ساتھہ کافرون کے اونکے لباس اور پوشاک اور وضع اور اخلاق مین ضرور ہو گا۔

جامع ترمذی مین ابی ہریرہؓ سے اور سنن نسائی مین ابن عمر اور زبیرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے غیروا الشیب ولا تشبہوا بالیہود یعنی متغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ
یہود کے اور جامع ترمذی مین عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری
الاشارۃ بالاکف یعنی نہین ہی ہم مین سے جسنے مشابہت کی ساتھ غیر ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہود
کے اور نہ ساتھ نصاری کے پس تحقیق سلام کرنا یہود کا اشارہ ہی ساتھ انگلیون کے اور سلام کرنا نصاری
کا اشارہ ہی ساتھ ہتھیلیونکے اور مسند امام احمد مین ابی امامہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تسرولوا واتزروا وخالفوا اہل الکتاب یعنی پاجامہ پہنو اور تہمد باندھو اور مخالفت کرو اہل کتاب
کی اور صحیحین مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالفوا المشرکین وفروا اللحی
واحفوا الشوارب یعنی مخالفت کرو مشرکون کی اور بڑھاؤ داڑھیون کو اور پست کرو لبون کو اور
بھی صحیحین مین ابی ہریرہؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الیہود والنصاری لا یصبغون
فخالفوہم یعنی یہود اور نصاری نہین رنگتے ہین بالونکو پس مخالفت کرو اونکی اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن
عمرو بن العاصؓ سے روایت ہی کہ دیکھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر دو کپڑے کسم کے پس فرمایا
ان ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا یعنی یہ کفار کے کپڑے ہین پس نہ پہنو اونکو اور سنن ابی داؤد
مین رکانہ سے روایت ہی کہ کہا رکانہ نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرق بیننا و
بین المشرکین العمائم علی القلانس یعنی فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے پگڑیان
ہین ٹوپیون پر —

اب ہم عبارت تفسیر فتح العزیز کی جسکے مصنف کے فتوے سے باآنکہ ہنوز صحت نقل اوس فتوی کی
مفتی سے نہین ہی سود کا جواز سید احمد خانصاحب سمجھتے ہین اس مراد سے ذکر کرتے ہین کہ اونکے امام
مقلد کے کلام سے بھی ہولی اور دوالی اور بسنت اور دسہرہ مین اونکے ہندو دوستون سے ملکر
خوشی حاصل کرنے کا یا کافرون کی پوشاک پہننے کا حرام ہونا ثابت ہی —

عبارت تفسیر فتح العزیز کی یہ ہی ازین مشابہت کفار وقتی موجب حرمت فعل میشود کہ مرضی بودن آن
فعل بدلیل یقینی ثابت نشدہ باشد مانند تعظیم نیروز ومہرجان وتعیید باعیاد ہنود مثل ہولی و دوالی

وبسنت ودسہروالبستن لباس ایشان و رفتن بمعابد ایشان وتشقہ کشیدن وریش وبروت رادروقت

مصیبت صاف تراشیدن وزنار درگلو انداختن و در وقت خوردن قصداً سر خود را برہنہ کردن)

(سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۹۶ ہجری مین جو لکھا) دوسری تجویز ہماری یہ تھی کہ ہر طالب علم کو مدرسہ مین موزہ یعنی جراب اور انگریزی جوتہ پہنکر آنا ہوگا (مسلمانونکا اسپر یہ اعتراض ہی کہ اس مدرسہ مین جسکا واسطے تعلیم خاص مسلمانون کی بنانا مقصود ہی انگریزی جوتہ پہنکر آنا شرط کرنا اول ہی مسلمان طالب علمونکو اسلامی لباس سے متنفر کرنا اور انگریزی لباس کی رغبت دلانا ہی حال آنکہ احادیث صدر کی رو سے مسلمان مامور ہین ساتھہ مخالفت کفار کے اونکے لباس او پوشاک اور وضع اور اخلاق مین اور منع کیے گئے ہین اونکی مشابہت کرنیسے شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم نے صراط مستقیم مین امام احمدؒ سے نقل کیا ہی قال اکرہ النعل الصفراء لانہ من زی العجم یعنی کہا امام احمد نے مکروہ رکھتا ہون مین زرد جوتہ پہننے کو اسلیے کہ زرد جوتہ لباس عجم مین سے ہی جس مدرسہ مین فعل نامشروع کی اول تربیت ہو اور طالب علمون پر ارتکاب امر ناجائز شرط کیا گیا ہو مسلمان اوس مین بیٹا دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین ؛

ف ذکر انگریزی جوتہ کا

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۹۶ ہجری مین جو لکھا ہے اوسمین یہ رائے دی ہی کہ طالب علمونکو اختیار ہوگا کہ جیسا لباس چاہین پہنین الا مدرسہ مین کالے الپکے کا چغہ اور لال ترکی ٹوپی جسکا رواج روم و عرب و شام مین ہی اور اب وہ ٹوپی خاص ترکون یعنی مسلمانون کی سمجھی جاتی ہی پہننی ہوگی) مسلمانون کا اسپر یہ اعتراض ہی کہ قطع نظر اسکے کہ ایسا لباس غربا کو میسر ہونا نہایت دشوار ہی اور اسصورت مین بنا اس مدرسہ کے امرا کے لیے ہوگی نہ واسطے غربا کے اور قطع نظر اسکے کہ لال ٹوپی اور کالے الپکے کا چغہ اسوقت مین لباس کافرون ہی کا ہی نہ مسلمانون کا صرف لال ٹوپی اگرچہ بعضے ترک پہنتے ہون لیکن اس سے وہ ٹوپی خاص ترکون کی نہین سمجھی جا سکتی ہی حنفی مذہب کے مسلمان جو ہندوستان مین اکثر وہی نظر آتے ہین سرخ کپڑا پہنتا ناجائز سمجھتے ہین اور حدیثون سے اسکو ثابت کرتے ہین اونھین حدیثون مین سے ایک وہ حدیث ہی جو جامع ترمذی اور سنن ابی داود مین

ف ذکر لال ٹوپی اور کالی الپکہ کا چغہ پہننے کا

عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کی گئی ہی کہ مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ یعنی گذرا ایک مرد اوس حال مین کہ اوسپر دو کپڑے سرخ تھے پس سلام کیا

اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سو مرد کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کو اوسپر یعنی جواب اوسکے سلام کا ندیا پس جو مدرسہ کہ معصیت مین ڈالنے مسلمانون کا ذریعہ ہونیوالا ہو اوس مدرسہ مین مسلمان مدد دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین —

کہنا کھانے و چوکی اور میز

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا ہے تجویز ہماری یہ بھی کہ سب طالبعلم ایک جگہ کھانا کھاوین اور طرز کھانے کا یا تو مثل ترکون کے ہو جو میز کھاتے ہین یا مثل عربونکے ہو جو زمین پر بیٹھکر اور چوکی پر کھانا رکھکر کھاتے ہین

مسلمانونکو اسپر بھی اعتراض ہے کہ میز پر یا چوکی پر کہ وہ بھی ایک چھوٹی میز ہوگی رکھکر کھانا کھانے مین مشابہت ہے ساتھ نصاریٰ کے کہ ہمارے ملک مین میز پر کھانا رکھکر کھانا شعار اونہین کا ہے اور دین اسلام مین مسلمان منع کیے گئے ہین مشابہت کرنے سے ساتھ کفار کے اور حکم کیے گئے ہین ساتھ اونکے مخالفت کرنیکے پس جس مدرسہ مین جس فعل کرنا جس سے منع اور اوسکے مخالف کام کرنیکا حکم دین اسلام مین ہو طالبعلمو نپر شرط کیا گیا ہو مسلمان مدد دینا کیونکر جائز خیال کرسکتے ہین

اور چوکی پر کھانا رکھکر کھانا عربون کا طرز نہین اسکو عربون کا طرز کہنا جھوٹ ہے —

اور میز پر کھانا رکھکر کھانا بھی عام ترکون کا طریقہ نہین بالفرض اگر ترک لوگ مشابہت کفار سے مبالات نرکھین اور کفار کا طریقہ اختیار کرلین تو مسلمان اونکے فعل کو حجت نہین سمجھ سکتے ہین ترک لوگ بہت محرمات اور افعال نامشروعہ کے مرتکب ہوتے ہین اونکے ارتکاب سے وہ افعال جائز نہین ہوسکتے ہین بہرحال جب ایک فعل ایک ملک مین شعار قوم کفار ہو تو اوس ملک کے مسلمانون کو اوس فعل کو اختیار کرنا جائز نہین ہوسکتا ہے

اور جو کہ اکثر ممبران کمیٹی سید احمد خانصاحب کے پیرو اور ہم مذہب ہین سید احمد خانصاحب کی رائے بسر و چشم اونکو قبول ہے مخالفت کا اونکی طرف خیال نہین ہوسکتا اور مدار آمد و درآمد اکثر کی رائے پر خود سید احمد خانصاحب پرچہ مذکورہ کے صفحہ ۱۲ مین لکھ چکے ہین جاری وہی چیز ہوگی جو کثرت رائے ممبران سے منظور ہوگی —

سود بلند

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا تمام ہندوستان کے مسلمان جانتے ہین کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے پرامیسری نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتویٰ دیا ہے ہندوستان ہی کے مسلمانون سے جو پوچھا گیا تو وہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے

کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے پرامیسری کا نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتوی دیا ہے اور سیکڑون مسلمانون
پاس پرامیسری نوٹ کا موجود ہونا اس بنیاد پر کہ فتوی شاہ عبدالعزیز صاحب کا اسکے جواز پر ہے کوئی
نہین خیال کرسکتا ہے اسلیے کہ جنکے پاس یہ نوٹ موجود ہین اور وہ منافع اسکے لیتے ہین اور مثل شیر مادر
سمجھتے ہین اونکی نظر کسی کلام مین کسی فتوی پر نہین ہے اور نہ اونکو اس سے کچھہ کام ہے بہت فعل اونکے مخالف شریعت
محمدی ہین شاہجہان پور اور شمس آباد اور امروہہ اور مراد آباد مین بہت سے مسلمان اپنے
بھائی مسلمانون سے بیدھڑک سود لیتے ہین اونکے اس فعل کی بنیاد کس فتوے پر ہے —
(ہرگز مین خیال نہین کرسکتا ہون کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایسا فتوی دیا ہو باوصف اسکے کہ ابو حنیفہ
کے نزدیک مسلمانون کو حربیون سے دار الحرب مین سود لینا جائز ہے تعصب سے متعصب حنفی بھی ابو حنیفہ کی
اس راے پر فتوی نہین دیتا اور یہی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کی دلیل اس بارے پر قوی نہین ہے حدیث لا ربوا بین
المسلم والحربی فی دار الحرب جو ہدایہ مین مذکور ہے ثابت نہین ہے حدیث کی کتابون مین کہین نشان اسکا
نہین ملتا اور بیہقی نے جو معرفہ مین بروایت شافعی نقل کیا ہے کہ لا ربوا بین اہل الحرب و اہل الاسلام خود بیہقی
نے اسکی نسبت ذکر کیا ہے کہ قال الشافعی ہذا لیس بثابت ولا حجة فیہ اور معہذا اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح
بھی ہوتی تو خبر احاد ہوتی اور حنفیہ کے نزدیک تخصیص نص قطعی کی جو یہان آیت حرمت ربا ہے ساتھہ خبر
احاد کے درست نہین ہے —

اور دلیل عقلی جس اصل کی بنیاد پر کہ قائم ہے وہ اصل ہی ہنوز قطعی نہین ہے اسلیے کہ کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین
ہے کہ کافرون کا مال بالخصوص دار الحرب مین نہ دار الاسلام مین عموماً غیر معصوم اور غیر متقوم ہے پس ایسی
دلیل سے تخصیص نص قطعی کی جو یہان آیت حرمت ربوا ہے کیونکر ہوسکتی ہے اصول حنفیہ پر اسی وجہ سے کہ ابو حنیفہ
کی دلیل قوی نہین ہے ابو یوسف اور ائمہ ثلثہ یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس مسئلہ مین مخالف
ابی حنیفہ ہین چہ جائیکہ ملک ہندوستان ابو حنیفہ کی راے پر ہنوز دار الحرب ہی نہین ہے بلکہ اونکی راے قطع نظر
اسکے کہ دلیل قوی سے ثابت ہو یا نہو اس ملک مین جاری ہوسکتی ہو —

جناب شاہ صاحب نے اگر کسی لامذہب کا اعتراض جو ابو حنیفہ پر درباب تجویز ربا دار الحرب مین کرتا ہو رفع
کیا ہو تو وہ فتوی جواز پرامیسری نوٹ کے منافع لینے کا ہندوستان مین نہین ہوسکتا ہے —

سید احمد خان صاحب اگرچہ وعدہ کرتے ہین کہ جس چندہ دینے والے نے اپنے زر چندہ سے جائداد خرید کرنا

شرط کیا ہو اوسکے روپے سے سود نہ لیا جایگا لیکن جوکہ اونکی رائے سود لینے کی ہی اگرچہ باستثناے اس روپیہ کے ہو اور اونکا عقیدہ اور عمل مسلمانی طرز پر نہین لہذا مسلمان نہ اونکے قول پر یقین کر سکتے ہین اور نہ جمع کردینے روپیہ مین جسکے سبب سے مدرسہ چل سکے اور دروازہ سود لینے کا کشادہ ہو سکے گو خرید جائداد کی شرط کرنے والیکے روپیہ سے سود نہ لیا جاوے مدد دے سکتے ہین کہ یہ مدد دینا اوسکام مین ہی جسکے سبب سے سود لینے کی معصیت کا دروازہ کھلتا ہی کیونکہ درصورت مدد دینے کے اور مدرسہ قائم ہو جانیکے کہا جا سکے گا کہ نہ ہر قسم کا زر چندہ جمع ہوتا نہ یہ مدرسہ جاری ہوتا نہ سود لینے کی راہ نکلتی علاوہ اسکے خرید جائداد شرط کرنے والے کے روپیہ کا حاصل بشمول سودی روپیہ کے جو حرام ہی بامید ثواب صرف ہوگا اور اوسکام سے جسکا قوام صرف مال حرام اور مال حلال دونون سے ہو امید ثواب رکھنا بدون اسکے نہین ہو سکتا کہ صرف مال حرام سے امید ثواب رکھی جاے اور صرف مال حرام سے امید ثواب رکھنا سخت معصیت ہی پس مسلمان اپنے روپیہ کو ایسے خطر کی جگہہ مین کیونکر خرچ کر سکتے ہین اگر اونکو مسلمانون کی تعلیم مین روپیہ خرچ کرنا منظور ہوگا تو کیا ایسا اونکو کوئی مدرسہ نہین مل سکتا ہی کہ اوسمین کچھہ اس قسم کا اندیشہ نہو تا وہ چندہ مین شامل ہو جائین اور بے دہشت ثواب حاصل کرین۔

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ہجری مین جو لکھا (مین تصویرین طیار کرکے وہان لیجاؤنگا حامیان مدرسہ کے نہایت عمدہ و خوبصورت اور مخالفان مدرسہ کی نہایت ہیبت ناک اور بدصورت) مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب کو یہان اس سے کچھہ بحث نہین کہ تصویر کھینچنا اور کھچوانا اور تصویرون کو گھر مین رکھنا شرعاً جائز ہی یا نہین اونکو تصویر سے شوق ہی وہ تصویرین کھچواکر اپنے گھر مین رکھتے ہین تاکہ فرشتے اونکے گھر مین نہ آسکین گو یہ شوق ملحدانہ ہو لیکن یہ شوق اونکا اونکے مدرسہ کو لیے بیٹھتا ہی اسلیے کہ جب یہ مدرسہ باعث اس تصویر کشی کا جو معصیت ہی ہوگا تو مسلمان مدد دینا اس مدرسہ مین کیونکر جائز خیال کر سکینگے صحیحین مین روایت ہی

کہ کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون یعنی سخت تر آدمیون کے ازروے عذاب کے نزدیک اللہ تعالے کے تصویر بنانے والے ہین اور بھی صحیحین مین روایت ہی کہ ابن عباسؓ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فیعذبہ فی جہنم یعنی ہر تصویر بنانیوالا

ذکر تصویر بنانے کا

آتش دوزخ میں ہی پیدا کریگا اللہ تعالے اوسکے لیے بعوض ہر صورت کے کہ بنائی تھی اوسنے ایک شخص کو پس عذاب کرتا رہیگا وہ شخص اوس تصویر بنانے والے پر جہنم میں۔
اور صحیح بخاری میں روایت ہی کہ ابن عباس نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے من صور صورۃ عذب وکلف ان ینفخ فیہا ولیس بنافخ یعنے جسنے کھینچی کوئی صورت عذاب کیا جائیگا اور تکلیف دیا جائیگا اسکی کہ روح پھونکے اوس صورت میں اور نہ روح پھونک سکنے والا ہوگا۔
اور صحیحین میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما راہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا تدخلہ الملائکۃ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خریدا ایک تکیہ جس میں تصویریں تھیں سو جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہے دروازہ پر پس نہ آئے گھر میں سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہچانا میں نے چہرہ مبارک میں ناخوشی کو اس تکیہ کی وجہ سے کہا عائشہ نے پس کہا میں نے اے رسول خدا کے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کے اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا میں نے تو فرمایا رسول خدا کے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہی اس تکیہ کا کہا عائشہ نے کہا میں نے خریدا ہی اسکو آپکے لیے تا کہ بیٹھیں آپ اسپر اور تکیہ لگائیں اسکا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اصحاب ان صورتوں کے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جائیگا اونسے زندہ کرو اوسکو جو بنایا ہی تمنے اور فرمایا تحقیق وہ گھر جسمیں تصویر ہی نہیں داخل ہوتے ہیں اوسمیں فرشتے۔
ان احادیث کی رو سے تصویر بنانا اور اوسکا گھر میں رکھنا ممنوع ہی اور فرق نہیں ہی تصویر ذی ظل اور غیر ذی ظل میں اسلیے کہ اوس تکیہ میں جسکی وجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پر غصہ ہوے تصویریں غیر ذی ظل تھیں نہ ذی ظل پس قول اوسکا جو تصویر غیر ذی ظل رکھنے کو لاباس بہ کہتا ہی باطل ہی جیسا کہ نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہی اور حکم تصویر کھچوانے والے کا حکم تصویر کھینچنے والے کا ہی اسلیے کہ رضا اور امر ساتھ معصیت کے بھی معصیت ہی باقی اگر کسی مسلمان نے جسپر متقی ہونیکا سید احمد خاں صاحب تعریف کرتے ہیں شیطان کے اغوا سے اپنی تصویر کھچوائی ہو اور

پھر اس سے تائب ہو گیا ہو تو یہ فعل اوسکا قابل اعتبار اور لائق استناد نہین ہو سکتا ہی اور نہ بطور خبط اونکو اسپر خوش ہونا چاہیئے کہ میرے وسوسہ نے اس مین اثر کیا اس لیے کہ اوس مسلمان بیچارہ کو تو یہ نصیب ہو گئے ہونگے اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا کہ (ہان بیشک دنیاوی علوم جو ہم پہلے پڑھتے تھے اون کو ہم اس زمانے مین کچھ مفید نہین سمجھتے بلکہ صحیح بھی نہین سمجھتے اسلیے بعوض اون دنیاوی علوم کے وہ دنیاوی علوم پڑھایا چاہتے ہین جو اس زمانہ مین مفید ہین اور جنکا جاننا انسان کو دنیا مین انسان بننے کے لیے نہایت ضرور ہی اور جنکے نجاننے سے ہماری قوم کا لکھا پڑھا شخص بھی محض کودن رہتا ہی ہماری راے مین دنیا مین قومی عزت اور قومی بہبودی اور قومی سود گی اور قومی تمول انھی علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور ذریعہ حصول معاش بھی وہی علم ہین خواہ وہ ذریعہ سرکاری نوکری کا ہو یا تجارت کا یا اور کسی پیشہ کے اختیار کرنے کا اور اس لیے اونھین علوم کے رائج کرنے کے لیے اس دار العلوم کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی ہی ——

اس مین مسلمانون کا یہ قول ہی کہ مراد سید احمد خانصاحب کی دنیاوی علوم سے جو پہلے پڑھے جاتے تھے کیا ہی آیا حساب اور ہندسہ اور ہیئت اور منطق اور طبعی اور الٰہی یا کوئی اور علوم اگر مراد شق ثانی ہی تو اوسکا بیان کرنا اونکو لازم ہی اور اگر مراد شق اول ہی تو حساب اور ہندسہ و ہیئت کو اس زمانے مین کچھ مفید نسمجھنا باوصف اسکے کہ جن دنیاوی علوم کو اس زمانے مین سید احمد خانصاحب مفید سمجھتے ہین اور اونکو پڑھانا چاہتے ہین اون مین حساب اور ہندسہ و ہیئت کے کچھ مسائل اور مباحث معدود ہین گو وہ اب کمال وسعت ہو جانا حساب اور ہندسہ مین خیال کرتے ہین لیکن اصول سابق سے اصول حال کو کچھ مختلف نہین جانتے سو ہم اگرچہ اون کے اس خیال کو صحیح فرض کر لین مگر اسوجہ سے یہ علوم جو پہلے پڑھے جاتے تھے غیر مفید نہین ہو سکتے مقصود کسی علم کی تعلیم سے صرف اوسکے مسائل کا گو مختلف طور پر بسبب اختلاف مذاہب کے ہون ساتھ اون کے اصول کے معلوم کرا دینا ہی جس سے استعداد اور قوت اس قدر حاصل ہو سکے کہ اونکا جاننے والا موافق اپنے فہم اور ادراک کے اوسمین وسعت دے سکے اور جس کسی نے کچھ وسعت دی ہو اوسکو سمجھ سکے اور یہ علوم جو پہلے سے پڑھے جاتے ہین اسکے لیے کافی ہین *

علم ہیئت جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی سید احمد خانصاحب اوسکو اور اوسکے اصول کو بالکل غلط کہتے ہین اونکے اس قول کو اونکی بے علمی اور ناواقفی پر محمول کرتا ہون اگر اونھون نے علم ہیئت کی کتابین جو پہلے سے پڑھی جاتی ہین دیکھی اور سمجھی ہوتین تو وہ ہرگز اسکے قائل نہوتے کتب علم ہیئت مین مذاہب مختلفہ ہر مذہب کے دلائل کے ساتھہ مذکور ہین جاننے والا ان مذاہب اور دلائل کا اپنی استعداد کے موافق ایک مذہب کو ساتھہ قائم کرسکنے دلائل کے اختیار کرسکتا ہی اور اور مذہب کو باطل کرسکتا ہی اور اس اختیار اور ابطال کی وجہ سے نہ وہ علم ہیئت جو پہلے پڑھا جاتا ہی غیر صحیح ہوسکتا ہی اور نہ اوسکے اصول بالکل غلط قرار پاسکتے ہین اور باوصف مفید سمجھنے علم ہیئت کے جواب جاری ہی غیر مفید سمجھنا اوس علم ہیئت کا جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی قابل تسلیم نہین ہی کہ مقصود جو تعلیم علوم سے ہی وہ تعلیم اس علم ہیئت سے جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی حاصل ہی اور جسقدر استیعاب مسائل مذاہب مختلفہ کتب قدیمہ علم ہیئت مین ہم پاتے ہین اوسقدر کتب جدیدہ علم ہیئت مین ہرگز نہین پاتے گو کسی مسئلہ مین ایک مذہب پر کچھہ نئے دلائل قائم کیے گئے ہون مثلاً کتب قدیمہ مین جیسے مذہب ارض کے ساکن ہونیکا ساتھہ اوسکے دلائل کے مذکور ہی ویسے ہی مذہب ارض کے متحرک بالاستدارہ ہونیکا گرد مرکز کے مغرب سے مشرق تک جو مذہب ایک قوم کا ہی قدماے یونانیین مین سے ساتھہ اوسکے دلائل کے بھی مذکور ہی اب اگر کسی نے مذہب قدماے یونانیین اختیار کرکے کچھہ نئے دلائل سے اوسکو ثابت کیا ہو تو اس سے وہ کتب قدیمہ جنمین یہ مذہب بھی مذکور تھا گو اثبات اس مذہب کے دلائل اون مین اور ہی ہون غیر صحیح اور غلط اور غیر مفید نہین ٹھہر سکتے ہین باقی منطق اور طبعی اور الٓہی کا حال یہ ہی کہ منطق کے قواعد کلیہ یقینیہ ہین اونمین کچھہ تغیر نہین ہوسکتا اور ہر علم مین وہ مفید ہی اور طبعیات اور الٓہیات کا جاننا واسطے سمجھنے مسائل کلام کے جو علوم مذہبی مین سے ہی ضروری ہی اور قطع نظر اسکے کہ منطق اور طبعی اور الٓہی معدات علوم دینیہ مین سے ہین جو حدت ذہن اور سرعت ادراک اور تیزی فہم اور دقت نظر اور طلاقت لسانی اور فصاحت بیانی اور خوش تقریری اور مذاق تحریری اور بال کی کھال نکالنا اور حق اور باطل مین جلد امتیاز کرلینا اور ایک دعوے کو مختلف طریقون سے بیان کرنا اور مختلف دلائل سے اوسکو ثابت کرنا اور مقدمات دلیل کو حسن اسلوبی سے ترتیب دینا اور ہر بات کا نتیجہ صحیح نکال لینا جسکی ضرورت ہم دنیاوی کامون مین بہت دیکھتے ہین انھین علوم سے حاصل ہونا متصور ہی پس ان علوم کو

مفید نہیں سمجھنا بلکہ ان علوم کو صحیح بھی نماننا صرف نتیجہ بے علمی کا ہی عنین لذت جماع کی نہیں جان سکتا ہی
کور مادرزاد کیفیت الوان نہیں دریافت کرسکتا ہی طفل امروزہ کو خذف اور زر اور سنگ و جواہر میں تمیز
نہیں ہوسکتی ہی دیوانہ اور بورے آدمی کو نفع اور نقصان کی سمجھ نہیں ہوسکتی ہی تیلی عطر نہیں بنا سکتا ہی
خوگیر دوز جبہ و قمیص نہیں سی سکتا ہی ٹاٹ بننے والا اطلس و کمخواب او کمل بننے والا بانات اور دوشالہ
نہیں بن سکتا ہی ؏ بوریا باف گرچہ بافندست ؛ نہ برندش بکارگاہ حریر ؛ جاکٹ پتلون
گرگابی پہن لینے سے میز و کرسی پر بیٹھکر چھوری اور کانٹے سے کھانا کھا لینے سے کوئی ہندوستانی
شیخ ہو یا سید نامدار بھنگی ہو یا چمار یورپین نہیں بن سکتا ہی کسی مدرسہ کی کمیٹی کے ممبر بن جانے
کچھ علوم کے نام سنکر یاد کر لینے سے کوئی جاہل کندۂ ناتراش عالم نہیں ہوسکتا ہی ؏ ہزار نکتہ باریکتر
ز مو اینجاست ؛ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ؛ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جو علوم مدارس گورنمنٹ میں تعلیم
ہوتے ہیں واسطے حاصل ہونے نوکری سرکاری کے نہایت مفید ہیں اور تجارت اور پیشہ کے اختیار
کرنے میں اور انتظام ریاست اور زمینداری میں بھی کچھ فائدہ مند ہیں سو اسکے لیے مدارس گورنمنٹ
کافی ہیں کسی اور نئے مدرسے کی اسکے لیے کچھ ضرورت ہم نہیں دیکھتے ہیں لیکن یہ سب علوم دنیا داز
انسان کے پیٹ پالنے کے لیے ہیں دنیا میں انسان کے انسان بننے کے لیے یہ علوم کچھ ضرور
نہیں سمجھے جاتے ہیں بہت ان علوم کے جاننے والے لکھے پڑھے شخص ہماری قوم میں سے سطحی اور
کودن رہتے ہیں کچھ انسانیت اون میں نہیں آتی اور بہائم سیرتی اونکی طبیعت سے نہیں جاتی ہی
انسان کو انسانیت علوم قدیمہ مذہبی اور غیر مذہبی ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہی اور قومی
عزت اور انسانی وقعت انھیں علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی
اور قومی تمول کسی علم اور فن کے جاننے میں ہم منحصر نہیں سمجھ سکتے ہیں بہت انگریزی دان اور علوم
اور فنون کے جاننے والے افلاس میں گرفتار اور ذلیل و خوار ہیں اور ہزار ہا انگریزی نہ جاننے والے
بے علم ناواقف ان فنون سے آسودہ اور متمول اور دنیا میں باوقار ہیں ؏ اگر بہر سر موئیت ہنر دو صد باشد
ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ؛ لیکن اسکا ہمکو انکار نہیں کہ علوم اور فنون کا جاننے والا شخص معزز
اور محترم ہوتا ہی اور ہمیشہ قدر و منزلت کے ساتھ روٹی کھاتا ہی بحث آسودگی اور تمول میں ہی کہ وہ
اسپر موقوف نہیں ہے ؏ بخت و دولت بکاردانی نیست ؛ جز بتائید آسمانی نیست ؛

اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا (بلا شبہہ میری رائے ہی اور اسپر نہایت مضبوط ہون کہ مسلمان لوگون کو تعلیم سے زیادہ تربیت کی حاجت ہی اونکے غچلپنے کی عادت اونسے چھڑانا اونکو صفائی و پاکیزگی کی عادت ڈالنا اونکی رفتار وگفتار و پوشاک کو درست کرنا نہایت ضرور ہی اور جب وہ وقت آویگا اور منتظمان مدرسہ کی کمیٹی جمع ہوگی اور مین بھی اگر زندہ ہونگا اور اوس کمیٹی کا ممبر منتخب ہونگا تو نہایت فصیح اور بلیغ تقریر سے جو میرے دلمین ہی وہ اور ممبرون کے دل مین بھی ڈالنا چاہونگا اور جہانتک میرے بیان مین طاقت ہی مین اپنی رائے کی خوبی اور صحت اور سچائی اور مفید ثابت کرنے مین کوشش کرونگا اگر ممبران کمیٹی میری رائے کے موافق ہوگئے تو مین یقین کرونگا کہ مسلمانون کی بداقبالی کے دن گئے اور بہتری کے دن آئے اور اگر میری رائے منظور نہوئی تو سمجھونگا کہ ابھی تھوڑی سی نحوست مسلمانون پر باقی ہی) سو مسلمان کہتے ہین کہ ہم مطابق اعتقاد سید احمد خانصاحب کے آپ مین غچلپنے کی عادت سوائے اسکے نہین پاتے ہین کہ بیٹھکر پیشاب کرتے ہین قدمچون سے سُرین کو علیحدہ رکھکر پاخانہ پھرتے ہین ڈھیلے اور پانی دونون سے استنجا کرتے ہین کھانا ہاتھ دھوکر کھاتے ہین حلال جانور ذبح کیے ہوؤنکا گوشت اور پاک چیزین تناول کرتے ہین اور پھر بعد کھانا کھانیکے ہاتھونکو مل مل کر دھوتے ہین اور منھ کو کلی اور غرارے سے صاف کرتے ہین اور پھر ہاتھ اور منھ کو رومال سے پوچھتے ہین اور جبہ و قمیص اور ازار اور پاجامہ اور مسلمانی جوتہ پہنتے ہین اور عمامہ سر پر رکھتے ہین اپنی جو زبان ہی ملکی بھائیون سے اوسمین کلام کرتے ہین کبھی ایسے شخص کے بول چال کا جو ہماری زبان کے نجاننے کی وجہ سے کچھہ غلط بولتا ہی تتبع نہین کرتے ہین اور کسی ایسے قول اور عقیدے کو جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے باطل قرار پاچکا ہی اور سید احمد خانصاحب اوسکے موجد ہین غلط کہتے ہین ؛

اور صفائی اور پاکیزگی کی عادت جسکو سید احمد خانصاحب جانتے ہین کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرین قدمچہ پر سُرین جماکر پاخانہ پھرین پیشاب کے بعد بالکل استنجا نکرین براز کو صرف کاغذ سے پوچھہ ڈالین اوسکے بعد پانی نلین سُور اور گلا گھٹی مرغی کا گوشت چھوری کانٹے سے کھائین پانی کی جگہہ شراب پیئین یا جسوقت میز پر سُور کا گوشت کھایا جاتا ہو شراب پی جاتی ہو بخوشی بیٹھکر کھانا تناول کرین اوس کھانے کو جو نجس پانی سے پکایا گیا ہو اور نجس برتنون مین یا جنکو بھنگیون نے نجس پانی سے دھویا ہو

رکھا گیا ہو خوب مزا لے لے کر کھائین پھر بعد کھانا کھا چکنے کے بدون کلّے اور غرارے کے رومال سے منہ پونچھ لین اور جاکٹ پتلون گرگابی جس سے ہندوستانی آدمی مانند جنٹلمین کے معلوم ہوتا ہے پہنین غیر ملک کے لوگونکا تتبع کرکے اپنی زبان مین غلط طور پر کلام کرین اور اون اقوال اور عقائد کو جو مندرج تہذیب الاخلاق خانہ ساز سید احمد خانصاحب ہین اور بعض اونمین سے استفتای ذیل مین مذکور مذہب بنائین سو ہم لوگ اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت کرنے سے پناہ مانگتے ہین اور اپنی اوس غجلی پنے کی عادت مین رہنا چاہتے ہین ؎ می ترسم از خرابی ایمان کہ می برد ٭ محراب ابروی تو حضور نماز من ٭ اور جس مدرسہ مین اس صفائی اور پاکیزگی عادت ڈالنے کی اور اسلامی عادت جسکو غجلی پنے کی عادت سید احمد خانصاحب کہتے ہین چھوڑانیکی تربیت منظور ہو اوسمین چندہ دینے کا استفتا علمای اسلام سے ہمنے کیا تو اونھون نے بالاتفاق چندہ دینا اوسمین مدد دینا معصیت مین قرار دیکر اس سے منع کیا ہی لہذا اہم استفتا اور عبارات جوابات علما ساتھہ اونکے مواہیر اور دستخطونکے مندرج ذیل کرتے ہین ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہین علمای اسلام اہین کہ علیگڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ جنمین صرف نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت پڑھی جاتی ہو مسلمانون کے چندے سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرات انسانی کے خلاف ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہی وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھینٹ اسلام کہتا ہون جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطائی اجتہادات سے اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علیحدہ ہوکر غور کریگا یقینی جانیگا کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث

قابل یقین نہین ہی ۔ سیر کی کتابین مانند مہابھارت اور الف لیلہ کے قصہ کے ہین اور سوا اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت حضرت نوح سے برند منخنقہ کو جسکو نصاری نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار کرتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہی اور اس قسم کے بہت سے امور اس شخص کی رائے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علیگڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے فائدہ قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسہ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقے سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسہ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بدعقیدہ اس منشا سے کہ اس مین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقے سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری رائے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہی رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتداءً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت کے درست ہی یا نہین بینوا توجروا

جواب علمای لکھنؤ فرنگی محل وغیرہ

وجود ملائکہ قرآن اور احادیث سے ثابت ہی اور ایمان بالملائکہ ہر مسلمان پر فرض ہی اور جو شخص انکار کریگا وجود ملائکہ کا اگر عناداً انکار کرتا ہی اور نصوص قطعیہ شرعیہ کو رد کرتا ہی وہ کافر ہی اور اگر تاویلات باطلہ اور اشارات باطنہ پر اونکو محمول کرتا ہی تو وہ فاسق اور ملحد ہی و علی ہذا القیاس وجود شیطان اور اجنہ کا منصوص قطعی ہین اور منکر اوسکا شیطان ہی بلکہ اوس سے بھی زائد کیونکہ خود شیطان کو بھی اپنے وجود کا انکار نہین ہی حافظ جلال الدین سیوطی حبائک فی اخبار الملائک مین لکھتے ہین

قال اللہ تعالے آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ آمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قال البیہقی فی شعب الایمان الایمان بالملائکۃ ینتظم معانی احدہا التصدیق بوجودہم والثانی انزالہم منازلہم واثبات انہم عباد اللہ وخلقہ والثالث الاعتراف بان منہم رسلاً یرسلہم

الی من یشاء من عبادہ انتہی اور حافظ بدر الدین شبلی آکام المرجان فی احکام الجان میں لکھتے ہیں

قال امام الحرمین اعلموا ان کثیرا من الفلاسفۃ وجماہیر القدریۃ وکافۃ الزنادقۃ انکروا الشیاطین والجن

ولا یبعد لو انکر ذلک من لا یتدبر ولا یتشبث بالشریعۃ وانما العجب من انکار القدریۃ مع نصوص

القرآن وتواتر الاخبار واستفاضۃ الآثار انتہی اور وجود آسمان منصوص قرآنی ہی منکر اوسکا مبتلاے
وسواس شیطانی ہی اور حرمت منخنقۃ طیور منصوص عموم کلام رب غفور ہی اور سلف سے تا خلف اتفاق
اسپر ماثور ہی انکار اوسکا موجب گمراہی وفجور ہی اور عموم طوفان نوح وعموم بعثت نوح علی نبینا و
علیہ الصلوۃ والسلام اور وقوع معراج نبوی در یقظہ مذہب جماعۃ اہل سنت ہی منکر اوسکا بعد ظہور آثار
وشہرت اخبار از جملہ اہل بدعت ہی اور اہانت کتب حدیث وفقہ واصول وسیر وتفسیر ونسبت غلط
فہمی و دروغگوئی بطرف جم غفیر باعث استحقاق عذاب سعیر ہی اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہی منکر اوسکا
خارج از دائرہ اسلام منیر ہی اور مذہب نیچر خدا جانے کیا بلا ہی ہر متشرع اور متدین کو اسکے قبول سے

ابا ہی حق جلشانہ کلام پاک میں ارشاد کرتا ہی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَہُوَ فِی

الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ اور بھی ارشاد ہوتا ہی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ہر مسلمان کو حق جلشانہ
اتباع شریعت محمدیہ پر قائم رکھے اور مذہب نیچر ومشرب بدتر سے محفوظ رکھے جو شخص کہ اعتقادات
اوسکے فاسدہ ہیں جو کہ سوال میں مسطور ہوے ہیں وہ شخص مخرب دین ہی ابلیس لعین کے وسوسہ سے
صورت اسلام میں تخریب دین محمدی کی فکر میں ہی اور بنام تجدید مدرسہ جدیدہ افساد شریعت
اوسکی منظور نظر ہی جو چیزیں کہ اوسکی راے میں موجب تہذیب ہیں اہل سنت کے نزدیک باعث
تخریب ہیں فالحذر الحذر یا ایہا المسلمون والہرب الہرب یا ایہا المومنون ایسے شخص کی معاونت
اقامت مدرسہ میں کہ فی الحقیقت وہ مدرسہ نہیں بلکہ مفسدہ ہی حرام ہی بلکہ اوسکے مذہب جدیدہ کا
ابطال لازم کافہ انام ہی اگر احیاناً اوس شخص نے کوئی مدرسہ قائم کیا تھوڑے عرصے میں دین محمدی
میں فتور واقع ہو جائیگا اور تمام انتظام شریعت برہم ہو جائیگا ہر شخص کو لازم ہی کہ ایسے شخص کی معاونت
سے اجتناب کرے اور جو لوگ کہ بسبب غفلت کے یا بطلب نام آوری دنیوی کے یا بغرض خیر خواہی
کے ارادہ شرکت کار رکھتے ہوں اونکو اس آفت سے بچاوے ورنہ جب یوم الجزا میں حضرت مالک
الملک کے سامنے ایسی معاونت بد سے استفسار ہوگا جز حسرت وافسوس اسکے کچھ جواب منہ میں نہ پڑیگا

اقول قولی ہذا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و ہذہ تذکرۃ لمن شاء التذکرۃ فمن شاء ذکرہ ومن عاون عنہ من ارباب الفساد واللہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الغی فقط

محمد عبد الحی ۱۲۶۹ ابو الحسنات

اصاب المجیب کتبہ اضعف العباد محمد فضل احمد عفی عنہ

فضل اللہ ذالک ۱۲۹۱

اصاب من اجاب نمقہ خادم اولیاء اللہ الکریم محمد ابراہیم غفرلہ اللہ الرحیم ابن مولانا مولوی علی محمد مرحوم ومغفور

الجواب صحیح والمجیب نجیح .... العبد الٰہی بخش عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ برب الناس من شر الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس سبحان اللہ جو لوگ کہ آپ کو محمدی بتلاتے تھے اور قید مذہبی سے چھوٹ کر اپنے منہ میاں مٹھو مجتہد کہلاتے تھے بجگس کٹ کر پیچھے گی کیری تو بتون کی آڑ مین تھا آخر کو عام ہو کے بلکے کی بزار مین تو آج وہ کھل گئی عیسائیت کجا نیچریت کے بلے مین تل گئی جانتے ہو نیچر کیا ہی نیچر بروزن کیچر ایک لغت یوروپیا در ہو ا ہی انگریزی زبان مین اسکے معانی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور خود طلبی یعنی جس چیز پر جی مچلے اور سکے کرنے مین نفس کے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال ہو اور یہی حال ہی اور معنون کا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بے ایمانی کے ہر ایک منفرداً و مطرداً بیدینی اور خود رائی اور خود بینی اور خود نمائی و ما فیمعنا ہا پر دلالت کرتا ہی مطابقۃً خواہ تضمناً خواہ التزاماً اور اس قاعدہ کے پیرو کو انگریزی محاورہ مین نیچرل اسٹ کہتے ہین یعنی پیروی کرنیوالا نیچر کا لیس نیچرل اسٹ نے اگرچہ فی زماننا یوروپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا ازانجملہ چھیاسی ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمد اللہ کہ عقلاے مسیحیہ نے خصیر دیار اور امصار مین تحریراً بالمکاتبۃ و تقریراً بالمشافہۃ بخوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو ہٹے دال کا بھاؤ بتا رہے ہین استاڈو صاحب کی کتاب ایڈ وانسڈ ریڈ اور ہارن صاحب کی کتاب انٹراکس

تو اسکے سوا جرس وغیرہا مین دیکھو تو کس طرح کھلم کھلا نیچریون کی مذہب اور مکاری اور نالائقی اور عیاری وغیرہا مین قبایح مالا تحصے مذکور و مسطور ہین پھر اسپر بھی اگر کوئی نیا نیچری نہ شرمائے اور بہ طمع ترقی جاہ چاہے کہ اس نیچی کچھی بلا کو ہندوستان مین پھیلاے تو ہمارے علمای محمدیہ نے جسطرح فلاسفہ اور اہل اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دھجیان اوڑائین اور اونکو عدم کی راہین دکھائین اوس سے زیادہ اس نیچر کا سنیچر اوتارینگے اور شواظ من نار کے برہین کو تیر مارینگے ذرا اگر ہمارے دل لیچر پیر و نیچر سردست یہ تو فرمائین کہ قبل قبول نیچریت کے تو بھلا دھرم کھو چکے تھے اور اپ کے سارے کرم ہو چکے تھے لندن مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آئے خمر خنزیر در کنار گلا گھونٹی مرغی کے کھانے مین نہ شرمائے منہیات اور محرمات کی نسبت مشاقی ہی بنات اور امہات کی بابت اختیار باقی ہی اسی کی بمعنی نحوست کے دیس جانیکا خطاب پائے پھر کیا باقی رہا تھا جو نیچریہ طریقہ کی جانب للچائے کیا جی چاہتا ہی کہ لاٹ پادری نجائیے اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے یہ نیچیر ہیچ ہے کلاہ خسری و تاج شاہی بہ سرگل کی رسد جانتا و کلاہ بان بقول بعض نیچریون کے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے تا کسی قوی کے حرمانی لازم نہ آئے شاید بمقتضاے قوت شہوانی پاپ کرنال کا خیال آیا ہو تا اوس جانب کو ٹوٹیے کچھ دنون وہان کا مزہ لوٹیے تو برای خدا ذرا پیش و پس کو کار فرمائیگا پیش و پس کو یکسان نہ بنائیگا ؎ برگ عیشی بگور خویش فرست کس نیارد زپس تو پیش فرست ؛ غرض جب حال نیچر اور نیچریون کا بخوبی واضح ہوا کہ یہ لوگ ہوا جس نفسانی کے بار بردار ہین اور وساوس شیطانی مین گرفتار تو اب انکا قول مانا یہ بول سراپا باطل ہی اور حلیۂ دیانت سے عاطل ہرگز ان کے انکار سے کوئی امر شرعی مثبت مثل وجود آسمان و ملائکہ و شیطان و عموم طوفان و بعثت حضرت نوح اور ثبوت معراج صاحب البراق والتاج اور صحت کتب تفاسیر معتبرہ و احادیث صحیحہ و اصول فقہ و قیاسات حقہ مجتہدین و صحت کتب سیر متقدمین و متاخرین و امثال ہذا ممالا تحصے باطل نہین ہوسکتا اسواسطے کہ براہین نقلیہ و عقلیہ ان امور اور اونکے مضاہاتہ پر بجای خود قائم ہین اگر منکر کو مطلوب ہونگے من بعد گزارش کیے جائینگے سردست مستفتی کے اصل سوال کا جواب ضروری ہی فاقول۔

ہو المصوب جن علوم و فنون کی ترویج اور اشاعت سے شریعت ناسخہ جملہ شرائع سابقہ

کی تعطیل لازم آوے اور اوسکا ثمرہ زندقہ اور الحاد کی حد کو پہونچاوے نیچر ہو خواہ اور کوئی قاعدہ لیجر اونکے مروج اور ساعی کی اعانت دینکے اہانت ہی و بحکم کلام ملک العلام وحدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سخت معصیت بلکہ حرام قال اللہ تعالےٰ تَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ یعنی آپسمین مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کا عذاب سخت ہی اور ظاہر ہی کہ نیچر سے بڑھکر اور کون گناہ کا کام ہی پس اسکی ترویج اور اعانت حرام ہی اور حدیث مین ارشاد ہی کہ مَنْ اَعَانَ صَاحِبَ الْبِدْعَۃِ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ہَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جسنے مدد کی بدعتی کی سو قریروہ آمادہ ہوا اسلام کے ڈھانے پر اور شک نہین کہ یہ نیچریہ خام خیال مبتدع اور ضال ہی حضرت امام اعظم مجتہد مقدم کے احتیاط اور تقاوت اسعبات مین اسقدر بڑھی تھی کہ آپ قید تھے اوس حالت مین کسی ظالم نے آپ کو قلم دیا کہ اسکو درست کر دیجیے باوجود خوف اذیت نہ آپ نے قلم ہاتھہ مین لیا نہ اوسکو تراش دیا اور کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ تیری اسیقدر اعانت کے سبب کہین تیرے زمرے مین نہون اسواسطے کہ حقتعالی فرماتا ہی اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَہُمْ وَمَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاہْدُوْہُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ۵ وَقِفُوْہُمْ اِنَّہُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۵ یعنی جمع کرو ظالمون کو اور اونکے جوڑون یعنی مددگارونکو اور جسکو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے اور کھڑا رکھو اونکو اونسے پوچھنا ہی سبحان اللہ کیا پاسداری اور کسقدر خوف احکم الحاکمین تھا کہ قید کی حالت مین بھی حق بات کہنے سے باز نرہے انھین باتون سے پیشوا اور مجتہد ہوے اب جسکو عذاب شدید مین آنا اور ہدم اسلام پر آمادہ ہوجانا اور ظالمون کے ساتھہ حشر پانا منظور ہو وہ علوم باطلہ خصوصًا نیچر کی ترویج اور اشتہار اور اوسکے مروج لیجر کا معین اور مددگار رہے ۵ من آنچہ شرط بلاغ ست باتو گفتم ناش ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ٭ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ٭ نمقہ العبد الاواہ محمد المدعو بلطف اللہ عفی عنہ

جواب علمائی دہلی

بعد مطالعہ تحریر ہذا کے واضح ولائح ہوا کہ ظاہرا امورات مندرجہ سوال دہریت کے معلوم ہوتے ہین زیرا کہ بالا مندرج ہی کہ جو مذہب نیچر کے خلاف ہی وہ صحیح نہین نہ معلوم کہ نیچر مذہب کیا ہی آیا مطابق مذہب یہودیہ کے ہی یا مذہب نصرانیہ یا اسلامیہ کے وغیرہم ولیکن یہ فقیر حسب مذہب اسلامی مصطفوی

علیہ الصلوۃ والسلام کے مظہر ہی کہ جو شخص مذہب نیچر کا معتقد ہوا اور جو امر کہ قران شریف مین خلاف مذہب
نیچر کے ہی اوسکو بد جانتا ہو وہ بلا ریب و شک کافر اور مرتد ہی کیونکہ ایسے شخص نے اپنے تمام امورات
دینی اور دنیاوی مین مذہب نیچر کو حکم قرار دیا اور کلام الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جنکی
اللہ تعالے فرماتا ہی وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ مکروہ جانا اور مورد اس آیت کا ہوا يُرِيدُونَ أَنْ
يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا
ولیکن مذکورین آیہ کریمہ اور معتقد مذہب نیچر مین اتنا فرق ہی کہ وہ تابع شیاطین انس و جن کے تھے
اور یہ شخص تابع خواہش نفسانی کا ہی جسکی شان مین وارد ہی أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ مگر مآل
ہر دو کا ایک ہی رہا پس اس صورت مین بمصداق آیہ کریمہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کیونکر ایسے شخص خسر الدنیا والآخرہ
کو مومن قرار دیا جاوے تا وقتیکہ اپنی خواہش نفسانی اور اغراض دنیاوی کو تابع حکم الٰہی اور حکم
رسول کے نکرے اور دین اسلام کو اپنا مذہب قرار ندیوے کما قال اللہ تعالی وَمَنْ يَبْتَغِ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اگر ایسے اعتقاد میں خاتمہ ہو تو سوا
جہنم کے دوسری جا ہی کیا نصیب ہوگی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ
وَسَاءَتْ مَصِيرًا اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ جو حکم اجماع مومنین سے منکر ہوا وہ بلا ریب کافر
ہی کیونکہ وجوب اطاعت اللہ تعالے اور رسول اور اجماع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے
مساوی ہی کما قال اللہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
مِنْكُمْ پس اطاعت علمای اسلامیہ کی مثل اطاعت اللہ اور رسول کے ہی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ ایسے شخص کو شیطان نے دنیا ہی مین مسخ کر کے خبط مین ڈالدیا ہی اور عقل سلیم کو سلب
کر کے چاہ جہالت مین ڈبو دیا ہی کہ قیاسات کو ڈھکوسلہ بتاتا ہی جسکی شان مین او تعالی فرماتا ہی
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ اور تفاسیر اور کتب تفاسیر اور کتب احادیث کو مثل تواریخ اور جہا بھارت
کے قرار دیتا ہی اگرچہ اپنی عقل پر بڑا نازاں ہی لیکن نزد اولی الابصار کے جہل مرکب مین بھرا
ہوا ہی اور منکر ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور وجود ملائکہ کا جنکی تحقیق وجود مین جابجا

اللہ تعالے فرماتا ہی فسجد الملئکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان من الکافرین دوسری جگہ فرماتا ہی
واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین اور تیسری جگہ اللہ تعالے
فرماتا ہی کہ شیطان جن ہے اور وجود جن کا متحقق الا ابلیس کان من الجن ماسوا اسکے اللہ تعالے نے ذریت اسکی بیان
کی ہی افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی اور اولاد بغیر وجود کے کیونکر ظہور مین آوے قطع نظر اسکے
اللہ تعالی حکایۃ ابلیس سے بیان فرماتا ہی قال خلقتنی من نار وخلقتہ من طین متحقق ہوا کہ شیطان آتش
سے مخلوق ہی اور وجود آتش کا اظہر من الشمس پس لا محال وجود شیطان کا ثابت اور وجود ملائکہ مین صرف
یہی آیہ کافی ووافی ہی جاعل الملائکۃ رسلا حاجت تفسیر نیست اور وجود آسمان مین آیات کثیرہ وارد ہین
اون مین سے قولہ تعالی ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار الآیہ وقولہ تعالی ان فی
خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ
قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا الآیہ اور
اس سے زیادہ اور کیا خبط ہوگا کہ منخنقہ کو حلال جانتا ہی جسکی حرمت مین صریح کلام الہی ناطق ہی
حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ الآیہ اب ایسے شخص کے
کفر مین کیا شک رہا کہ منکر نصوص قرآنی کا ہی اور ایسے امورات واہیہ کو نسبت تہذیب کی طرف کرنی
زنگی کو ساتھ اسم کافور کے موسوم کرنا ہی پس ایسے شخص کی راہ پر چلنا اور اوسکے مدرسے مین مدد دینی
اور اپنی اولاد صغر سن کو پڑھوانا موجب ضلالت مبینہ کا ہی آیا نہ دیکھا ہی کلام الہی کو کہ خطاب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا ہی یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ان
اللہ کان علیما حکیما معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غرض اغراض دنیوی سے دامنگیر ہوئی ہی
جس کے سبب سے مورد اس آیہ کریمہ کا ہوا ہی واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون اور
حالانکہ زندگانی دنیا کی دھوکا ہی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ورنہ اطفائے نور اسلام
کا کہ تمام عالم مین ساطع اور لامع ہی ایک لومڑی سے کیونکر ہو سکتا ہی ؎ قاصری گر کند این طائفہ
را طعن قصور حاشا للہ کہ برآرم بزبان این گلہ را ؎ ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را ؎ آیا نہ سنا ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اللھم ارنا الحق

حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ واللہ یہدی من یشاء بہ حررہ واجابہ

خاک رہ محمد مسعود نقشبندی دہلوی ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ ہجری

فقد اصاب من اجاب وقد قال اللہ تعالی فلا تقعد

بعد الذکری مع القوم الظالمین واللہ اعلم وعلمہ احکم

نذیر حسین ۱۲۸۱ محمد

الجواب صحیح کتبہ غلام محمد ہوشیارپوری حنفی

الجواب صحیح
شہاب الدین عفی اللہ عنہ

غلام محمد ۱۲۸۶ مطاع سلاطین

جواب استفتا از طرف علماء دہلی

جن مدرسون مین تحصیل علوم دینی ہوتی ہی ادن مین صرف کرنا مال کا موجب سعادت اور رضامندی باری تعالی کا ہی کیونکہ تعاون علی البر والتقوی ہے مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور جو مدرسہ کہ بنیاد اوسکی واسطے طمس رسوم شرعیہ اور شعائر اسلام کے ہوئی ہے اوس مین صرف کرنا مال کا تعاون علی الاثم والعدوان ہے کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر فمثلہ کمثل صفوان علیہ تراب فاصابہ وابل فترکہ صلدا لا یقدرون علی شیء مما کسبوا افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم واللہ لا یہدی القوم الظالمین اور شک نہین کہ اس مدرسہ مذکور مین مقابلہ قرآن مجید کے احکامونکا ہوگا اور انکار کیونکہ وجود شیطان کا قرآن مجید مین ثابت ہی نص جلی سے اور وجود آسمان سے آیات بینات گواہ

ہین کسیکو انکار نہین منخنقہ منجملہ محرمات ہی احادیث نبوی سے سارے احکام شریعت ثابت
غرضکہ جس مدرسہ کی بنیاد مورد اسلام پر او سکے معاون و مددگار ہونا اور چندہ دینا
مٹانا اسلام اور مسلمانی کا ہی جو شخص ایسے مدرسہ کا مددگار ہوگا منکرین قرآن وحدیث مین مشہور
ہوگا قال ابن سیرین لا تحمل للسلطان کتابا حتی تعلم ما فیہ وقال سفیان الثوری صاحب القلم
وصاحب الدواۃ وصاحب القرطاس وصاحب اللیط بعضہم شرکاء بعض وقد صدق قال رسول
صلے اللہ علیہ وسلم لعن فی الخمر عشرۃ حتی الحامل والمعتصر وقال ابن مسعود رضہ آکل الربا وموکلہ
وشاہداہ وکاتبہ ملعونون علے لسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم وکذا رواہ جابر وعمر عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وامتنع سفیان من مناولۃ الخلیفۃ فی زمانہ دواۃ بین یدیہ فالفرق بین علوم الدین وضدہ
ان علوم الدین ما نقل الینا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ الصحابۃ والتابعین الے
یومنا ہذا وہو علم القرآن باقسامہ والسنۃ والفقہ وضدہ فعلم السحر والطلسمات وعلم الشعبدۃ و
التلبیسات وغیر ذلک من علوم الفلاسفۃ التی خرجوا عن دائرۃ الاسلام حتی قال فی الاحیاء العلوم
المحمودۃ فلہا اصول وفروع ومقدمات ومتممات فہی اربعۃ اضرب الضرب الاول الاصول وہی اربعۃ کتاب
اللہ عزوجل وسنۃ رسولہ علیہ السلام واجماع الامۃ وآثار الصحابۃ والاجماع اصل من حیث انہ یدل علی السنۃ
فہو اصل فی الدرجۃ الثانیۃ وکذا الاثر فانہ ایضا یدل علی السنۃ لان الصحابۃ رض قد شاہدوا الوحی والتنزیل
وادرکوا بقرائن الاحوال وادرکوا بقرائن الاحوال ما غاب عن غیرہم عیانہ وربما لا تحیط العبارات
بما ادرک بالقرائن فمن ہذا الوجہ رأی العلماء الاقتداء بہم والتمسک بآثارہم وذلک بشرط مخصوص
وعلی وجہ مخصوص عند من یراہ ولا یلیق بیانہ بہذا الفن الضرب الثانی الفروع وہو ما فہم من ہذہ
الاصول لا بموجب الفاظہا بل بمعان تنبہ لہا العقول فاتسع بسببہا الفہم حتی فہم من اللفظ الملفوظ
بہ غیرہ کما فہم من قولہ علیہ السلام لا یقضی القاضی وہو غضبان انہ لا یقضی اذا کان حاقنا او جائعا
او متالما بمرض وہذا علی ضربین احدہما ما یتعلق بمصالح الدنیا ویحویہ کتب الفقہ والمتکفل بہ الفقہاء والثانی ما یتعلق بمصالح
الآخرۃ وہو علم احوال القلب واخلاقہ المحمودۃ والمذمومۃ وہو مرضی عند اللہ تعالے وما ہو مکروہ ہو الذی یحویہ الشطر
الاخیر من ہذا الکتاب اعنی جملۃ کتاب احیاء العلوم ومنہ العلم بما یترشح من القلب علے الجوارح فی عباداتہا وعاداتہا وہو الذی
یحویہ الشطر الاخیر من ہذا الکتاب الضرب الثالث المقدمات وہی التی تجری منہ مجری الآلات کعلم اللغۃ

والنحو فانہما آلۃ لعلم کتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیست اللغۃ والنحو من العلوم الشرعیۃ فی انفسہما
ولکن یلزم الخوض فیہما بسبب الشرع اذ جاءت ہذہ الشریعۃ بلغۃ العرب وکل شریعۃ لا یظہر الا بلغۃ فیصیر تعلم
تلک اللغۃ آلۃ ومن الآلات علم کتابۃ الخط الا ان ذلک لیس ضروریا اذ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امیا ولو تصور استقلال الحفظ بجمیع ما یسمع لاستغنی عن الکتابۃ ولکن صار بحکم العجز فی الغالب ضروریا القسم
الرابع المتممات وذلک فی علم القرآن فانہ ینقسم الی ما یتعلق باللفظ کتعلم القرآن ومخارج الحروف والی
ما یتعلق بالمعنی کالتفسیر فان اعتمادہ علی النقل اذ اللغۃ بمجردہا لا تستقل بہ والی ما یتعلق باحکامہ کمعرفۃ
الناسخ والمنسوخ والعام والخاص والنص والظاہر وکیفیۃ استعمال البعض منہ مع البعض وہو العلم الذی یسمی
اصول الفقہ ویتناول السنۃ ایضا واما المتممات فی الآثار والاخبار فالعلم بالرجال وانسابہم واصحاب
الصحابۃ وصفاتہم والعلم بالعدالۃ فی الرواۃ والعلم باحوالہم لیمیز الضعیف عن القوی والعلم باعمارہم
لیمیز المرسل عن المسند وکذلک ما یتعلق بہ فہذہ ہی العلوم الشرعیۃ وکلہا محمودۃ بل کلہا من فروض
الکفایات فمن اہانہا فقد کفر کذا فی التتمۃ من اہان الشریعۃ او المسائل التی لا بد منہا کفر ولو تشبہ
نفسہ بالیہود والنصاری ای صورۃ وسیرۃ علی طریق المزاح والہزل ای ولو علی ہذا المنوال
کفر اللہم ارنا حقائق الاشیاء کما ہی توفنا مسلما والحقنا بالصالحین واللہ ولی التوفیق ؛ الجواب صحیح محمد علی عفی عنہ

کتبہ محمد منصور علی خان یوسفی

احمد ۱۳۰۴ منصور علی از ہست

محمد عمر حنفی ۱۳۰۹ ناصر الاسلام

محمد ۱۳۰۶ یوسف عبدہ

اسصورت مین ایسے مدرسہ مین چندہ دینا اور اوسکی اعانت کسی طرح کی کرنی مثل اعانت
علی المعصیت ہے مسلمانون کو لازم ہے کہ اثم والعدوان کی اعانت سے بچین لقولہ تعالی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیہ اور اون مدارس مین چندہ دین کہ جنمین اعانت علی البر والتقوی
ہے لقولہ تعالی تعاونوا علی البر والتقوی الآیہ واللہ اعلم بالصواب بلکہ
اگر چندہ دے چکے ہون تو واپس کر لینا لازم ہے فقط
واللہ اعلم کتبہ محمد ضیاء الدین المرقوم ۲۲ ربیع الثانی یوم
چہارشنبہ ۱۳۰۴ ہجری مقدسہ نبوی صلعم
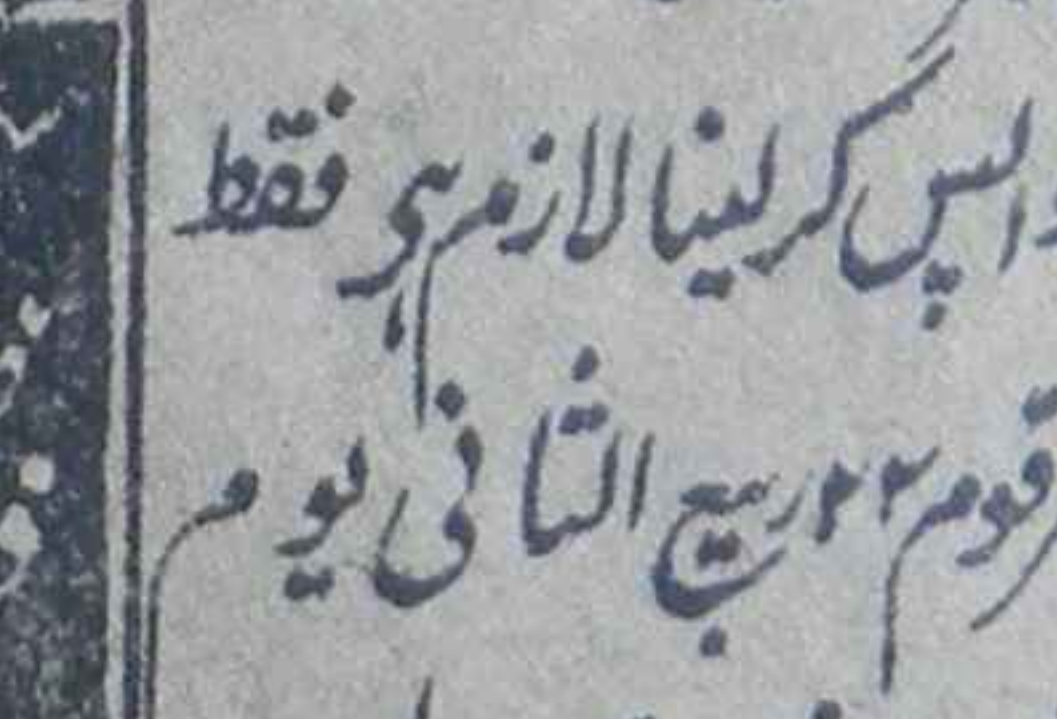
الجواب صحیح

نصیر الدین احمد ۱۳۰۴ فقیر خواجہ

غلام محمد سلاطین عالم

جواب استفتا از طرف مولوی محمد کریم اللہ صاحب دہلوی

در سنوح این سانحۂ ایمان زدائی و وقوع این واقعۂ ہوش ربا و ظہور این معاملۂ تحیّت افزا و حدوث
این حادثۂ الحاد افشا کی تعمیر کرنا اور کروانا بقول و بفعل اس قائل کے ایسے مکان کا اور معاونت
کرنے ایسے طلبہ کی اور اپنے مال معصوم کو غیر معصوم کرنا اور ہم پلے ہونا اس خوش عقیدہ کے کہ
جسکا حال بد مآل اس سوال مین مذکور ہے بالکل باطل اور ایسے مکان ناپاک کا نام مدرسہ رکھنا اور محل تعلیم
سمجھنا آدمیت سے نکلنا ہے اور زمرۂ حیوانات مین داخل ہونا ہے اعوذ باللہ من الحور بعد الکور بل بالکل عاطل
بلکہ صرف کرنا مال کا ایسے محل مین موجب گندہ ہونا جہنم اور ایسے محل مین ساعی ہونا ہیمہ اور حطب بننا لازم
من بعد امیدوار ثواب کا ہونا روز قیامت بحکم این حاکم کمال نکال سرمدی اور رونق دینی اسکی بیرونقی
دین احمدی اور موجب ہدم بنیاد قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کیونکر صارف اموال امیدوار
ثواب کا ہووے اور کیونکر ایسے رہبر کو رہبر سمجھے اور کیونکر قیاس صحیح اور اجماع واقعی کو باطل جانے اور کیونکر
بنائے اسلام بدون قائل ہونے وجود آسمان اور بدون بود ملائکہ اور بدون تحریم منخنقہ اور بدون معراج
اور بدون عموم طوفان وغیرہ قائم رکھے کیونکہ یہ مقدمات بشراشرہ منصوص علیہا بنص قرآنی اور بحدیث
رسول رحمانی کے ہین گو یہ عقیدہ مند انکو ڈھکوسلہ ٹھہراوے ؎ گر نہ بیند بروز شپر چشم ۔ چشمۂ آفتاب را
چہ گناہ ۔ راست خواہی ہزار چشم چنان ۔ کور بہتر نہ آفتاب سیاہ ۔ الحاصل معاونت کرنی ایسے غارتی
ایمان اور مال کی اور للہ سمجھنا اپنے مال کا خیال خام نری یون سمجھے کہ مین اپنے ہاتھ سے جہنم مین مکان
تعمیر کرتا ہون اور اپنے اعمال صالحہ کو مٹاتا ہون پس مرد دیندار بلکہ تمامی سنی و شیعی و خارجی و سائر ہنود
و تمامی سکنائے اہل زمین پر واجب اور متحتم ہے کہ ایسے کلام واہی اور ایسے واہی عقیدہ والے پر
عقیدہ اپنا نہ جماوین بلکہ ہر فرد ہر مذہب کا اس شخص کو ہادم بنائے اپنے مذہب کا بوجھے اور اسکی لوح
پر دل نہاد نہووے اور اپنے دماغ مین اسکا انجام سوچے کہ کیا جال بچھایا ہے لیکن یہ مجیب بجہت بداعتدالی
اس بداعتدال اور بسبب منکر ہونے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے ناقل آیات وغیرہ
کا نہین ہوا بجہت عدم تسلیم اوسکے و نعم ما قال من قال ؎ آن کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ۔
اینست جوابش کہ جوابش ندہی ۔ اللہم اعظ لہذا الشخص ان یرجع الی الاسلام و یرتد
من الارتداد بفضل ملک المنعام و ادخلہ فی شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ والسلام

وعلے آلہ واصحابہ الکرام آمین یا ذوالجلال والاکرام.....

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریف ۱۲۸۶ خلق اللہ محمد نبی

قال اللہ تبارک وتعالی یضل بہ کثیراً ویہدی بہ کثیراً وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون ٥ حامداً ومصلیاً رب زدنی علماً وعقلاً الجواب صحیح بلا ارتیاب ومجیبہ نجیح ومصاب راعیان حدود الٰہی اور واعیان اللّٰہم ارنا الحق کما ہی پر علی ما ینبغے اطلاع وآگاہی ہو کہ ایسے شخص موسوس ومتبع خناس اور رخنہ انداز فی الشرع اور محکم کنندہ بنیاد کفر و بد دینی اور فتنہ انگیز وفساد آمیز درباب حدود شرعی کا معین ومعاون ہونا اور ایسے شخص کی تجویزی مدرسہ موجدہ مخترعہ ممنوعہ اور ملمعہ کردہ صورتہً باحکام شرع ومعناً بازیچۂ شیطان وذریات ایشان وہمسران اوبان میں اہل اسلام وپیروان خیر انام اور صاحبان اہل ہمم وباکرام کو زر نقد بقدر ہمت کے بطور چندہ کے ابتدا یا بعد موقوف کرنے مدارس اسلامیہ کے یا علاوہ اسکے دینا یا کفیل مہمات اوسکے کا ہونا یا کسی نہج کی ایسی سعی ومعاونت کرنے کہ جس سے انعقاد یا صورت قیام علے الدوام مدرسہ موجدہ کا متصور ہو حرام اور ممنوع اور نادرست ونا روا ہے فقط.......

محمد یعقوب ۱۲۸۶ عبدہ محمد یعقوب عفی اللہ

جواب استفتا از طرف علماے رامپور

الجواب درست نہیں ہے لقولہ تعالی تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم نمقہ العبد الآثم الاواہ محمد سعد اللہ عفی عنہ

ہو اللہ الصمد

بے شک درست نہیں ہے بلکہ حرام اور کفر ہے للآیۃ المذکورۃ ولقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الدال علے الخیر کفاعلہ والدال علی الشر کفاعلہ واللہ تعالی اعلم وعلمہ احکم نمقہ عبدالاثیم عبدالکریم عفی عنہ

اللہ شریعت رسول خادم قاضی ومفتی محمد سعد اللہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری

علام اکبر خان محمد عبدالکریم ولد ۱۲.....

الجواب صحیح | الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال | المجیب مصیب

مولوی شیخ محمد اسحاق محمد نور النبی ولد

سعد الله بن صفی ۱۲۸۲ لطف الله

ابو الحسنات محمد حبیب الله ۱۲۶۳

مدرس مدرسہ

سید حسن شاہ ۱۲۹۰

غلام اکبر خان عبید الله خان ولد

ظہور الحق ۱۲۶۷

مدرس

الجواب صحیح بلا مریہ

محمد ریاض الدین ۱۲۷۳

مفتی عدالت دیوانی

خط

جوکہ ایک خط مع استفتا براہ دستخط خدمت مین مولوی محمد احسن صاحب مدرس اسکول سرکار واقع بریلی بھیجا تھا جواب اوس کا مورخہ ۱۳ جولائی مطابق ۶ جمادی الثانی سنہ حال موصولہ ۱۰ جمادی الثانی جو یہان آیا درج اخبار ہذا ہے فقط

جناب مخدوم بندہ زاد مجدہم

بعد از سلام مسنون التماس ہے بورود نامہ ممتاز ہوا استفتاے مرسلہ بھی پہونچا جواب اوسکا بدون رجوع کتب کے دشوار ہے اور رجوع کتب کی بھی فرصت درکار ہے میری دانست مین جو جواب مولوی عبد الحی صاحب نے لکھا ہے کافی و وافی ہے جب اوسکو طبع فرمائیے میرا نام بھی اوسکے ذیل مین درج فرمایے فقط

الراقم محمد احسن عفی عنہ

چونکہ یہ استفتا مزین بدستخط مولوی عبد الحی صاحب نمبر ۱۶ مین طبع ہو چکا ہے لہذا اس مقام پر تحریر مولوی محمد احسن صاحب کی درج کی گئی فقط

جواب استفتا از طرف مولوی محمد امداد العلی صاحب امروہی

بسم الله الرحمن الرحیم

جو شخص کہے ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہے صادق مسلمان نہین ورنہ الا لفظ مسلمانونکا ساتھ لفظ بعض کے مقید کرنا اسی سبب سے نسبت شریعت غرا محمد مصطفے صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی الفاظ بے ادبی اور بیحیائی کے کہتا ہے چنانچہ لفظ بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع اور خطاے اجتہادات اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ وغیرہ کہتا ہو اور بھی کہتا ہے کہ اکثر عالمون نے

قرآن مجید مین غلط فہمی کی ہی اور تفسیرین یہودیون کے قصّون سے بھری ہین یہ اقوال اوسکے دلالت
کرتے ہین جہالت اور بطالت اور بیدینی اور بیحیائی اوسکی پر اور یہی کہتا ہی تفاسیر رومن کیتھلک کے فرقہ سے
اخذ کی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت و الف لیلہ
کے ہی یہ الفاظ بے ادبی اور بے حیائی کے نسبت تفاسیر معتبرہ کے اور نسبت احادیث صحیحہ کے خصوصاً فضائل احادیث
مطابق ہین مضامین قرآن مجید کے دلالت کرتی ہین کمال خباثت اور بیدینی اوسکی پر اور یہی خیریت اس
امت اور فرضیت اتباع اجماع کی اور جہنمی ہونا مخالف اوسکے کا اور حجت قطعی ہونا قیاس شرعی کا ثابت ہی
قرآن مجید سے قال اللہ تعالی و تبارک کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَ تَنہَونَ
عَنِ المُنکَرِ وَ تُؤمِنُونَ بِاللہِ ایضاً وَ کَذٰلِکَ جَعَلنٰکُم اُمَّۃً وَّسَطاً لِّتَکُونُوا شُہَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُونَ
الرَّسُولُ عَلَیکُم شَہِیداً ایضاً فَاعتَبِرُوا یٰاُولِی الاَبصَارِ پس انکار ان امور کا کہ ثابت ہین قرآن
مجید اور دلائل یقینیہ سے اور اجماع امت سے اور انکار وجود شیطان لعین کا اور آسمان مین اور ملائکہ
مقربین اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت اونکی کا کہ ثابت ہی فرقان حمید سے کفر ہے اور منکر انکا دیو مرید ہی
اور حلال کہنے والا جانور منخنقہ کا لائق ہی گلا گھوٹنے اور تعذیب کے اور قرار دینے والا معراج شریف کو کہ
ثابت ہی قرآن مجید اور احادیث رسول حمید سے بیداری مین ہیچ خواب کے سخت بلید ہی اور اصرار کرنیوالا جواز
تصویر ذی روح پر مثل جانور لا یعقل کے ہی پس چندہ دینا ایسے شخص کو نئے مدرسہ ضرار کے لیے ہرگز
جائز نہین بلکہ حرام اور ممنوع ہی اور چندہ دینا مدارس اسلامیہ دینیہ مذکورہ مین بہت خوب اور ضروری
اور ساعی اوسمین مثاب و ماجور ہی انت اللہ الرب الغفور ہا کتبہ محمد عبد العلی امروہی

ھذا الجواب حق والمجیب محق کریم بخش عفی عنہ

ہو اللہ الصمد

یہ شخص تو مسلمان قطعاً نہین اسلیئے کہ کہتا ہی تفسیرین یہودیون کے قصّون سے بھری ہوئی ہین اور رومن
کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین انتہی فی الحقیقۃ یہ نسبت تفسیرون کے نہین کہا بلکہ در پردہ طعن ہی قرآن مجید
کے حالت پر گویا یون کہا کہ قصص یہودیون کے جو قرآن مین مذکور ہین سب رومن کیتھلک کے فرقہ سے
ماخوذ ہین اسلیے جو قصص قرآن کے ہین بعینہ وہی تو تفاسیر مین مذکور ہین اگر فرق ہی تو لفظ اجمال و
تفصیل کا فرق ہی اور مجمل اور مفصل کا اصل مضمون ایک ہی ہوتا ہی جبکہ یہ کہا قصص مذکورہ فی القرآن

روسن کیتھلک کے فرقہ سے ماخوذ ہیں تو صریح انکار من جانب تبعہ ہوئیگا کیا یہ کفر قطعی ہے اور دوسرے یہ کہ شخص تمام جہان کے مسلمین کاملین کے برخلاف ہے پس موعود بجہنم ہوا قال اللہ تعالیٰ و تبارک من یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولے ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ○ محمد آل حسن عفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

یہ شخص بظاہر مسلمان ہے اوسکو قرار دیگر بباطن ارادہ تخریب اسلام کا کرتا ہے اور یہ شخص بیدین ہے اور منافق مذبذبین بین ذالک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء یہود اور نصاری میں سے متبع ہے ورنہ اہل اسلام سے مذہب عامہ جمہور اسلام سے اختلاف کرنا اور نام اوسکا تعلیمات اسلام رکھنا کمال بیعقلی شخص مذکور پر دلالت کرتا ہے فقط سید قمیر علی عفی عنہ

	بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب استفتا از طرف علماے بھوپال	

جواب اس سوال کا اگرچہ مستدعی تفصیل اور لائق تطویل ہے لیکن بوجہ اختلال عقیدہ صاحب اقوال مندرجہ سوال وضیق مجال اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ شخص بادیہ پیمای وادی بوار صاحب عقیدہ اہل نار منکر ضروریات دین و متبع غیر سبیل المومنین و سواد اعظم کافہ مسلمین ہے اور اوسکی گمراہی و ضلال اور سوء حال پر کریمہ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا بوجہ اتم دال ہے اور تفرد رہنا ایسے امر سے کہ مخمر از تلبیس ابلیس ہے سراسر معصیت اور عین قباحت ہے بلکہ فی الحقیقۃ شرک شرک و شرک بدعت و ضلالت کا ہے چنانچہ ارباب دانش گرامی منش پر یہ امر روشن و مبرہن ہے اور اگرچہ ہر فرد بشر اپنا عقیدہ اور مذہب کو بہتر جانتا ہے مگر وہ عقیدہ و دین پیش رب العالمین مقبول ہے کہ جسمین نہ شرک کا شمول اور نہ بدعت معمول ہو پس وہ مذہب و طریق جو اعتقاد توحید سے معمور اور شرک و بدعت سے دور ہو وہی دین واجب الیقین اور موافق شریعت سید المرسلین کی ہے اور وہی ایمان بالغیب بلا شک وریب ہے اور اسی طرح بہتر وہی بشر پیش نظر خالق اکبر ہے کہ جو محب و متبع خیر البشر ساقی کوثر ہو اور وہی شخص مستحق مغفرت و مورد عنایت جناب احدیت ہے کہ جو ثابت اوپر طریق و سنت رسول مختار حبیب کردگار و صحابۂ اخیار ہو چنانچہ مصداق اس اطلاق کی یہ خبر مخبر بشیر شفیع روز محشر ہے کہ ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ وہم الذین ما انا علیہ واصحابی پس جو شخص اس طریق حضرتیہ ناجیہ سے برخلاف اور اوس جادہ اور شاہراہ سے انحراف پر ہو تو وہ در پردہ نہ قول رسول کو قبول اور

نہ اوسکی تعلیم کو تسلیم کرتا ہی وماذا بعد الحق الا الضلال اور ہرگاہ کہ خلاف طریق سنت وجماعت کے اختیار کرنا عین معصیت وضلالت ہی تو سو اعانت وامداد اور صرف اموال ایسے محل مین مہمل اور عنداللہ عمل بلا بدل ہی بلکہ بنص قرآنی وکلام یزدانی ممنوع ونامشروع ہی کما قال تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور جو لوگ زر چندہ کو مدارس اسلامیہ سے موقوف کر کے مدرسہ تلبیس ابلیس مین صرف کرین وہ مصداق اس آیت کریمہ کی بالاتفاق ہین اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین ۞ اور جواب مفصل اور مطول مبین فساد ہر ہر عقیدہ باطلہ شخص مذکور بدلائل عقلیہ ونقلیہ جداگانہ مسطور ہوگا اور عقب سے نزدیک سائل کے پہونچیگا واللہ ولی الھدایۃ ومنہ التوفیق والعنایۃ فقط المجیب العبد المنیب زین العابدین قاضی حال بھوپال عفا اللہ عنہ آمین

(مہر: زین العابدین عبدہ غلام الصمد)

الجواب صحیح وحق صریح
احقر الکل احمد گل عفی عنہ
(مہر)

المجیب مصیب
کتبہ محمد جان عفا عنہ الرحمن

قد اصاب من اجاب
سید محمد عفا عنہ الصمد
(مہر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شخص مذکور اگرچہ بذات خود بباعث انکار ضروریات دین کے بادیہ پیمائے دار البوار ہی لیکن بدتر اوس سے یہ ہے کہ خیال مذکور بحیلۂ دام گستری احداث مدرسۂ تلبیس نائب ابلیس ہوکر مضل و سر فکا ہوا چاہتا ہی اور خلق خدا کو جب دام شیطانی کے حیلہ سے گمراہ کیا چاہتا ہی اور جو شخص چندہ مدرسۂ دام شیطانی مذکور مین شریک ہوگا بموجب اس حدیث شریف کے ہادم بنائے اسلام ہوگا نعوذ باللہ من ذلک اور جواب مرقومہ صحیح ولاریب

من اعان اہل البدعۃ فقد ہدم الاسلام
حررہ المعتصم بحبل اللہ محمد سعید عبد اللہ
مفتی حال بھوپال
(مہر)

اصاب من اجاب
مفتی محمد رسول عفی عنہ ...
(مہر: غلام رسول ابو الفضل)

المجیب مصیب
ذو الفقار احمد ...
(مہر)

استفتا و جواب مجتہدین مذہب امامیہ مشعر بر چندہ نہ دینے مدرسہ خیالی سید احمد خانصاحب بہادر کے

کیا فرماتے ہین علماے اسلام اسمین - کہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ مین صرف و نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت پڑھی جاتی ہی مسلمانون کے چندہ سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے خلاف ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہین وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھیٹ اسلام کہتا ہون جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطاے اجتہادات سے اور ڈھکوسلے قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علاحدہ ہو کر غور کریگا یقینی جانیگا کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کے نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت اور الف لیلہ کے قصے کے ہین اور سوا اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت حضرت نوح سے پرند منخنقہ کو جسکو نصارے نے گلا گھونٹ کے مار ڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار رکھتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہے اور اس قسم کی بہت امور اس شخص کی راے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھہ اونسے قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسہ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقہ سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسہ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بدعقیدہ اس منشا سے کہ اسمین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقہ سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری راے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہے

رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتدائً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے
چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہی یا نہین بینوا توجروا فقط

الجواب

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ
ان اللہ شدید العقاب ط العبد

محمد لا الہ الا اللہ الاحد الصمد ۱۲۸۳
عباس بن حسین بن السید السید

ہو اللہ الصمد قال اللہ سبحانہ فی محکم الکتاب وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ط حاصل معنی واللہ یعلم یہ ہی کہ باہم دیگر
اعانت کرو تم اوپر نیکی اور پرہیزگاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت نکرو اوپر گناہ اور
تعدی کے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق کہ خدا کا عذاب سخت ہی متابعت اس آیہ کی سب کو کرنی
چاہیے فقط من السید محمد عباس جعلہ اللہ من الصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس کتبہ بخطہ

استفتا نسبت ترجمہ باب اول حصہ پنجم تاریخ مسلمانان منجملہ تاریخ ہندوستان
مولفہ آنریبل مونٹ اسٹورٹ الفنسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی جسکو سید
احمد خان صاحب بہادر جج عدالت خفیفہ بنارس نے لکھا اسوجہ سے کہ جو اوسمین
توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور تھی مترجم نے اوسکا ترجمہ تو لکھا لیکن
اوس توہین کو کچھ دفع نہ کیا جسطرح کہ عادت مترجم کی اوس تاریخ مین
بعض جگہہ کچھ لکھنے کی اپنی طرف سے ہی

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی

اس مسئلہ مین کہ ایک انگریزی کتاب جس مین کلمات توہین بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لکھے ہون اور اہل اسلام کو اوسکی خبر نہو اوس کا ترجمہ

اور واسطے ضرر ہر کرنا کہ کلمات اہانت اوس ترجمے مین موجود رہین اور نا راضی اون سے ظاہر کی جاوے
اور باوجود قدرت و عدم مانع کے اوسکا رد نکیا جاوے اور اوسکی شہرت و رواج دینے مین سعی
بلیغ کیجاوے شرعاً کیا حکم رکھتا ہے بینوا توجروا ؟

عبارت ترجمہ جس سے اہانت نکلتی ہے

غرضکہ وہ ایسی قوم تھی جسمین سے وہ پیغمبر باطل پیدا ہوئے جبکہ انھون نے ایک دولتمند بی بی یعنی
خدیجہ سے نکاح کرلیا تو بہت جلد فارغ البالی حاصل ہوئی اور ان کامون مین جن پر انکی طبیعت
بہت راغب تھی مصروف ہونیکا موقع اور فرصت ملی ملک عرب ایک خشک ملک ہے اور وہان قدرتی
زرخیزی یعنی درخت اور سبزہ اور دریا وغیرہ بہت کم بلکہ بالکل نہین اسلیے اہل عرب کی طبیعت کا یہ قاعدہ تھا
کہ وہ ایسی ایسی باتون اور خیالون پر مائل ہووین جو جی ہی مین سے پیدا ہوتے ہون پس محمد کو ایسے تصورات
و خیالات مین دل لگانیکا موقع ملا چنانچہ اسی غرض سے ہمیشہ کوہ حرا مین جاتے تھے اور گوشہ نشین
ہونے کی عادت کرتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ محمد ابتدا مین اپنی وعظ مین صادق اور صاف دل
تھے اور اگرچہ بعد ازان لوگون کے مقابلہ سے طیش کھا کر انھون نے اپنے دعوون کی تائید فریب
سے کرنی چاہی اور رفتہ رفتہ مکر اور دھوکہ بازی کی عادت ہو گئی گو ہو نکی گرمجوشی کی
اصل کچھ ہی ہو اور اونکے مسئلہ کی خوبی کیسی ہی ہو مگر جس سختی اور ظلم کے ساتھ اس مسئلہ کا
وعظ اور تعلیم لوگون کو کی گئی اور اوسکے باعث جو تعصب اور خونریزی انسانون مین ہوئی
اسکے لحاظ سے اس مسئلہ کے موجد کو انسانون کے نہایت بڑے دشمنون مین شمار کرنا چاہیے فقط

ہو الملہم للحق والصواب

اشاعت تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بضمن ترجمہ و حکایت عن الغیر ہو بدون رد و قبول
محکی عنہ کے باوجود قدرت و عدم مانع کی کمال مداہنت فی الدین بل منجر الی الکفر والارتداد عن الاسلام
ہے اسواسطے کہ ایسی حکایت بلا شک موجب ایذای آنحضرت علیہ السلام ہے کہ رفع اوسکا ہر مومن پر
جو اوس پر مطلع ہو واجب و فرض ہے شفای عیاض مین ہے کون القیام بحق النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
واجب وحمایۃ عرضہ متعین ونصرتہ عن الاذی حیا و میتا مستحق علی کل مومن انتہی ای ہو فرض علی کل
من بلغہ قالہ الخفاجی وقد قال اللہ تعالی والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ان الذین یؤذون

اللہ ورسولہ لعنہم اللہ الآیہ وفی الشفاء اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق نقصا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشئ علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر لشانہ او الغض او العیب لہ فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب آہ اور نیز شفاء مذکور میں بعد ذکر اوس شخص کے جو تنقیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سے نقل کریں مسطور ہے فان کان القائل لذلک ممن تصدی الان یوخذ عنہ العلم او روایۃ الحدیث او یقطع بحکمہ او شہادتہ او فتیاہ فی الحقوق وجب علی سامعہ الاشادۃ بما سمعہ منہ وتنفیر الناس عنہ والشہادۃ علیہ بما قالہ وسریرتہ وجب علی من بلغہ ذلک من ائمۃ المسلمین انکارہ وبیان کفرہ وفساد قولہ لقطع ضررہ عن المسلمین وقیاما بحق سید المرسلین وکذلک ان کان ممن یعظ العامۃ او یؤدب الصبیان فان من ہذہ سریرتہ لایؤمن علی القاء ذلک فی قلوبہم وقد حکی ان رجلا سال مالکا عمن یقول القرآن مخلوق فقال الامام مالک قائلہ کافر فاقتلوہ فقال انما حکیتہ عن غیری فقال مالک انما سمعناہ منک وہذا علی الزجر والتغلیظ بدلیل انہ لم ینفذ قتلہ وبعدہ نسبت روایۃ اشعار ہجوہ صلی اللہ علیہ وسلم وسبہ فحکم ہذا حکم الساب نفسہ وقال ابو عبید القاسم بن سلام من حفظ شطر بیت مما ہجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر وقد ذکر بعض من الف فی الاجماع اجماع المسلمین علی تحریم روایۃ ما ہجی بہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وکتابتہ وقراءتہ وترکہ متی وجد دون محو انتہی مختصرا اور فتاوے قاضیخان میں مذکور ہے اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام فی شئ کان کافرا انتہی واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب کتبہ العبد الاثم الاواہ

محمد سعد اللہ السعدی

ان ہذا الجواب قرین بالحق والصواب انا احقر الطلاب

محمد لطف اللہ ۱۲۶۵

ان ہذا الجواب اصح

ظہور الحق ۱۲۵۸

اللہ رسول خادم شریعت قاضی مفتی محمد سعد اللہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری

الجواب ہو الجواب واللہ اعلم بالصواب

محمد مظہر علی

الجواب صحیح

محمد نور النبی ۱۲۸۱

محمد حبیب اللہ ۱۲۶۴

جواب

اس ترجمہ میں صریح کلمات کفر کے ہیں جو شخص اس ترجمہ کو تعلیم کریگا اور رواج دیگا اور اون کلمات کو اچھا جانیگا اور اوسکے رواج پر راضی ہوگا اور مسلمانوں کو اوسکے پڑھانے اور تعلیم پر رغبت

دلاویگا بیشک وہ شخص کافر مردود ہوگا اور دشمن اور مخالف اللہ تعالیٰ و محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا اور مسلمانون کو ہرگز اس ترجمہ کا پڑھنا جائز اور درست نہین ہی بلکہ حرام ہے
اسواسطے کہ اوسکے پڑھنے سے دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکلجاتا ہی اور لائق
دوزخ ابدی کا ہوتا ہی چنانچہ آیات قرآن شریف سے یہ مضمون معلوم ہوتا ہی ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
اور دوسری آیۃ یہ ہی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الآخرۃ من الخاسرین
اور تیسری آیۃ یہ ہی ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ ومن یشاقق اللہ ورسولہ فان اللہ
شدید العقاب ذلکم فذوقوہ وان للکافرین عذاب النار اور چوتھی آیۃ یہ ہی ان الذین
کفروا باللہ وظلموا بنبیہ بکتمان نعتہ لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقاً من الطرق
الا طریق جہنم ای الطریق المودی الیہا خالدین مقدرین الخلود فیہا اذا دخلوہا ابداً وکان ذلک
علی اللہ یسیرا جلالین اور پانچوین آیۃ یہ ہی ان الذین آمنوا بموسیٰ وہم الیہود ثم کفروا
لعبادۃ العجل ثم آمنوا بعدہ ثم کفروا بعیسیٰ ثم ازدادوا کفراً بمحمد لم یکن اللہ لیغفر لہم ما اقاموا علیہ
ولا لیہدیہم سبیلاً طریقاً الی الحق ۱۲ جلالین اور آیات شریفہ اسطرح کی مضمون کی کلام اللہ شریف
مین بہت موجود ہین لیکن واسطے نصیحت کے یہی آیات ممدوحہ کافی اور شافی ہین ۱۲ محمد عالم علی عفی عنہ

محمد عالم علی ۱۲۸۳	الجواب	

توہین جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کفر ہی من سب الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم فانہ مرتد کذا فی الدر المختار من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہزم فی
بعض غزواتہ ساب فان تاب فیہا والا قتل کذا فی زاد اللبیب من جوز زوال العقل عن الانبیاء
یخشی علیہ الکفر ومن جوز زوال النبوۃ من نبی فانہ یصیر کافرا کذا فی تمہید العقائد لو قال
جامہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ریمناک بود او قال قد کان طویل الظفر فقد قیل یکفر مطلقاً وقد قیل
یکفر اذا قال علی وجہ الاہانۃ وافتی ابو الحسن القابسی رح فیمن قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الجمال او یتیم ابی طالب بالقتل وقال صاحب سحنون من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اسود یقتل وکذلک حکم من غمضہ او عزہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان او السحر او ما اصابہ

من جرح او ہزیمۃ لبعض جیوشہ او اذی من عدوہ او شدۃ من زمنہ او بالمیل الی نسائہ فحکم ہذا
القسم کلہ لمن قصد نقیصۃ القتل کذا قال الحلبی من شبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء علی طریق السب
والازراء علیہ والتصغیر لشانہ او البغض منہ او المعتقد لہ فہو ساب یقتل وان کان القائل لما قال
فی جہتہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ علیہ السلام بکلمۃ الکفر من سبہ
او تکذیبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب لہ مما ہو فی حقہ علیہ السلام نقیصۃ وان ظہر بدلیل حالہ
انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ فحکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول کذا فی الشفاء ان عبارتون سے صاف ظاہر
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کلمات توہین زبان پر لانے بے ارادہ توہین کے بھی کفر
ہین بلکہ روایت کرنی ایسی کلمات کی بھی کفر ہی روایتہ اشعار ہجوہ علیہ السلام فحکم ہذا حکم الساب
نفسہ لو اخذہ بقولہ ولا تنفعہ نسبتہ الی غیرہ فیبادر بقتلہ وقد قال ابو عبیدۃ رح فیمن حفظ شطر بیت مما
ہجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر کذا فی الشفاء ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو بہت ہی
بڑا ہی جو لوگ کہ آنحضرت سے کوئی خاص نسبت رکھتے ہین اونکی تحقیر بھی کفر لکھی ہی من قال بعالم
عویلم او لعلوی علیوی ای بصیغۃ التصغیر للتحقیر کفر کذا فی شرح الفقہ الاکبر اس صورت مین کلمات توہین
اور تکذیب جناب حضرت سید الاولین والآخرین کے جیسی سوال مین مذکور ہین زبان انگریزی سے
اردو مین ترجمہ کرنا اور اوسکا رواج دینا بے اکراہ بادشاہ کے بلا شبہ کفر ہی اور نصرانیت محض
اسواسطے کہ بادشاہ نصاری کیطرف سے اہل اسلام کو ترغیب بھی ان امور کی نہین ہے چہ جائے
اکراہ پس جو شخص اس عہد مین ایسا کام کریگا تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ ان کلمات کو برا نہین جانتا
اور اونکے رواج پر راضی ہی اور راغب ہی اور رضا اور رغبت توہین اور تکذیب سید المرسلین کی
عین کفر ہی اور جو اکراہ کہ شریعت مین عذر ہو سکتی تہی وہ یہ ہی کہ کوئی کافر بادشاہ کہے کہ تو توہین
آنحضرت کی کر ورنہ تجکو قتل کرونگا یا تیرا کوئی عضو کاٹ ڈالونگا اور اس شخص کو بھی گمان
غالب ہو کہ یہ بادشاہ ایسا ہی کریگا تو اس حالت مین ایسے کلمات زبان پر
جاری کرنا اور دل سے اونکا انکار رکھنا اگرچہ کفر نہین ہی مگر نکہنا اور مارا جانا بہتر
اور ثواب ہی چنانچہ در المختار وغیرہ کتابون مین مذکور ہی فقط محمد حسین تمنا

الجواب صحیح واللہ در المجیب المصیب اللہم لا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا

ولا غایۃ رغبتنا ونعوذ بک من علم لا ینفع ومن شر کل غبی یطغینا کتبہ محمد حسن الصدیقی

محمد حسن صدیقی

الجواب

انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال اقول وبہ ثقتی کہ کلمات توہین جناب
حضرات پاک افضل الرسل واعظمہم عند اللہ قدرا ومرتبۃ کہ صریح استخفاف ہین اونکے کلمات کفر
ہونے مین کسیطرح کا شک اور شبہ نہین کیونکہ اصل اور بنیاد دین اور ایمان کے تصدیق رسالت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تمام ضروریات دین کیا بلکہ خود دین اسلام اسپر متفرع اور مبنی
ہی پس اس قسم کے کلمات کاذبہ باطلہ کا بلا اکراہ اور اضطرار کہ جسمین خوف جان کا ہو زبان پر
لانا اعم اس سے کہ اوس کے کہ قایل کے کچھ ہی غایت اور غرض ہو دایرہ اسلام سے
خارج ہونا اور ربقہ ایمان سے اپنے تئین باہر کرنا ہی اسواسطے کہ اشاعت ان عبارات کی
اگر بغرض تصدیق اور سچا سمجھ لینے کسی دشمن عقل کے ان حکایات کاذبہ اور ترہات واہیہ کو ہو تو
ظاہر ہی کہ یہ کام سوائے کافر اور مرتد کے دوسرے کا ہرگز نہین ہو سکتا اور اگر منظور اس رواج
اور شہرت سے کوئی اور غرض خاص مثل وجاہت اور نام آوری وغیرہ کے مرکوز خاطر کے ہو تو بھی
مرتکب ایسے فعل شنیع کا کافر ہی ہوگا کہ اوسنے بخیال حصول اپنی ایک غرض نفسانی کی کلمات توہین
کہ بالکل جھوٹھ اور افترائے محض ہین نسبت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثناء کے اپنی زبان
پہ لانا اور اپنی قلم سے اونکا ترجمہ کرکے بذریعہ چھاپے کے مشتہر عوام او خواص کرنا پسند رکھا اور
تجویز کیا کہ اوسکے نزدیک غرض نفسانی کا حاصل ہونا مقابلہ ایسے کفریات کے راجح اور مقدم
ٹھہرا اور یہ بھی واضح ہو کہ ایسے شخص کے حق مین وہ جو بعض محتاطین نے بیچ احکام غیر ضروریات
دین کے ایک فرق نازک نکال کے فرمایا ہی کہ التزام کفر سے کافر ہوتا ہی نہ لزوم کفر سے
کچھ مفید نہوگا اسواسطے کہ اول تو یہ فرق غیر ضروریات مین ہی ضروری مین بالفرض نہین دوسرے
لزوم کفر کی تقدیر پر ثبوت کفر کا تو لا کلام فیہ ہوگا البتہ اثبات کفر اور اطلاق اوسکا
ایسے شخص پر احتیاطا جائے سخن رہیگا بہر حال اسارت حال اور شناعت مقال ایسے
شخص کے ہرگز کسی محمل صحیح اور محل درست پر کہ جس سے تکفیر ہو سکی متردد فیہ ہو حسب قانون
ملت مصطفویہ اور دستور شریعت بیضا حنفیہ کے ٹھیک نہین بیٹھتے والمجیب عفی اللہ

۱۲۹۱

احمد حسن ولد مرتضی

وما انا من المتکلفین بہ فقط فقیر احمد حسن عفی عنہ ....

اقول وباللہ التوفیق کہ توہین وتحقیر بہ نسبت ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شبہ کفر ہے اور جو کتاب کہ اوسمین کلمات توہین وتحقیر وتنقیص بہ نسبت حضور کے لکھے ہون معتقد اور مروج اوسکا بیشک کافر ومردود ہے شیخ ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب صحیح بخاری مین لکھا ہے نقل الکل ان من قال لفظا یدل علی شیٔ من التنقیص فی حقہ علیہ السلام من ای وجہ کان او ازدرا بہ ای شانہ او شابہ شیٔا ما من ای المحتملات والوجوہ کان تقبل الخ اور اشباہ مین لکھا ہے ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم او سبہ او نقصہ او صغرہ الخ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین فقط سید شاہ علی عفی عنہ

سید شاہ علی ولد محبوب علی

اعلم ان الاستخفاف بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر فکل من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحق بہ نقصا فی نفسہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او نسب الیہ ما لا یلیق بمنصبہ کفر یستحل ذلک او یعتقد الحرمۃ قال القونوی ولو تلفظ بکلمۃ الکفر طائعا غیر معتقد لہ یکفر لانہ راض بمباشرتہ وان لم یرض بحکمہ کالہازل بہ فانہ یکفر وان لم یرض بحکمہ ولا یعذر بالجہل وہذا عند عامۃ العلماء خلافا للبعض وفی الخلاصۃ روی عن ابی یوسف رحمہ اللہ انہ قیل بحضرۃ الخلیفۃ المامون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب القرع فقال رجل انا لا احبہ فامر ابو یوسف رحمہ اللہ باحضار النطع والسیف فقال الرجل استغفر اللہ مما ذکرتہ ومن جمیع ما یوجب الکفر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فترکہ ولم یقتلہ انتہی نقل الفاضل الحلبی عن محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالی وحکمہ عند الائمۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر وعن ابن غیاث الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحا وان قل فقتلہ واجب فی فتاوی قاضیخان اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام فی شیٔ کان کافرا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعیر فقد کفر وعن ابی حفص الکبیر رحمہ اللہ من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعرۃ من شعراتہ فقد کفر وذکر فی الاصل ان شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر ولو قال جن النبی علیہ السلام ذکر فی نوادر الصلوۃ انہ کفر ویجوز ان یقال اغمی علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہی بلفظہ قال

صاحب الشفاء وقد تقدم الكلام فی قتل القاصد سبہ والازراء بہ فھذا وجہ بین الاشکال فی وجوب
القتل فیہ والوجہ الثانی لاحق بہ فی البیان والجلاء وہو ان یکون القائل لما قال فی جہتہ صلی اللہ علیہ
وسلم غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد الہ ولکنہ تکلم فی جہتہ بکلمۃ لا یلیق بہ من سبہ او تکذیبہ او
اضافۃ ما فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم النقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداہنۃ فی تبلیغ الرسالۃ
او التعرض لشرف نسبہ او وفور علمہ وزہدہ ویاتی لسفہہ من القول وقبیح من الکلام وان ظہر بدلیل
حالہ انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ لما الجہالۃ حملتہ علی ما قال او الزجر والسکر اضطراہ الیہ او قلۃ
مراقبۃ وضبط للسانہ وتہور فی کلامہ فحکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول القتل اذ لا یعذر احد فی الکفر
بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان اذا کان عقلہ فی اصل فطرتہ سلیماً الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
کذا فی الچلپی ۔ وفی الاشباہ عبادۃ الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبہ وکذا لو سخر بقولہ صلی
اللہ علیہ وسلم او کشف عندہ عورتہ وفیہ ایضاً ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ و
سلم او سبہ او انتقصہ او صغرہ فی الحموی ولو قال ذلک الرجل قال کذا یعنی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یکفر ہذا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ۔ حررہ العبد العاصی محمد نقی علی عفی عنہ

مولوی رضا علی خان محمد نقی علی ولد

سید کلب علی بریلوی عفی عنہ

سید کلب علی ۱۲۸۳

مولوی محمد اسمعیل خان ولایتی

سوال

اگر کسی شخص مشرک یا نصرانی نے کوئی کتاب کسی علم مین جو مفید عام ہو بنائی اور اوسمین کسی مقام
پر کلمات شرک یا اہانت جناب رسالت مآب صلعم لکھدیا بعد ازان اوس کتاب کی نقل کوئی مومن
اس نیت سے لکھے کہ اوسکے مسائل مفید عام سے ہر شخص مستفید ہو اور جو کلمات شرک و یا اہانت
کے اوسنے لکھے ہین اوس سے سب مسلمان مطلع ہو کر قدرت تردید حاصل کرین تو اوس شخص ناقل
یا مترجم کے نسبت شرعاً کیا حکم ہی جواب اس مسئلہ جزئی کا مفصل لسند کتاب تحریر فرمائیے

الجواب

اسمین شک نہین کہ کلمات توہین نسبت جناب ختمی مآب علیہ وآلہ واصحابہ افضل الصلوۃ کے
زبان پر جاری کرنا بلا قصد اور اعتقاد اہانت اور ازراء کے کفر ہی تکلم ایسے کلمات خبیثہ کا متکلم

کو مستحق گردن مارنے کا کر دیتا ہی ہرچند کہ جملہ اعمال اور افعال حسنہ خواہ قبیحہ مین نیت اور قصد و اعتقاد
کو دخل ہو مگر خاص یہ مسئلہ توہین کہ آئین بموجب روایۃ مفصلہ کے تنہا تعبیر اور تکلم ہی ان کلمات خبیثہ
کا متکلم کو مہدور الدم اور مباح القتل کر دیتا ہی قال القاضی ابو الفضل رضی اللہ عنہ تقدم الکلام فی
قتل القاصد سبہ والازراء بہ وغمصہ بای وجہ کان من ممکن او محال فہذا وجہ بین لا اشکال فیہ الوجہ الثانی
لاحق بہ فی البیان والجلاء وہو ان یکون القائل لما قال فی جہتہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء
ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ بکلمۃ الکفر من لعنہ او سبہ او تکذیبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب
لہ مما ہو فی حقہ نقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداہنۃ فی تبلیغ الرسالۃ او فی حکم بین الناس او
یغض من مرتبتہ او شرف نسبہ او وفور علمہ او زہدہ او تکذیب بما اشتہر من امور اخبر بہا صلی اللہ
علیہ وسلم وتواتر الخبر بہا عن غیر قصد او خبرہ علیہ السلام او یاتی بسفہ من القول وقبیح من الکلام
ونوع من السب فی جہتہ وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ اما لجہالۃ حملتہ علی ما قالہ
او لضجر او سکر اضطرہ الیہ او قلۃ مراقبۃ وضبط للسانہ وعجرفۃ وتہور فی کلامہ فحکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول القتل
دون تلعثم اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ
فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان انتہی شفاء قاضی عیاض ہ پس ناقل اور مترجم
ان مستقبحات دینیہ کا اگر باوجود قدرت ترجمہ اور نقل کے قوۃ اور استعداد رد کرنے کی ایسے براہین واہیہ
کی بھی رکھتا ہو تو اوسکو بر تقدیر تحریر ترجمہ کے فرض عین ہوگا کہ اوس ترجمہ کے ذیل مین اوسکا
رد دندان شکن بھی ضرور ہی لکھے ورنہ ایسے عذرات یا وہ مندرجہ استفتا سے اخبار او حکایت او اشاعت مین
کہ ہرگز موافق او مخالف کی عمر اعتنا ہو کسیطرح پر معذور او معفو نہین ہوسکتا ہی اور اگر ایسا شخص ہی کہ بضرورت واقفیت اوس بانی کے حسبیہ
وہ اصل لکھی ہی صرف ترجمہ ہی بقدرت رکھتا ہو اور بی بضاعتی کے سبب اوسکے جواب لکھنے مین عاجز ہو تو اوس شخص کو محض اونہین
ایک دو شخص کے حضور مین بیان ان تراجم کا ضرور و درست و جائز ہوگا جو کہ اسکا رد لکھہ سکتے ہون و بحیثیت ناواقفی کے ونکی
اس کتاب کے اخص مطالب مین قاصر ہون اشاعت و اخبار ان تراجم کا بطور تاریخ کی بلا مزاحمت و اظہار اپنی نفرت در انکار
کی شانی رضا کی ہی کسیطرح مانع اوسکی خروج کی دائرہ ایمان و حیطۂ اسلام سے اور دخول کی ربقہ کفر مین نہین
ہوسکتی البتہ یہی حکم ایسے شخص کا بظاہر حال اوسکے و الغیب عند اللہ + و انا العبد الممتحن احمد حسن عفی عنہ

المجیب مصیب محمد احسن الصدیقی حنفی

خاتمۃ الطبع

سپاس بیحد وثنا اوس کریم کارساز کو سزاوار ہے کہ جسنے وجود افلاک کو انوار ثوابت وسیارہ سے پرنور فرمایا اور گلزار جہان کو گلہاے انواع واقسام سے معمور فرمایا عرش وکرسی کو اپنی قدرت کاملہ سے ہویدا کیا اور ملائکہ کو واسطے تسبیح وتہلیل کے پیدا کیا انبیای مرسل کو ہدایت خلائق کا حکم فرمایا اور گلشن فردوس کو آرامگاہ اہل ایمان بنایا جہنم کو مسکن ملحدین قرار دیا اور عزازیل کو بعدوال حکم راندۂ درگاہ کیا اور واسطے جزای اعمال کے روز حشر موعود ہے منکر اوسکا ملحد ومردود ہے اور درود وسلام اوس سرور کائنات مفخر موجودات سلطان المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو سزاوار ہے جبکہ عالم طفولیت مین بحکم مالک تقدیر ملائکہ نے شق صدر کیا اور نور معرفت بھر دیا اور خلعت رسالت سے سرفراز ہوکر شب معراج کو بمرکب براق ہفت افلاک کو ایک آن مین طی فرمایا پھر صدرۃ المنتہے سے بسواری رفرف عرش وکرسی پر پہونچکر قرب قاب قوسین اوادنی کا رتبہ پایا اور باغ عالم کو خس وخاشاک کفر وزندقہ سے صاف فرمایا زقوم الحاد کو بیخ وبن سے گرایا اما بعد فقیر حقیر سید شمس الدین المعروف بفتیح احمد میسوری متخلص بلیغ حضرات ارباب ایمان واصحاب ایقان کی خدمات بابرکات مین ملتمس ہے کہ اندنون ہند مین حبب در الحاد باز ہوا اور طبع اوس پرچہ الحاد صفحہ سے کاغذ کا روسیاہ ہونا آغاز ہوا جسنے عوام ناواقف کو سبز باغ دکھایا اور دوام تزویر مین پھنسایا اوسوقت جناب فضیلت مآب کمالات انتساب حاجی حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین محرم اسرار خفی وجلی گل گلزار زہرا رض وعلی رض زبدہ خاندان مرتضوی خلاصہ دودمان مصطفوی سیدنا ومولانا سید امداد العلی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کانپور کی ہمت ہاشمی وحمیت دین اسلامی جوش مین آئی فوراً یہ رسالہ امداد الافاق برجم اہل النفاق بجواب پرچہ تہذیب الاخلاق کہ درحقیقت پرچہ مذکور تہذیب اخلاق اسلام سے دور ہے بلکہ بمصداق برعکس نہند نام زنگی کافور ہے واسطے حفاظت دین مسلمان بھائیون کے تصنیف فرماکر واسطے تقسیم کرنے مسلمان بھائیون کے بلاقیمت مطبع نظامی محمد عبد الرحمن خان صاحب مین مع استفتای وجوابات علماے فریقین کے باہتمام تمام وصحت ما لاکلام چھپوایا الحمد للہ کہ ماہ رجب سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین بحسن وخوبی انجام ہوا جواب مسکت تہذیب الاخلاق کا تمام ہوا اللہ تعالے اسکے پڑھنے والون کو کفر وشرک وارتداد سے بچائے اور توفیق اعمال صالح عطا فرمائے مصرعہ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ہ بالنون والصاد

قطعہ تاریخ تصنیف و طبع

چا امداد آفاق از فضل یزدان — کہ تصنیف و طبعش خوشا نقش بستہ
بلیغ این چنین گفت تاریخ ہجرے — سر ملحدین زمانہ شکستہ

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

صحت نامہ کتاب مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۲	+	کے	۱۴	۱۲	قدمہ	قدیمہ	۲۵	۳	تو	وہی
۵	۴	+	[illegible]	۱۶	۳	باحسن	یاحسن	=	۸	+	نہین
=	۵	+	[illegible]	۱۷	۱۴	فرار	قرار	=	۱۰	جیسے	عیسے
۶	۶	عذر	غدر	۱۹	۱۴	سین	نہین	=	۲۱	آیمہ	ایمۃ
=	۲۱	نبابت	نہایت	۲۰	۶	کیا	کیاکوئی	۲۷	۲	جھوٹ	جھوٹ
۷	۱۷	سے	پیسے	=	۱۹	ابنائنا	انبائنا	=	۲۰	ابی یلیسب	ابی ملیتیب
۸	۱۱	لاتخذوا	لاتتخذوا	۲۱	۱۰	جھوٹی	جھوٹی	۲۸	۸	مشصل	متصل
۹	۶	انگریزی	انگریزی ہی	۲۲	۴	باعث	بدعت	۳۱	۲۱	غملبت	غُلبتِ
=	۱۷	اولیاء	اولیآء	=	۶	نہ القول	نہ القول	۳۲	۱۴	بنایا	بُنا
=	۲۳	مدرستہ العلوم	کتاب مدرستہ العلوم	=	۹	لعربات	لعربیات	۳۳	۱۱	فقیہ	ففیہ
۱۰	۴	+	الخ	=	۱۵	الصبحتہ	المصحبتہ	۳۴	۱	سماء	اسماء
۱۱	۹	مہذب	معذب	۲۳	۱۱	اوسکے	اونکے	۳۶	۱	بینا	بیننا
=	۱۴	قصے	قصوں	=	۱۶	لیکن	لیکن اکثر	=	۳	+	[illegible]
=	۲۲	+	ہم	۲۴	۳	الدینی	المدینی	=	۴	سو	پیداہوے
۱۲	۱	قریب	فریب	=	۱۳	+	حدیث سغضعن	=	۱۲	+	لو
۱۳	۷	+	اور غیر مذہبی	=	۳۳	منصل	متصل	=	۱۴	+	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۱۶	بب جلسے	ب جلسے
//	۱۷	ہ	یہ
۳۸	۲	+	مجرد
۴۰	۱۱	لی	کی
//	۱۳	+	یہ بات
//	۱۴	کے	سے
۴۳	۴	بتیہم	بینہم
//	۸	+	چھ
//	//	درحجان	ورُجحان
//	۲۳	خاضر	حاضر
//	//	خاضر	حاضر
۴۴	۸	نخو	نحو
//	۱۶	غیا	غیار
۴۵	۴	دبن	دین
//	۱۰	لے	لیے
//	۲۲	نقتل	یقتل
//	//	صنعتمدا	متعمداً
//	۲۳	کبا	کیا
۴۶	۲	نادا	ناداً
//	۳	فاولئک	فاولٰئک
//	۰	بغائبین	بغائبین
//	۵	کھما	کما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۲۲	+	ساه
۴۸	۱۴	+	تو
//	۲۲	اری	آرے
۴۹	۵	انا	آنا
۵۰	۵	+	پر
//	۷	ھہ	یھہ
//	۸	+	کھانا
//	۲۱	+	کہ
۵۱	۱۵	ہنور	ہنوز
۵۲	۱۸	ملحدانہ ہو	ملحدانہ ہی ہو
//	۲۳	بعنی	یعنی
۵۳	۵	دیا جائیگا	دی جائیگی
//	۱۴	+	معنے
۵۴	۴	پہلے	پہلے
//	۱۵	مباحث	مباحث بھی
۵۶	۲	+	میں
۵۸	۷	+	عادت
۵۹	۴	کرتا	رکھتا
//	۱۸	القناس	القیاس
۶۱	۱	+	کا
//	۱۰	+	[illegible]
//	۳۰	+	خود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۹	نیچرہ	نیچری
//	۱۴	پیش وپس	پس وپیش
//	۱۸	بعثث	بعثت
۶۳	۲	خر	خیر
//	۱۱	+	محشور
//	۱۵	+	ویا
//	۱۹	بلطف	بالطف اللہ
//	۲۳	وقیر	فقیر
۶۴	۳	+	شان میں
//	۱۷	اطیعو	اطیعوا
۶۷	۱۱	+	اما
۶۸	۲۳	چہار شنبہ	چہار شنبہ
۶۹	۵	تحصیل	اور محل تحصیل
۷۰	۱	یاذوالجلام	یاذوالجلال
۷۱	۲۱	کرنا	کرتا
۷۲	۴	وہ	وہ احادیث
//	۶	امت	امت کی
//	۸	غمصداو	شہداء
//	۳۰	بلکہ	بلکہ یہ
//	۲۲	لفظ	فقط
۷۳	۲	من یتبع	وَیتبع
//	۷	احتلاف	اختلاف
//	۱۳	ومن یبیع	ویتبع
//	۱۴	نصلہ	نصلیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴	۳	نبض	بنص
"	۵	اولٰئک	اولٰئک
"	"	اشترو	اشتروا
"	۶	عما	عفا
"	۱	+	محمد جان
۴۵	۱۲	نہین	نہین ہے
"	۱۸	قومی	فائدہ قومی
۴۶	۶	+	تقم
"	۱۲	مونٹ	مونٹ صاحب
"	۱۹	خبہ	غبہ
۴۷	۵	انہون	اونہون
"	۱۸	بترجمہ	ترجمہ
"	"	قبول	قول
"	۲۲	حمانیہ	حمایۃ
"	"	نصرتہ	نصرتہ
۴۸	۱	وقفنا	وقفنا
"	۸	سریۃ	سریۃ
۴۹	۷	شاقوا	شاقوا
"	۲۱	ایفاسی	الفاسی
"	۱۶	التصیر	بصیر
۵۰	۳	والتصغر	والتصغیر
"	۸	اور	او اضافہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۱۳	ولاتی	ولایتی

تمام شد صحت نامہ کتاب

مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

قطعہ تاریخ طبع رسالہ امداد الآفاق از

شاعر نامی شیخ بدے متخلص بکیوان بلگرامی

طبع شد این رسالۂ نامی
ظلمت طبع گمرہان رابدر

ہاتفم گفت از پۓ تاریخ
کن رقم نسخہ گرامی قدر

سنہ ۱۲۹۰ ہجری

وجہ ختم بخاتمہ

واسطے سند اثبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن خان